Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالہ حنفیہ اردو

یعنی

رسالۂ فیض عام

یہ رسالہ تصنیفات جناب عالم عامل و فاضل کامل جامع اخلاق عظیمہ حاوی محاسن عظیمہ صاحب خلق حلیم مالک طبع مستقیم جناب مولی الکونین مولوی سید عنایت حسین صاحب بھیری اعلی اللہ مقامہ کی ہے

اس رسالہ میں اُس مناظرہ کا ذکر ہے جو فیما بین حنفیہ و علمائے نامدار سنیہ کے بعہد مامون رشید عباسی وقوع میں آیا تھا اور حنفیہ نے بدلائل عقلیہ و نقلیہ علمائے مقابلین کو ساکت کر دیا تھا فقط

اعلان واجب الاذعان

در سنہ ۱۹۰۱ع

یہ کتاب اصحاب مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے لئے چھاپی گئی ہے بجز جماعت شیعہ کے کسی کو نہیں

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

انوارِ معظم

یعنی

حرز المومنین

اس کتاب کا تاریخی نام انوارِ معظم ہے اور دوسرا نام بحیثیتِ معانی و مطالب حرز المو
رکھا گیا ہے اس کتاب مین عجیب و غریب اعمال و عملیات شاذ و نادرہ کو فرا
گیا ہے کہ جنکی تعریف سے میرا قلم عاجز ہے چنانچہ مصنف نے پہلے حصہ مین خو
سُوَرہاے قرآنی مع ترتیب خواندگی و ختم عمل کے اور دوسرے حصہ مین ا
دوازدہ ساعت روز مرہ کے متعلق جو منسوب بائمہ طاہرین و انبیا ہین دوا
ہین مع دعاے ہفت قاموس و دعاے ہفت ہیکل و دعاے مغید و سر قدسیہ وغیرہ
جہت کشائشِ روزی وغیرہ وغیرہ اور تیسرے حصہ مین نماز ہاے قضاے حاجا
اور حصہ چہارم مین حرز ہاے مجرب ہر ایک امر کیلیے اور حصہ پنجم مین ترکیب نقش
بیضا ر و ادعیہ خاص بنا بر دافع امراض وغیرہ وغیرہ ہین یہ کتاب بلاتی سفید کا
عمدہ پاکیزہ خط سے تصحیح تام وا ہتمام بالاکلام چھاپی گئی ہے قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محص
ڈاک و فیس ویلیو پے ایبل کے ہے۔

العبد

سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

jabir.abbas@yahoo.com

الحق یعلو ولا یعلیٰ

بحمد اللہ المنان کہ دریں آوان میمنت توامان کتاب مستطاب فی علم الکلام یعنی

رسالہ حسنیہ ردیہ

المسوم بہ

السیف الفصام

۱۲۹۲ھ

از تصانیف عالم باعمل فاضل کامل جامع ... حسین صاحب بصیری

بتصحیح تمام وباہتمام مالا کلام اذل الکونین سید علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

دفعہ سوم (تعداد طبع ۱۰۰۰) قیمت ۵

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی منّ علینا باعطاء العقل والشعور والهدایة الانبیاء المبرور
والولایة ائمة المأثور ونجّینا بفضله من مضلات الاهواء الدیجور والمذاهب
الباطلة والکفور علی سبیل النجاة الحق والشکور والصلوٰة والسلام علی سید
الانبیاء صاحب الصحف الانجیل والتوراة والزبور محمد صلی الله علیه وآله وسلم
وعترته المعصومین المغفور سراج الملة والدین المشهور وائمة المؤمنین
اولهم علی بن ابیطالب وآخرهم سمّی جده حجة صاحب الامر الدهور صلوات الله علیهم اجمعین

امابعد کہتا ہے فقیر حقیر پُرتقصیر اقل الخلیقہ عبدہٗ **عنایت حسین** حرسہ اللہ
عن کل شین ابن السید امام علی مرحوم مغفور حشرہما اللہ مع ائمۃ المعصومین ساکن قصبہ بچھرسر
علاقہ ریاست بھرتپور کہ فی زمانہ بوجہ وصول رزق معین ومقدر کے سنہ ۱۲۷۶ ہجری سے ریاست
دھولپور چھاؤنی جدید میں مقیم ہے اور بالفعل بشغل تعلیم والی ریاست مامور ہے حسب الاتفاق
سنہ ۱۲۹۵ ہجری میں بوساطت ایک عزیز کے رسالہ **حسنیہ** بروز نہم ربیع الاول کہ روز عید
سرور دوستان اہلبیت اطہار علیہم السلام کا ہے میرے پاس پہنچا میں نے اسکو دیکھا نہایت
عمدہ مباحثہ پایا کہ عہد خلافت پُرضلالت خلیفہ جور ہارون رشید عباسی میں روبرو خلیفہ کے
مسماۃ **حسنیہ** نے بڑے بڑے علماء اہلسنت کو زک فاش دی ہے اور بحوالہ آیات
اور احادیث کے حقیت مذہب امامیہ اثنا عشریہ کو ثابت کیا ہے کہ جسکے پڑھنے سے
دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آتا ہے اتفاقاً اُسی روز بتقریب عید با شجاع صحبت خوشی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں کہ اکثر احباب وہاں مجتمع تھے میں بھی شریک ہوا جو کہ رسالہ مذکورہ میرے ہاتھ
میں تھا چند احباب نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا کتاب ہے بندہ نے نام کتاب کا بیان کیا
پھر دریافت کیا کہ فارسی ہے یا اردو ہے میں نے عرض کیا کہ فارسی ہے اسوقت اکثر صاحبان حضار
جلسہ نے فرمایا کہ ہم نے حال مباحثہ حسینیہ کا سنا ہے خوب چیز ہے اگر یہ اردو ہوتا تو
خوب ہوتا کہ ہم بھی اسکو پڑھکر یا سنکر خوش اور محظوظ ہوتے اگر یہ اردو ہو جاوے تو خوب ہے
کہ سب کو فائدہ ہے جو پڑھے یا سنے وہ خوش ہو اور مترجم کو بدعائے خیر یاد کریں بندہ نے
عرض کیا کہ اول میں یہ رسالہ عربی میں تھا سنہ ۹۵۰ ہجری میں ولایت شام شہر دمشق سے
ملا ابراہیم بن ولی اللہ استرآبادی اسکو ملک عجم میں لائے اور عہد میں شاہ طہماسپ
صفوی الحسینی بادشاہ ولایت ایران کے عربی سے فارسی میں بنظر فائدۂ عام ترجمہ
ہوا اسوقت اکثر مومنین حاضرین صحبت مذکورہ نے بخواہش و اصرار تمام اس عاصی
ناکام سے فرمایا کہ اگر تو اسکو فارسی سے اردو میں ترجمہ کرے تو فائدہ اسکا تام اور
انتفاع عام ہو خصوصاً زبدۃ الحاج عمدۃ الزوار محسن و مکرم برادران دوستان
اخوت پناہ محبت دستگاہ جناب الحاج السید عابد علی صاحب زاد اللہ مدارجہ و
حصل اللہ ما یتمناہ نے باصرار و تاکید تمام ارشاد فرمایا کہ ہم نے پہلے بھی چند بار تجھ سے
اس بارہ میں کہا ہے کہ کوئی رسالہ وغیرہ کسی مطلب خیر میں لکھنا چاہئے کہ وہ یادگار
اور باقیات الصالحات میں محسوب رہے اسواسطے اب ہم اس رسالہ حسینیہ کیواسطے
بھی کہتے ہیں کہ اسکو اردو کرو اگرچہ اس ناتوان کو یہ لیاقت اور طاقت تو کہاں ہے
کہ کچھ لکھے اپنی لیاقت اور بضاعت کو انسان خود ہی خوب جانتا ہے من آنم کہ
من دانم مگر بنظر تعمیل ارشاد جناب موصوف کے کہ الامر فوق الادب بجا آوری ارشاد
جناب ممدوح میں مجبور ہوا اور اسی روز مبارک و سعید عید با شجاع کو ایک ورق کا
ترجمہ اردو میں لکھا تا کہ ہر مرد اور عورت کو فائدہ پہنچے الحمد للہ کہ چند روز کی محنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین باُفضالِ خدا سب رسالہ کو اُردو کیا اور وقت لکھنے ترجمہ کے اوّل سے آخر تک لفظ بلفظ ہو بہو بے کم و کاست ترجمہ کیا اور اپنی طرف سے کسیطرح کی افراط و تفریط اور دخل و تصرف عبارتِ اُردو میں ازراہ تکلف کے نہیں کیا اور ہر مقام پر خیال مبتدا و خبر ترجمہ اُردو میں عبارت عربی اور فارسی کا مقدم سمجھا تا کہ وقتِ سیر اور ملاحظہ رسالہ ہذا کے قاری اور سامع کو دقت نہو اور نام تاریخی اِس رسالہ کا **فیضِ عام** کیا اب اُمید ناظرین ترجمہ رسالہ ہذا سے یہ ہے کہ اگر کسی مقام پر سہو یا غلطی ازراہ بشریت کے اِس مترجم کی طرف سے پائیں تو عفو فرمائیں اور اِس عاصی کو عوض میں دعائے خیر کے مورد طعن و طنز کا نہ کریں واللہ الموفق والمعین و بہ نستعین و ھو المستعان ملا ابراہیم بن ولی اللہ استرآبادی مترجم فارسی لکھتے ہیں کہ جب میں ۹۵۵ھ میں بعد حصول شرف حج بیت اللہ الحرام اور زیارت سید الانام و ائمہ معصومین علیہم السلام کے مقام دار الخلافت دمشق میں کہ جسکو اب عرصہ تین سو اٹھالیس برس کا ہوا پہنچا تو وہاں پر اکثر محبان اہلبیتِ اطہار اور شیعانِ حیدر کرار سے مینے ملاقات کی بارہا صحبت میں شیعیان اور موالیان اہلبیت کے مستفید ہوتا تھا چند مومنین سے مجھکو زیادہ تر محبت پیدا ہو گئی اکثر ذکر و اذکار مباحثہ مذہبی کے باہم رہتے تھے ایک روز ایک بزرگ نے ذکر کیا کہ رسالہ حسینیہ کہ جسمیں ذکر مباحثہ حسنیہ کا ہے کہ زمانہ ہارون رشید عباسی میں علما اور فضلا مخالفین سے بحث کر کے حقیقتِ مذہبِ اہل بیت کی دلائل اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کی ہے وہ نہایت عمدہ مباحثہ ہے یہاں ایک سید بزرگ کے پاس ہے چنانچہ میں اُن سید بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا فی الواقع وہ سید والا قدر بڑے شیعہ اور صاحبِ ورع تھے اُنکی خدمت میں التماس کیا مینے کہ اگر رسالہ حسنیہ براہ مسافر نوازی واسطے نقل کے مجھکو عنایت ہو تو موجب منت ہے الغرض بہزار منت او خوشامد وہ رسالہ اُنسے مینے لیکر اوّل سے آخر تک پڑھا اور اُسکو لکھا اور جب شہر دمشق سے روانہ ہو کر ملکِ ایران میں آیا تو مینے اُس رسالہ کو بطور ہدیہ احباب کی خدمت میں بھیجا تھا اور جلسہ ہا ہم

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

متعددہ میں رسالہ مذکورہ کو محبان حیدر کرار اور شیعیان اہلبیت اطہار کو سناتا تھا وہ نہایت خوش اور محظوظ ہوتے تھے مگر چونکہ رسالہ عربی تھا سوائے اہل علم کے عوام کو فائدہ نہ تھا اسواسطے بہ پاس خاطر ایک دوست کے کہ وہ بھی سید عالی نسب تھے حکایت حسنیہ کو عربی سے فارسی میں بلا تکلف اور تصنع کے مینے ترجمہ کیا تا سب کو فائدہ پہنچے پس تھوڑے ہی عرصہ میں اس رسالہ کی بڑی شہرت ہوی یہانتک کہ ذکر اس رسالہ کا زبانی کسی معتمد سلطنت کے شاہ طہماسپ صفوی الحسینی نے سنا تو شاہ کو بھی نہایت اشتیاق اس مباحثہ کے سننے کا ہوا اور مجھکو اپنے حضور میں طلب فرمایا اسوقت مینے یہ رسالہ حضور شاہ ظل اللہ سپاہ میں پیش کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھکو بعطاء انعام و اکرام سرفراز فرمایا کیفیت مباحثہ حسنیہ کہ فی الواقع حسنیہ اسم بامسمی تھی یہ ہے روایات صحیحہ اور اسانید معتبرہ سے قصہ مناظرہ حسنیہ کو فاضل محقق اور عالم مدقق شیخ ابو الفتوح نے کہ علماء اعلام اور فضلاء فخام سے ہیں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ زمانہ ہارون رشید عباسی میں کہ خلیفہ پنجم خلفاء عباسیہ میں سے ہے اور یہ بڑا ظالم اور جابر گزرا ہے کہ اس ملعون کے زمانہ میں بہت سے سادات بنی فاطمہ اور اکثر سادات علویہ قتل ہوتے اور ہزاروں بنی فاطمہ بجائے سنگ و خشت کے عمارات میں چنے گئے اور باعث شہادت جناب امام موسی ابن جعفر علیہما السلام کا بھی یہی ملعون ہوا ہے المختصر اسی عہد میں ایک مرد سوداگر تھا صاحب جاہ و مال رؤسائے اور مشاہیر بغداد سے کہ محبت اہلبیت رسالت میں مشہور و معروف تھا اور ہمیشہ خدمت باسعادت جناب امام جعفر صادق اور امام موسی کاظم علیہما السلام میں حاضر رہتا تھا اور شرائط بندگی اور خدمت گزاری کی بجالاتا تھا بعد شہادت جناب امام موسی کاظم علیہ السلام بسبب ظلم اعداء دین و مخالفان خلفاء عباسیہ کے مال اسباب اس مرد کا یہانتک تباہ و برباد ہوا کہ فقیر و محتاج ہوگیا اور کچھ اثاثہ پاس نہ رہا سوائے ایک لونڈی کے کہ پانچ برس کی عمر میں اسکو خریدا تھا اور واسطے تعلیم و تربیت کے مکتب میں

jabir.abbas@yahoo.com

بیٹھایا تھا اور جب عمر اُسکی مِن بَرس کی ہوئی تو حرمِ محترم جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
میں آمد و رفت اُس نے پیدا کی اور بیس برس تک علوم دینیہ کو تحصیل کیا اور حسن و ملاحت
میں بھی بے نظیر تھی اور نام اُسکا حُسنیہ تھا جبکہ خواجہ بازرگان پر ہجوم فقر و فاقہ ہوا اور
نانِ شبینہ تک کو محتاج ہوگیا تو مجبور ہو کر ایک روز خواجہ نے حُسنیہ سے فقر و فاقہ کی شکایت کی اور کہا
کہ ای حُسنیہ تو میرے نزدیک بجائے فرزند کے ہے اور بجز تیرے میرا کوئی نہیں ہے اور تیرے سبب سے میں نے
بہت سی زحمت اُٹھائی کہ تجھکو اِس مرتبہ پر پہنچایا اب آج کے روز تجھکو یہ فضل و کمال حاصل ہے
میں چاہتا ہوں کہ تو اپنی جودتِ طبیعت و فطرتِ عقل سے ایسی تدبیر کر کہ یہ عسرت اور ہجوم فقر و فاقہ
مجھسے دور ہو حُسنیہ نے فرمانا خواجہ کا قبول کیا اور کہا بچشم جو ارشاد ہوگا بجا لاؤنگی لیکن میری
ایک عرض ہے خواجہ نے کہا کہ بیان کر حُسنیہ نے کہا کہ ای خواجہ صلاح وقت یہ ہے کہ مجھکو ہارون
رشید خلیفہ کے سامنے لیچل اور میرے بیچنے کا اظہار کر اگر خلیفہ میری قیمت پوچھے تو کہنا کہ ایک لاکھ
دینار طلاء قیمت اِسکی ہے اگر پوچھے کہ اسقدر کیا وصف ہے جو یہ قیمت رکھتی ہے تو اُسوقت یہ جواب
دینا کہ اگر تمام علماء عصر اور فضلاء دہر جمع ہوں اور علوم دینیہ میں اس سے بحث و مناظرہ کریں تو
یہ مغلوب اور عاجز نہوگی بلکہ سب پر غالب آویگی خواجہ نے جسوقت یہ تقریر حُسنیہ سے سُنی کہا
بخدا ہرگز ایسا نہ کرونگا مبادا وہ ظالم کیفیت فضیلت اور حُسنِ صورت اور سیرت تیری سے
آگاہ ہو جاوے اور تجھکو مجھسے چھین لے تو میں تیری فراق میں صبر نکر سکونگا حُسنیہ نے
عرض کیا کہ اے خواجہ ہرگز خوف نہ کھا جبتک میں زندہ ہوں بتصدقِ اہلبیتِ اطہار مجھکو کسی
کوئی جدا نہیں کر سکتا اُٹھ اور خدا پر توکل کر الغرض بہت تاکید کی کہ خواجہ مجبور ہوگیا اور خدمت
میں یحییٰ بن خالد برمکی وزیر ہارون رشید کے گیا اور کیفیت بیان کی یحییٰ وزیر نے کہا کہ اپنی
کنیز کو لے آؤ خواجہ موافق کہنے وزیر کے حُسنیہ کو خانہ یحییٰ میں لے گیا جسوقت یحییٰ نے صورت
و سیرت و فصاحت و بلاغت حُسنیہ کو دیکھا متحیر ہوا اور وہ وقت سرائے خلیفہ میں گیا اور
اُسکی خدمت میں پہنچکر سب قصہ بیان کیا خلیفہ نے حکم دیا کہ اُس کنیز کو حاضر کریں موافق حکم

خلیفہ کے حسنیہ کو حضوری خلیفہ میں لیگئے حسنیہ جسوقت داخل دربار ہوئی تو چند شعر السیدہ مدح خلیفہ میں پڑھے کہ وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ خواجہ حاضر ہو وقت حاضر ہونے خواجہ کے قیمت اُسکی خلیفہ نے دریافت کی اور نام پوچھا خواجہ نے کہا نام حسنیہ و قیمت لاکھ دینار یہ کلام خواجہ کا ہارون رشید کو ناگوار گزرا اور کہا کہ اس قدر قیمت اس کنیز کی کسواسطے بیان کرتا ہے خواجہ نے کہا کہ وصف یہ ہے کہ اگر تمام علمائے تیری زمانہ کے علوم دینیہ میں اس سے مناظرہ کریں تو ہرگز فتحیاب ہوگئے ہارون نے کہا کہ اگر یہ ملزم ہوجاوے تو کنیز کو لے لونگا اور تجھ کو گردن مارونگا خواجہ نے کہا اگر قول میرا صحیح ہو تو کیا کریگا جواب دیا کہ ایک لاکھ دینار مع کنیز تیری کو تجھکو ملینگی خواجہ نے عرض کیا کہ مجھ کو اسقدر مہلت دیجائے کہ میں کنیز سے پھر پوچھ لوں ہارون نے قبول کیا خواجہ نے حسنیہ سے سب حال بیان کیا حسنیہ نے کہا کہ ای خواجہ اندیشہ نہ کر کہ بتصدق رسالت احمد مختار و ببرکت اہلبیت اطہار انشاء اللہ تعالی میں ہرگز مغلوب اور عاجز نہونگی خواجہ یہ بات سنکر ہارون کی خدمت میں حاضر ہوا اور موافق شرط کے جسطرح اوپر بیان ہوا ہارون سے اقرار کیا اُسوقت ہارون نے حکم دیا کہ حسنیہ کو حاضر کرو حسنیہ مجلس خلیفہ میں حاضر ہوئی اور شرائط دعاگوئی کے حضوری خلیفہ میں بجا لائی ہارون نے کہا کہ ای حسنیہ تیرا کیا مذہب ہے اور کس دین و آئین پر ہے حسنیہ نے عرض کیا کہ دین مبین رسول رب العالمین اور طریقہ اہل بیت طاہرین کا رکھتی ہوں ہارون نے کہا کہ آپ حسنیہ خلیفہ اور وصی بعد رسولخدا صلعم کے کون تھا حسنیہ نے کہا کہ اے خلیفہ سب علمائے عصر کو حکم کر کہ حاضر ہوں اُسوقت انشاء اللہ تعالی جو کچھ مجھ کو کہنا ہوگا کہونگی اور جس کسیکو میری دین و مذہب میں کلام ہوگا اُسکا میں جواب بآئین شائستہ دونگی اُسوقت ہارون کو معلوم ہوا کہ یہ طریقہ اہلبیت پر ہے اپنے وزیر یحیی کو بلایا اور کہا کہ یہ کنیز کہ ہمارے طریقہ اور مذہب پر نہیں ہے اگر تو کہے تو اسکو قتل کروں یحیی نے کہا کہ ای خلیفہ اس کنیز نے دعوی بہت بڑا کیا ہے اگر اپنی عہدہ سے برنہ آوے اور ہمارے عالموں سے مغلوب ہوجاوے اور حقیقت اپنے مذہب کی ثابت نہ کرسکے اور اپنے دعوی میں جھوٹی نکلے تو اُسوقت البتہ قتل کرنا اسکا چاہتے اور اگر علما

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور فضلا ہمارے اُس سے مغلوب اور عاجز ہو جاویں تو رعایت اور حمایت اُسکی خلیفہ پر لازم
اور واجب ہے کس واسطے کہ جو کنیز کہ اس صفت کی ہو کہ سب عالموں پر فائق ہو مارنا اُس کا خلاف
شانِ خلافت ہے کہنا وزیر کا خلیفہ کو پسند آیا اور فرمایا کہ تو حکم جاری کر کہ تمام علما بغداد
حاضر ہوں چنانچہ اُسی زمانہ میں ابو یوسف قاضی بغداد سرگروہ علما شہر تھا اور شافعی
بھی اُسی عہد میں بغداد میں رہتا تھا اور ابو یوسف اور شافعی میں عداوتِ قلبی تھی
القصہ تمام عالم اور فاضل بغداد کے روبرو خلیفہ کے حاضر ہوئے حُسنیہ نے برقع اوڑھا
اور برابر علما کے آکر بیٹھی اُسوقت علما نے مذہب و ملت حسنیہ کا پوچھا اُس نے طریقہ
اور مذہب اپنا موافق طریقۂ اہلبیت علیہم السلام کے ظاہر کیا اور نہایت ہوشیاری اور
بیباکی سے مباحثہ اور مجادلہ شروع کیا اور اس معقولیت سے گفتگو کرتی تھی کہ کسیکو طاقت اور
مجال جواب دینے کی نہوتی تھی اور تفسیر تاویل آیاتِ قرآنی و احادیث صحیحہ کو اسطرح سے بیان
کرتی تھی کہ ہارون پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا تھا اور حیران تھا جب ہارون نے جانا کہ یہہ
کنیز کہ اپنے علم و کمال میں کامل ہے اور علما بغداد میں کوئی بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا
پس حکم دیا کہ ایک شخص عرب قوم بدوی کو بلاؤ چنانچہ وہ حاضر ہوا اُسوقت خلیفہ نے
ایک خط حاکم بصرہ کو لکھا اور عرب سے کہا کہ تو اسیوقت بصرہ کو جا اور بہت جلد پہنچ اور ابراہیم
بن خالد عونی کو کہ وہ اُس زمانہ میں بہت بڑا عالم علما بصرہ سے تھا اور علمِ کلام اور فقہ
اور تفسیر اور اخبار میں اپنا عدیل و نظیر نہ رکھتا تھا اور اُس زمانہ میں چار سو عالم دار الامارہ
بصرہ میں تھے اور ابراہیم اُن سب عالموں میں اکمل اور افضل تھا بُلایا جسوقت وہ عرب بذریعہ
خط خلیفہ کے حاکم بصرہ کے پاس پہنچا حاکم نے ابراہیم کو شتر تیز رفتار پر سوار کر کے بغداد کو روانہ
کیا ابراہیم خدمتِ ہارون میں آیا ہارون نے حکم دیا کہ مجلس آراستہ ہو اور منادی کیجاوے
کہ تمام ارکینِ خلافت اور سردارانِ سلطنت دولتسرائے خلیفہ پر حاضر ہوں کہ آج کے
روز مباحثہ اور مناظرہ ہوگا اور واسطے ابراہیم کے خلیفہ نے حکم دیا کہ کرسی زرین بچھائی

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاوی اور ابراہیم اُسپر بیٹھے اور بہت تعظیم و تکریم ابراہیم کی خلیفہ نے کی جسوقت ابراہیم
مشغول علما بصرہ کرسی زرنگار پر بیٹھا اور گردن ہلا کر کہنے لگا کہ حُسنیہ کو بلاؤ پس حسنیہ کو
بلایا اور اہل خدمت اور نوکروں کی جگہ واسطے حُسنیہ کے قرار دی جسوقت حُسنیہ روبرو
آئی خلیفہ سے اجازت طلب کی بعد حصول اجازت کے شرائط دعا و سلامتی ہارون
کی بجالائی اور بغیر اِس کے کہ اُسکو اُسکی جگہہ پر بٹھائیں خود ابراہیم کے برابر جا بیٹھی
اور وہ نہایت تکبر و غرور سے کرسی زرین پر بیٹھا ہوا تھا ہارون نے طرف حُسنیہ
کے دیکھا اور گوشۂ چشم سے واسطے مباحثہ اور مجادلہ کے اشارہ کیا حُسنیہ نے کمال
فراست و دانائی سے اشارہ خلیفہ کو سمجھ کر اُسیوقت متوجہ طرف ابراہیم کے ہوئی اور کہا کہ
اے ابراہیم تو ہی ہے کہ سو جلد کتاب تیری تصنیفات سے مشہور و معروف ہیں اور تو اپنے کو
وارثِ علم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کا جانتا ہے اور فخر کرتا ہے عداوتِ
علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر ابراہیم اس کلام کو سنکر غصہ ہوا اور بولا کہ اے زبان دراز
تو مجھ سے تمسخر کرتی ہے اور طرف اہل مجلس کے مُنھ پھیر کر کہنے لگا کہ اس کنیز سے مباحثہ
و معارضہ کرنا مجھ کو مناسب نہیں ہے کیونکہ اسمین کچھ فائدہ نہیں بلکہ میرے واسطے موجب
خفت اور سبکی ہے یحیٰی برمکی وزیر ہارون روبرو اُس کے کھڑا تھا وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ
اے خداوند کلام بندگانِ اہل دین کا یہ ہے کہ انظر ما قال و لا تنظر الی من قال اے ابراہیم یہ
کلام اہل فضل سے بعید ہے حُسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم انشاء اللہ بتائید اہلبیت رسالت
پناہ اسیوقت تجھ کو کرسی زرین سے نیچے اُتارتی ہوں اور مجادلہ اور مباحثہ شروع کیا
ابراہیم نے کہا اوّل سوال میری طرف سے ہوگا کہ میں دُور سے آیا ہوں اور ابراہیم نے
اُسوقت اپنے دلمیں یہ سوچا تھا کہ حُسنیہ یہ چاہتی ہے کہ حقیقتِ مذہب اہلبیت کی اور
اپنی ہارون پر ظاہر کرے حُسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم تو سوال کر مجھ سے اور پوچھ جو کچھ
تجھکو پوچھنا ہے اُسوقت ابراہیم حُسنیہ سے سوال کرتا تھا اور حُسنیہ با فصاحت و بلاغت

jabir.abbas@yahoo.com

تمام اُسکو جواب دیتی تھی یہانتک کہ حُسنیہ نے ابراہیم کے اسّی سوالوں کا جواب بائس جلسہ میں دیا اور اُس کے اعتراضات کو دفع کرکے بند کیا جب یہ فصاحت و بلاغت اور خوبی بیان و تقریر لسان حُسنیہ کی حاضرین جلسہ نے سُنی تو نہایت خوش ہوتے اور تخمِ محبت حسنیہ کا سب حاضرین کے کشتِ دل میں جم گیا اور سب علمأ اور فضلا کیا مخالف اور کیا موالف اُس کی اس تقریر و بیان کو سُنکر حیران و والہ ہو گئے حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم مناظرہ کو بہت دیر گزری اور جلسۂ صحبت کو طول ہوا مجھکو اندیشہ ہے اور خیال کرتی ہوں کہ باعث ملالِ خاطر خلیفۂ زمانہ کا ہو اگر تو کہے تو میں بھی سوال کروں ابراہیم نے کہا کہ اے حُسنیہ تین مسئلے اور ہیں وہ بھی پوچھ لوں اگر جواب اُنکا تو نے دیا تو میں چپ اور خاموش ہو جاؤنگا حُسنیہ نے کہا کہ پوچھ وہ تین مسئلے کیا ہیں ابراہیم نے کہا میں پوچھتا ہوں کہ بعد حضرت رسالت پناہ صلعم کے خلیفہ اور قائم مقام اُن کا کون ہے حُسنیہ نے جواب دیا کہ جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ابراہیم نے کہا کہ سابق الاسلام کون ہوا ہے حُسنیہ نے کہا وہ سابق الاسلام ہے جو داماد اور چچازاد بھائی پیغمبر کا ہے ہارون اس بات کو سُنکر بگڑا اور غصہ ہوا اُسوقت ابراہیم نے خلیفہ کو اپنا طرفدار جانکر بحث میں دلیر ہو کر کہنے لگا کہ اے حُسنیہ کس دلیل سے تو کہتی ہے کہ علیؑ سابق الاسلام ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ابوبکر سابق الاسلام ہے کیونکہ جب پیغمبر خدا نے دعوتِ اسلام کی تو ابوبکر کی عمر چالیس برس کی تھی اور علیؑ طفل نابالغ تھے ایمان اور عبادت اور کفر اور معصیت علیؑ کا قابل اعتبار اور اعتماد کے نہ تھا حُسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم اگر میں اعتبار عبادت اور مستحق ہونا عذاب و ثواب لڑکے نابالغ کا ثابت کروں تو تو اقرار امامت اور وصایت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر کریگا ابراہیم نے کہا کہ اگر بحجت و دلیل تو ثابت کردیگی تو البتہ میں قبول کرونگا حُسنیہ نے کہا کہ کہتا ہے تو نص قرآنی میں کہ صریح اور ظاہر ہے مقدمہ خضر و موسیٰ علیہما السلام میں کہ خضر نے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُس لڑکے کو قتل کیا اور قرآن مجید اُسپر ناطق ہے فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا
فَقَتَلَہٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا[1] بعد اُس کے جب کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر پر اعتراض کیا کہ تم نے اِس لڑکے کو کیوں قتل کیا اُسوقت
خضر نے جواب میں اُس کے کہا کہ وہ صریح اور واقع ہے کہ[2] اَمَّا الْغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰہُ
مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْھِقَھُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا اے ابراہیم اب تو جواب دے کہ
قتل کرنا اُس لڑکے کا حق اور درست تھا یا خضر ظالم تھے اگر تو یہ کہتا ہے کہ خضر ظالم تھے
تو نہ چاہئے کہ خدا تعالیٰ مدح ظالموں کی کرے اور مدح خضر کی قرآن میں صریح ہے اور خضر
پیغمبر بزرگ ہیں ابراہیم نے یہ کلام حسنیہ سے سنکر گردن نیچے کو جھکالی اور چُپ ہو گیا حسنیہ
بولی کہ اے ابراہیم اب جواب کیوں نہیں دیتا اور کیوں نیچے سر جھکایا ہے معلوم ہوا کہ سوائے
عداوت اور عناد کے تجھے کچھ نہیں آتا اور اے ابراہیم جاننا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ خالق عالم
ہے سچ بیان کر کہ یہ نقل جو میں اب تجھ سے بیان کرتی ہوں تو نے کسی کتاب میں بھی دیکھی
ہے اور اصحاب بر روایات سے یہ حدیث سُنی بھی ہے یا نہیں اور یہ جو تمام علما اسوقت اس جلسہ
میں حاضر ہیں میں اُن سے گواہی طلب کرتی ہوں اُسوقت ابراہیم بولا کہ اے حسنیہ بیان کر
وہ روایت کونسی ہے اور کس طرح پر ہے حسنیہ نے کہا کہ سُن روایت کی ہے مجاہد نے ابو عمر سے
اور ابو سعید خدری سے کہ کہا اُن دونوں نے کہ ایکدن ہم خدمت رسولخدا صلعم میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ سلمان فارسی آئے اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور عمار بن
یاسر اور حذیفہ بن الیمان اور ابو الہیثم التیہان اور ابو الطفیل اور عامر ابن واثلہ ہمراہ انکے
تھے یہ سب خدمت بابرکت جناب رسولخدا صلعم میں آکر بیٹھ گئے اور آثار ملال اور اندوہ
کے اُنکے چہرہ سے ظاہر تھے ان سبھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ متوجہ ہوکر
سُنئے کہ بعضی باتیں اہل بغض و حسد سے ہم بہ نسبت ابن عم اعنی آپ کے بھائی کے ایسی سُنتے
ہیں کہ ہمکو نہایت ناگوار گزرتی ہیں اور بہت رنج ہوتا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ کیا کہتے

[1] پارہ ۱۵ - سورۂ کہف رکوع ۹ ۱۲ [2] پارہ ۱۶ - سورۂ کہف رکوع ۹ ۱۲

jabirabbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں حق ہیں علی بن ابی طالب میرے بھائی کے اُنہوں نے عرض کیا کہ یا حضرت وہ
لوگ یہ کہتے ہیں کہ کیا بزرگی اور فضیلت ہے تمہارے پیشوا اور مقتدا علی کو بمقابلہ دوسروں کی
سبقت اسلام میں کسواسطے کہ علی اُس زمانہ میں طفل نابالغ تھے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ
میں تمکو خوش کروں اور اس غم سے دور کروں اور یقین ہے کہ ایسے خوش ہوگے کہ روشن
ہوجائیں گے دل تمہارے قسم ہے مجھکو اُس خدا کی کہ جسنے مجھکو مبعوث برسالت کیا ہے ایک
نقل بیان کرتا ہوں میں تم سے کہ خدائے برتر میرے نے مجھکو خبر دی ہے اُس سے اور
شاید کہ تم نے بھی کتب سابقہ میں دیکھا اور پڑھا ہوا اور وہ یہ ہے کہ جسوقت ابراہیم خلیل اللہ
میرے باپ کو نمرود ملعون نے ملک سے نکالدیا تو منقول ہے کہ جب وہ جناب پیدا ہوئے
تو والدہ انکی نے وقت غروب آفتاب کے ایک پارچہ چھال درخت کا اُنکو پہنایا
اور کنارہ جوئبار پر اُنکو لے گئیں اور اسی جگہہ پر اُنکو رکھا پس اُسوقت حضرت ابراہیم خلیل اللہ
اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہاتھ اپنے مُنہ پر اور سر پر پھیرنے لگے اور کلمہ توحید ورد زبان کیا اور
جب کپڑے میں آب تھے اُس سے مُنہ اور ہاتھ اپنا پاک و صاف کرنے لگے جب یہ حال حضرت
کی ماں نے دیکھا تو بہت ڈریں چنانچہ اس ماجرے کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے[1] و
کذٰلک نُرِی ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض ولیکون من الموقنین فلما جن
علیہ الیل رای کوکبا قال ھٰذا ربی فلما افل قال لا احب الافلین الی آخرہ الآیہ
معنی اس آیت کی یہ ہیں کہ ایسے ہی دکھلایا ہم نے فرشتگان آسمان و زمین کو تاکہ ہو وے
اہل یقین سے پس جب ہوئی اسکو رات اور دیکھی اُس نے تارے چمکتے ہوئے کہا ابراہیم نے کہ یہ ہے
پروردگار میرا تا آخر معنی آیت کہ آخر آیہ ہے انی بری مما تشرکون اور اے گروہ صحابہ
جانو تم کہ موسیٰ بن عمران کی تلاش میں فرعون ملعون تھا اور شکم عورتوں حاملہ کے چاک
کرواتا تھا اور لڑکوں کو مارتا تھا کہ اگر موسیٰ شکم میں ہوں تو مارے جاویں یہانتک
کہ حضرت موسیٰ متولد ہوئے اور بروقت پیدا ہونے کے حضرت نے اپنی ماں سے کہا

[1] پارہ ہفتم بعد ثلث ۱۲

jebriabbas@yahoo.com

کہ اے مادرِ گرامی مجھکو ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں بہا دے جب یہ کلام کلیم اللہ سے انکی ماں نے سنا تو وہ ڈریں اور کہا کہ مجھکو اندیشہ ہے کہ تو دریا میں غرق ہو اور ہلاک ہو جاوے موسیٰ نے کہا کہ اے مادرِ مہربان کچھ خوف و اندیشہ نہ کر اللہ تعالیٰ مجھکو بچاویگا اور صحیح و سالم تیرے پاس پہنچا دیگا پس اُسوقت مادرِ گرامی حضرت موسیٰ نے انکو ایک تابوت میں رکھ کر پانی میں ڈالدیا بقدرتِ خدا پانی نے حضرت موسیٰ کو صحیح و سالم کنارہ پر پہنچا یا اور پھر وہ حضرت اپنی ماں کے پاس پہنچے اور خدا تعالیٰ نے خبر دی انکی ماں کو اُس حال سے چنانچہ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْٓ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ آخر الآیہ اور پھر جانو تم کہ خداوند جلیل حضرت عیسیٰ کی باب میں فرماتا ہے کہ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تا مقام نَسْيًا مَّنْسِيًّا پس حضرت عیسیٰ اپنی ماں سے باتیں کرنے لگے در آنحالیکہ انکی ماں نے طرف عیسیٰ کے اشارہ کیا کہ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا یعنی خداوند عالم نے عالم طفولیت اور بچپنے میں عیسیٰ کو کتاب اور نبوت ارزانی کی اور اُس حال میں اسکو وصیت کی واسطے قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور عیسیٰ تین روز کے تھے کہ متکلم ہوئے اور یہ بھی تم سنو کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا اور ہم پشت آدم میں تسبیح و ذکر خداوند عالم میں مصروف تھے یہانتک کہ ہمکو نقل کیا اللہ تعالیٰ نے اصلاب طاہر سے طرف ارحام پاکیزہ کے چنانچہ جو تسبیح اور ذکر ہم رحموں اور پشتوں میں کرتے تھے ماں باپ بھی ہمارے اسکو سنتے تھے ہر وقت اور ہر عہد میں یہانتک کہ ہم پشت عبد المطلب میں پہنچے اور نور ہمارا ہمارے باپ دادا کے چہروں سے روشن و ہویدا تھا اُسوقت تک وہ نور

واحد میرا اور علیؑ کا دو حصہ ہوکر آدھا حصہ صلب عبد اللہ میں اور آدھا حصہ پشت ابوطالب میں گیا تا یہ کہ ہم ماؤں کے پیٹ میں پہنچے جب وہ زمانہ آیا کہ علیؑ متولد ہوئے تو اُسوقت جبرئیل امین طرف رب العالمین سے میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حبیب خدا خداوندِ عالم بعد تحفہ درود کے مبارکباد دیتا ہے تمکو پیدائش علی بن ابی طالب تمہارے بھائی کی اور خدا فرماتا ہے کہ اے حبیب میرے اب وقت ظاہر ہونے تیری نبوت کا ہے اور نزولِ وحی کا قریب پہنچا ہے اور مؤید کیا مینے تجھکو بحد و قوت تیرے بھائی اور وزیر اور وصی اور خلیفہ اور مانند تیرے کے اور نام تیرا بہ سبب اُس کے بلند ہوگا اور نسل تیری اُس سے قائم اور باقی رہیگی جب علیؑ پیدا ہوئے تو ماں نے علیؑ کی علیؑ کو میرے ہاتھوں پر رکھا اور مینے اُسکو اپنی گود میں لیا اُسوقت علیؑ نے انگشت شہادت اپنے داہنے ہاتھ کی اپنے کان پر رکھی اور میری رسالت کا اقرار کیا اور کہا علیؑ نے کہ یا رسول اللہ کچھ پڑھوں میں حضرت رسالت فرماتے ہیں کہ قسم اُس خدا کی کہ جس کے قبضۂ اختیار میں میری جان ہے علیؑ نے پڑھنا شروع کیا اُن صحیفوں کا کہ جو خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور شیثؑ کو بھیجے تھے اور اوّل سے آخر تک اُن صحف کو ایسا پڑھا کہ اگر شیثؑ علیہ السلام ہوتے تو اقرار کرتے کہ علیؑ مجھ سے زیادہ تر حافظ ہے بعد اُس کے توریتِ موسیٰؑ اور انجیلِ عیسیٰؑ اور زبورِ داؤد علیہم السلام کو اس خوش الحانی سے پڑھا کہ اگر یہ صاحب کُتُب ہوتے تو انصاف کرتے اور داد دیتے اسکے بعدہٗ فرقان کو پڑھا کہ جسکو خداوند عالم نے مجھکو بھیجا ہے ایسا کہ میں حافظ فرقان ہوں علیؑ بھی حافظ اُسی کا ہے بعد ازاں علیؑ نے اور مجھ سے وہ گفتگو ہوئی کہ جو انبیا اور اوصیا میں ہوتی ہے بعد اس کے علیؑ نے طرف طفولیت کے رجوع کی اُسوقت میں نے علیؑ کو گود میں فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ کے دیا اے دوستو میرے تم دشمنوں کے کہنے پر کیوں رنجیدہ ہوتے ہو کیونکہ گفتار اہل شک اور شرک کا کچھ اعتبار نہیں تم اس بات پر رہو کہ میں سب نبیوں سے افضل اور اکمل ہوں اور علیؑ وصی میرا جملہ وصیوں سے

افضل و اعلی ہی اُسوقت سلمان فارسی اور سب اصحاب کبار خوش ہوئی اور ہنستے ہوتے اٹھی اور صلوات اور سلام محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بھیجنے لگے اور کہتے تھے کہ نحن الفائزون یعنی ہم خلاصی پائی ہوئی ہیں آتش دوزخ سے اُسوقت رسولخدا نے فرمایا کہ واللہ تم رستگار ہو اور بہشت خاص واسطے تمہاری پیدا کیا گیا ہی اور دوزخ واسطے دشمنوں تمہاری کے اور واسطے دشمنوں آقا اور صاحب تمہاری کے ہی جب کلام حسینیہ کا اس مقام پر پہنچا تو ہارون اور اکثر علما اُسوقت رونے لگے اور ابراہیم اُسوقت قالب بیجان کی طرح خاموش تھا اور طاقت کلام کی اُسکو مطلق نہ تھی حسینیہ نے کہا کہ اے علما وائے شافعی و ای فلاں و فلاں اور چند عالموں کے نام لیکر کہا کہ تمکو قسم ہے خدا اور رسول کی سچ کہنا اور بات نہ بنانا یہ روایت جو مینے بیان کی ہی آیا صحیح ہی اور تمہاری نظر و سے بھی گزری ہی یا نہیں اکثر علما جو حاضر تھی بولے کہ ای حسینیہ یہ حدیث ایسی نہیں ہی کہ اسکا کوئی انکار کرسکی حسینیہ نے کہا کہ ای ابراہیم تو مقر ہی فضلیت پیغمبر کا سب نبیوں سی وہ بولا ہاں حسینیہ نے کہا ای ابراہیم تو قائل ہی کہ خداوند جلشانہ نے علی کو نفس رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کہا قرآن مجید میں اُس جگہہ پر کہ فرماتا ہی فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین اگر اس آیت میں تجھکو کچھ کلام ہو تو بیان کر کہ روبرو تمام مفسرین اور محدثین کی اسیوقت تجھ پر ثابت کروں ابراہیم بولا حاشا میں کب انکار کرسکتا ہوں قرآن کا حسینیہ نے کہا کہ ای دشمن دین و ای عدو خاندان طیبین الطاہرین جبکہ تو قائل قرآن و حدیث ہی تو باوجودیکہ علی نفس رسول اور بھائی اُسکا ہی اور رسول افضل انبیا ہی پس تو کس وجہ سی اعتبار نہیں کرتا ہی کہ علی علیہ السلام سابق الاسلام ہی اور افضل اوصیا ہی مانند ابراہیم خلیل اللہ کے کہ جد بزرگوار اُنکے تھی اور موسیٰ اور عیسیٰ نے تو وقت ولادت اپنی کے کلام کیتھی اور خدا پر ایمان لائی پس کسواسطے تو نہیں مانتا ہی کہ علی علیہ السلام برادر رسول اور ابن عم رسول اور دین رسول نے علی سے قوت پائی اور خدا نے علی کو

Presented by: Rana Jabir Abbas

نفس رسول کہا اور کتنی ہی آیات قرآنی اُن کے حق میں نازل ہوئیں اور خدائے تعالی نے
علیؑ کو بنام ولی پکارا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک ضرب علیؑ کو دن جنگِ خندق
کے برابر عبادت جن و انس کے فرمایا اور یہ حدیث تمہارے عالموں سے ہے اور یہ حدیث تمہارے
ہی طریق میں وارد ہے اور تمہاری ہی کتب میں مذکور ہے کہ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ
عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ تَقْوٰی وَاِلٰی اِبْرَاہِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ ہَیْبَتِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِہٖ
فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور جب پیغمبر خدا نے علیؑ کو کتنے ہی پیغمبر اولو العزم کے برابر جانا اور
تمہارا گمان بھی یہ ہے کہ طریقۂ اہلبیت میں علیؑ افضل ہے ہر ایک انبیاء رسل سے اور بعد رسولخدا
صلعم کے وہ افضل ہے تمام عالم سے پس کس واسطے تو مضائقہ کرتا ہے کہ ایمان طفل کا معتبر نہیں
ہے اور اقرار نہیں کرتا ہے سابق الاسلام ہونے علیؑ پر حالانکہ علی علیہ السلام نے ایام طفولیت
میں مرتبہ امامت کا پایا ہے اور وصی رسول تھے اور حافظ تھے کتابوں آسمانی یعنی توریت و
انجیل و فرقان کے اور تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اس کلام پر کہ عَلِیٌّ لَمْ یُشْرِکْ بِاللّٰہِ طَرْفَۃَ
عَیْنٍ اور ابی بکر نے چالیس برس کی عمر میں عبادت لات و عزیٰ چھوڑ کر زبانی اسلام ظاہر کیا
اور حسنِ اعتقاد سے ہرگز موافقت رسول اللہ کی نہ کی اور ہر حال میں مخالفت خدا و رسول کی
کرتا رہا اور گوشت و پوست و خون اُسکا ملا ہوا شراب اور گوشت خوک سے تھا باوجود ان
تمام قباحتوں کے اُسکو مومن جانتا ہے اور اُس کے ایمان پر اعتبار کرتا ہے اور نہیں اعتبار کرتا
ہے خاندان رسالت پر کہ خدائے تعالیٰ نے اُنکی عصمت و طہارت پر گواہی دی عجب بغض و
عداوت ہے تمکو خاندان طیبین الطاہرین سے بعد سُننے اس تقریر بے نظیر کے ابراہیم بن خالد گویا
مرض قولنج میں مبتلا ہوا اور سر جھکا کر کہنے لگا کہ اے حسنیہ اس مسئلہ سے میں درگزرا لیکن میرا اب یہ سوال
ہے کہ تو حق میں علیؑ اور عباسؑ کے کیا کہتی ہے کہ جب ان دونوں نے باہم دعویٰ کیا تھا بابت میراث پیغمبر
خدا کے ہر ایک کہتا تھا کہ حق میرا ہے اور واسطے انصاف اور فیصلہ اپنے کے پاس ابی بکر کے گئے اور
جب وہ متخاصمین باہم نزاع کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ ایک اُنمیں سے حق پر ہوا اور دوسرا باطل پر لیکن

jabir.abbas@yahoo.com

غرض ابراہیم کی اس سوال سے یہ تھی کہ اگر حسنیہ یہ کہتی ہے کہ دعویٰ عباس کا ناحق تھا تو ماری جاویگی کیونکہ ہارون عباسی ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ علی علیہ السلام باطل پر تھے تو اسکے مذہب کا بطلان ہوگا اور اپنے دعوے میں جھوٹی ٹھیرے گی حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم اس تیرے سوال کا جواب خود قرآن مجید سے حاصل ہے ابراہیم نے کہا وہ کونسا ہے حسنیہ نے کہا کہ جس مقام پر حقتعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خطاب فرمایا ہے کہ هَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ

اکثر تفسیروں میں وارد ہے کہ وہ دو جھگڑنے والے جو روبرو حضرت داؤد کے آئے تھے ایک جبرئیل تھے اور دوسرے میکائیل اور حاکم وقت داؤد تھے پس اے ابراہیم تجھ سے پوچھتی ہوں کہ انمیں کون حق پر تھا جبرئیل یا میکائیل یا دونو اپنے دعوے میں جھوٹے تھے ابراہیم نے کہا کہ جبرئیل و میکائیل دونو حق پر تھے اور سہو داؤد کا تھا واسطے تنبیہ اور آگاہی داؤد کے آئے تھے حسنیہ نے کہا اللہ اکبر پس علی و عباس دونو حق پر تھے اور سہو ابی بکر کا تھا تنبیہاً ابوبکر کے پاس آئے تھے اور دعویٰ کرنا میراث کا ایک بہانہ تھا علی کہتے تھے کہ میراث نبی حق میرا ہے اور میں ابن عم ہوں اور بھائی و داماد و وصی پیغمبر ہوں اور بضعۃ الرسول یعنی دختر پیغمبر میرے گھر میں ہے اور حسن و حسین کہ سردار ہیں جوانان بہشت کے فرزند میرے ہیں اور نفس رسول بموجب آیت أَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ کے میں ہوں اور عباس نے دعویٰ کیا کہ مالک میراث رسول کا میں ہوں کہ میں چچا ہوں اسکا جب یہ گفتگو ابی بکر نے ان دونو حضرات سے سنی تو کہا کہ واللہ خود میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ علی وصی اور وارث ہے میرا اور قاضی ہے دین میں میرے کا جب یہ کلام ابی بکر کی زبانی عباس نے سنا تو بیتاب ہوگئے اور کہا کہ اے ابی بکر جب یہ کلام خود تو نے پیغمبر صلعم سے سنا ہے تو کس واسطے تخت خلافت پر ہو بیٹھا اور حق علی کو ضائع کیا اور کیوں مخالفت قول رسول خدا کی تو نے کی جب ابوبکر نے جانا کہ یہ تو مجھی کو الزام دینے آئے ہیں اور دعویٰ میراث کا محض بہانہ ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہنے لگا کہ تم تو مجھ سے ہی جھگڑنے کو آئی ہو غرض اسیطرح کی دو چار باتیں سنا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور
چلا گیا ابراہیم نے جو یہ گفتگو سُنی کہنے لگا کہ ای حُسنیہ اس مسئلہ سے بھی میں درگزرا اب پوچھتا ہوں
کہ عباس افضل تھے یا علی حسنیہ نے کہا کہ تو ہی بیان کر کہ حمزہ افضل تھے یا محمد صلعم کیا بحث
کرتا ہی تو عباس اور علی میں اگر عباس افضل تھے تو فخر علیؑ کو تھا کہ جسکا ایسا چچا ہوا اور اگر علیؑ
افضل تھے تو فخر عباس کو تھا کہ جسکا ایسا بھتیجا ہو ہارون رشید فصاحت و بلاغت حُسینہ کی
سُنکر حیران و متحیر ہو گیا اور ابراہیم کیطرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگا کہ حیف ہی تیرے اس علم و فضل
سے کہ جو آج تجھکو حاصل ہی پس حسنیہ نے عرض کیا کہ ای خلیفہ مینے تیراسی سوالوں کا جواب دیا
اگر اجازت ہو تو میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں اگر جواب ملیگا قائل ہو جاؤنگی ہارون نے کہا
سوال کر اور پوچھ جو کچھ تجھکو پوچھنا ہی حسینہ نے پوچھا کہ ای ابراہیم پیغمبر خدا نے وقت انتقال
کے وصی اپنی طرف سے مقرر کیا یا نہیں ابراہیم نے جواب دیا کہ وصی مقرر نہیں کیا حُسینہ نے کہا کہ
خطا کی یا صواب اور جو کچھ خلفا نے سقیفہ بنی ساعدہ میں کیا ہی وہ اچھا کیا یا بُرا پس خطا کی
پیغمبر نے یا اصحاب نے ابراہیم خاموش مثل خر لنگ پا در گِل افتادہ کی چُپ رہ گیا کسواسطے کہ
اگر کہتا ہی کہ خطا کی پیغمبر نے تو نقصان شریعت اور دین کا لازم آتا ہی اور جو کہتا ہی کہ صحابہ نے خطا کی
تو مطلب حسنیہ کا ثابت ہوتا ہی اور بطلان مذہب ابراہیم کا اور اسمیں دہشت ماری جانے اُسکے
کی تھی اس سوال کو سُنکر دریائی فکر و اندیشہ میں ڈوب گیا اُس وقت جماعت حاضرین جلسہ کو
معلوم اور ثابت ہوا کہ ابراہیم عاجز ہو گیا اور اب حالت اضطرار میں ہی تمام خلائق ایکبارگی قہقہہ
مار کر ابراہیم کو طعن و تشنیع کرنے لگے اور ایک بارگی آواز غُل بلند ہوئی کہ ایسا ایک عالم زبردست
اور فاضل چیدہ ایک کنیز سے قائل ہو گیا اور عہدہ برآنہ ہو سکا ہارون رشید نے ابراہیم کو پریشان
حواس پاکر اپنے وزیر یحیی برمکی سے کہا کہ ہم نے سُنا ہی کہ بہت روز تک مسئلہ قضا و قدر اور افعالِ بندگان
میں بابت خیر و شر کے علماء بغداد اور بعض علماء بنی ہاشم اور فقہا اجلہ میں بحث و مباحثہ رہا تھا
ابراہیم سے پوچھ کر دیکھیں یہ کیا کہتا ہی اور ہارون ہمیشہ اس مسئلہ میں متردد رہتا تھا ہر چند علماء نے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلسنت دلائل اُنکی خدمتِ ہارون میں عرض کرتے تھے ولیکن اطمینان اُس کا نہ ہوتا تھا اور
اُس غرض ہارون کی یہ تھی کہ دیکھیں حُسنیہ اس مسئلہ میں کیا کہتی ہے یحییٰ نے موافق اشارہ ہارون
کے ابراہیم سے سوال کیا کہ تو کیا کہتا ہے اے ابراہیم مقدمۂ خیر و شر اور نفع و ضرر میں کہ جو بندوں
سے واقع ہوتا ہے اور گناہ اور کفر اور ظلم کہ جو انہوں سے ظاہر ہوتا ہے پس یہ معاصی اور خطا
بندوں کی طرف خدا کی نسبت دیتا ہے یا قضا و قدر اُسکی سے ہے یا بندہ کو اپنے فعل کا اختیار
ہے چنانچہ اعتقاد بنی ہاشم اور اُنکی تابعین کا ہے کہ مطیع مستحق ثواب کا ہے اور عاصی مستحق عذاب و
عقاب کا ہے یا نہیں ہے تیرے نزدیک کیونکر ہے ابراہیم نے جواب دیا کہ اعتقاد میرا اس مسئلہ میں ہے کہ
نفع اور ضرر اور خیر و شر موافق قضا و قدر خداوند عالم کی ہے کہ پیدا کرنیوالا آدم اور ہابیل اور قابیل کا
ہے اور پیدا کرنیوالا ابلیس کا بھی وہی ہے اور پیدا کرنیوالا آب اور آتش اور بہشت اور دوزخ اور موت
اور زندگی اور صحت اور مرض اور کفر اور طاعت اور گناہ کا بھی وہی ہے اور پیدا کرنیوالا
محبت اور عداوت ابراہیم اور نمرود کا اور موسیٰ اور فرعون کا اور ہارون اور ہامان کا
اور محمد اور ابوجہل کا اور کافر اور مسلمان کا خدا تعالیٰ ہے اور سب خیر و شر قضا و قدر اُسکی
سے ہے لیکن شرور یعنی بدیاں اور برائیاں بے رضامندی حکم قضا و قدر اُس کی کے ہیں حُسنیہ
نے جو اس قسم کے مہملات اُس کی سُنے تو تاب و طاقت صبر کی نہ لا سکی اور کہا کہ اے ابراہیم خدا سے
شرم کر اور یہ کفر اور زندقہ نسبت اپنی اور سب مسلمانوں کے روا نہ رکھ اور خدا سے ڈر کہ واسطے
ابلیس کے حجت اور دلیل قائم کرتا ہے ذرا ہوش میں آ اور عقل کو اپنا رفیق کر تجھکو اور جو تجھ سے پہلے
اس عقیدے پر تھے انکو قائل کرنا کچھ بڑی بات نہیں ہے بلکہ نہایت آسان ہے چونکہ پہلے تو نے کہا کہ
شر و عصیان اور کفر اور فسق قضا و قدر خدا سے ہے ولیکن بے رضامندی اُسکی کے نہیں ہے پس
یہ کلام تیرا خالی از دہریت اور محالات کے نہیں ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی خود حکم دیوے اور
اُس اپنے حکم پر راضی نہو بسبب عجز اور خوف کے یا بسبب ریاکاری اور مکاری کے اور ذات
مقدس باری تعالیٰ کی ایسی صفات سے پاک و صاف ہے اے ابراہیم یہ باتیں اس قسم کی سوا علی

jabir.abbas@yahoo.com

بنائی ہیں اُن لوگوں نے جو تجھ سے قبل اس عقیدے پر تھے کہ شائد کفر اور زندقہ ہمارا اور
ہمارے پیشواؤں اور مقتداؤں کا ان باتوں سے رفع ہو جاوے اور کسی پر ظاہر نہ ہو اور تعجب ہے
تمہارے اعتقاد پر کہ شر اور گناہ اور فسق اور کفر سب قضا و قدر اور رضائے خدا سے ہے
اور پھر خود ہی اس عقیدہ سے شرمندہ ہوا ابراہیم نے کہا کہ اے حسینیہ تو کلامِ خدا کو صحیح
نہیں جانتی ہے حسینیہ نے جواب دیا کہ واللہ میں کلامِ خدا کو صحیح جانتی ہوں اور تفسیر اور
تاویل مشکلات قرآن مجید کے میں نے پڑھے ہیں اُن بزرگوں سے کہ قرآن شریف جن کے
حق میں اور اُنکے جد بزرگوار کے حق میں نازل ہوا ہے ابراہیم بولا کہ اے حسینیہ تو کیا کہتی
ہے اس قولِ خدا میں کہ فرماتا ہے قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور اسی طرح دوسری آیت میں فرماتا ہے يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اور پھر اسی طرح
فرماتا ہے لَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا معنی آیت اوّل کے یہ ہیں کہ تمام چیزیں
طرف خدا تعالیٰ سے ہیں اور اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہر شے کا ہے اور صاحبِ قدرت
ہے اور معنی آیت دوسری کے یہ ہیں کہ گمراہ کرتا ہے جس کسیکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا
ہے جس کسیکو چاہتا ہے اور معنی آیت تیسری کے یہ ہیں کہ اگر چاہیں ہم ہر نفس کو ہدایت
کریں اور اسیطرح فرماتا ہے خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ یعنی
مُہر کردی ہے خدا تعالیٰ نے دلوں پر اُنکے اور کانوں پر اُنکے اور آنکھوں پر اُنکی کہ ایک
پردہ پڑا ہوا ہے کہ بسبب اُسکے ایمان نہیں لا سکتا ہے حسینیہ کیا اعتقاد ہے تیرا ان آیات پر
احکاماتِ قرآنی کے بارہ میں اور ان آیات اور احکامات کو حق جانتی ہے یا نہیں حسینیہ نے
کہا کہ اے ابراہیم آیہ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ جسکو
تو اپنی حجت اور دلیل پر گواہ لایا ہے اب تو سن کہ اکثر آیات قرآنی محمول اور ماوّل ہیں
اُن وجوہات پر کہ جو مطابق اور موافق تقاضائے عقل کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں خدا
فرماتا ہے قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ اگر تو ظاہر معنی اس آیت پر حکم کرے تو لازم آتا

ہے کہ خالق سب چیزوں کا اللہ تعالی ہی ہووے اور یہ مذہب ابلیس کا ہے جاننا چاہتے
کہ قرآن شریف میں کُلّ بمعنی بعض کے آتے ہیں جیسا کہ قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
میں مذکور ہے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور یہ سب اہل عقل پر ثابت ہے کہ کوہ
الوند اور کوہ دماوند اور کوہ قاف اس جگہہ نہ تھا اور اسی طرح سے قصہ بلقیس میں خدا تعالے
فرماتا ہے کہ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ اور تمام عقلا جانتے ہیں کہ بادنجان اور
شلغم اور زردک نہ تھے پس معنی کل کے یہ ہیں کہ جو چیز کہ ناقص ہے وہ ثبوت معقول الٰہیت اسکی کا
نہیں کر سکتی کیونکہ خالق آسمان و زمین اور عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور جن اور انس
اور ملائکہ اور اصول فروع اور تمام مستونکا حق تعالی ہے اور حق سبحانہ تعالی پاک اور منزہ
ہے پیدا کرنے کفر اور فعل فساد اور ظلم اور گناہ اور مثل اسکی سے اور یہ جو خدا تعالی فرماتا
ہے کہ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ پس جاننا چاہئے کہ ہدایت کے معنی بہت
آتے ہیں اور رجوعیت سب معنوں کی طرف دو معنی کی ہے ایک بمعنی ارشاد کے ہے اور
دوسرے بمعنی لطف کے ہے اور یہ دونو معنی عموماً ہیں نسبت مومنین اور کافرین کے اور
سب مکلفین کے واسطے اور سن اے ابراہیم جو کچھ احسان حق تعالی نے واسطے مومنین کے
کیا ہے الطاف و ارشاد یعنی پیغمبر رسولوں اور قدرت اور قوت اور عقل کا اور وہی ہے
منصیب حق کفار میں بھی کیا ہے کسواسطے کہ اگر کافروں کے حق میں نہ کرتا تو انکی طرف سے
خدا تعالی پر حجت قائم ہو جاتی اور وہ یہ کہتے کہ اے خدا تو نے ہمارے دلوں اور آنکھوں
اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور خود ہی تو نے طاقت جاننے اور سننے اور دیکھنے راہ راست
کی ہمکو نہیں دی ہمارا کیا گناہ ہے پس خدا تعالی پر جانب کفار سے الزام عائد ہوتا ہے
اور اللہ تعالی قرآن مجید میں تصریح فرماتا ہے کہ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ
بَعْدَ الرُّسُلِ یعنی میں نے یہ سب کچھ سواسطے کیا ہے کہ تا آدمیونکو مجھ پر حجت نہ رہے اور
سب پر حجت جانب خدا سے ہووے جیسا کہ خود فرماتا ہے فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

پارہ ۳ سورہ البقرہ رکوع ۱۲
پارہ ۱۹ سورہ النمل رکوع ۱۲
پارہ ۷ سورہ الانعام رکوع ۱۰
پارہ ۶ سورہ النساء رکوع ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی واسطے خدا کے حجت بزرگ ہی اے ابرہیم خدائے تعالیٰ نے ہر جگہہ ذکر ہدایت کا
کیا لیکن وہ ساتھہ شرط کے ہی اور ہدایت سی مراد زیادتی الطاف و مہربانی ہی کہ تا واجب
نہو جائے خدائے تعالیٰ پر دکھلانا راہ بہشت کا اُن لوگوں کو کہ جو گنہگار ہیں اور اگر وہ چاہی
تو اپنے فضل و کرم سے اُنکی خطا سے درگزرے اور راہ بہشت اُنکو دکھلاتے اور
داخل بہشت کرا اور اے ابراہیم اضلال کے بھی بہت معنی ہیں اور معنی اصلی اُسکی ہلاکت کے
ہیں اور نزدیک خدائے تعالیٰ کے ضلال بمعنی ہلاک و عذاب کے ہی چنانچہ فرماتا ہی يُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ یعنی عذاب و عقاب کریگا خدائے تعالیٰ ظالموں پر بسبب گمراہی ظالموں اور کافروں
کے اور جو اس جگہہ پر اضلال بمعنی گمراہ کرنے کے ہوتے تو گمراہوں کو گمراہ کرنا بیفائدہ
تھا اور یہ محال ہی یعنی مشکل ہی اور یہ ہو نہیں سکتا ای ابراہیم یہ معنی جسکی نسبت تو طرف
خدا کے کرتا ہی خدائے تعالیٰ نے اس معنی کو حوالہ اپنی نہیں کیا بلکہ اپنے سوائے دوسرے کا
حوالہ فرمایا ہی چنانچہ فرماتا ہی وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ هٰذِهٖ
جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یعنی شیطان تم میں سی بہتوں کو گمراہ کرے اور سند اسکی طرف
فرعون کے بھی کی گئی ہی کہ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى یعنی اور گمراہ کیا فرعون نے اپنی
قوم کو پس جبکہ خداوند عالم خود بندوں کو گمراہ کرتا تو سند اُسکی طرف دوسرے کے نہ کرتا اے
ابراہیم یہ معنی جو تو بیان کرتا ہے کہ خدائے تعالیٰ تمام کافروں کو گمراہ کرتا ہے یہ محض دروغ
اور افترا اور کفر ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
پس لازم ہی تاویل کرنا اُن آیات کا کہ جس جگہہ اضافت گمراہی کی طرف خدا کے ہی جیسے
يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ہی یعنی گمراہ کرتا ہی خدائے تعالیٰ جسکو چاہتا ہی اور
جب اثر لطف کا اُسمیں نہووے اور پھر خدائے تعالیٰ بسبب کفر اور خطا کے اپنی بندہ کو
منسوب کرے اپنی طرف مثلاً تو کہو کہ اضلال کیا ہی یعنی گمراہ کیا ہے پس گمراہی اپنی
جانب سے ہے نہ طرف خدا کے ہے اور اے ابراہیم آیہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِ

jabir.abbas@yahoo.com

وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ سے مطلب یہ ہی کہ اضافت مہر کی دل اور گوش پر اور اضافت پوشش کی چشم پر طرف اپنی کے ہی بطور تمثیل کے یعنی جنہوں نے کہ مقام کیا ہے کفر پر مانند اُن آدمیوں کے ہیں کہ ایمان نہ لا سکیں گویا خدا تعالی نے واسطے اُنہوں کے یہ بات پیدا کر دی ہی اور مہر اور حجاب مانع ایمان نہیں ہی کسواسطے کہ اگر یہ مانع ہوتی تو خدا تعالی نہ فرماتا کہ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ اِلَّا قَلِيْلًا اے ابراہیم تیرے اعتقاد کے موافق لازم آتا ہی کہ دعوت انبیاء مذموم اور قبیح نہ تھی اور خدا پر لازم تھا کہ اپنے رسول کو خبر دیتا کہ فلاں اور فلاں کو دعوت نکر نا کہ یہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے کسواسطے کہ میں انکا صاحب ایمان ہونا نہیں چاہتا ہوں اور مہر دلوں اور کانوں پر اُنہوں کے لگا دی ہی تا دعوت رسول کی بیفائدہ اور عبث نہووے اے ابراہیم جسقدر ہدایت اور رہنمائی کہ حضرت پروردگار نے مومنوں کو کی ہی اُسیقدر واسطے کافروں کے بھی کی ہے اور قرآن مجید میں فرماتا ہی کہ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا یعنی ہم نے دونوکو راہنمائی کی شاکر کہ مومن ہے اور کفور کہ کافر ہے جب خدا تعالی نے یہ فرمایا پس کیونکر کہا جاوے کہ خدا تعالی عز و جل نے کافروں کو ہدایت نہیں کی ہارون رشید اگرچہ مخالف مذہب تھا ولیکن جسوقت یہ مسئلہ زبانی حسنیہ کے اُس نے سُنا بحث حسنیہ کی اسکو بہت پسند آئی اور نہایت خوش ہوا ابراہیم نے حسنیہ سے کہا کہ تو کیا کہتی ہی اس آیت میں کہ ابراہیم علیہ السلام نے مشرکین سے کہا اور قرآن شریف میں صریح وارد ہی کہ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی پرستش کرو تم اُس چیز کی کہ جسکو خود بناتے ہو حالانکہ خدا تعالی نے پیدا کیا ہی تمکو اور عمل تمہارے کو حسنیہ ہنسی اور بولی کہ واللہ تمکو اعتقاد قرآن پر بھی نہیں ہی اسواسطے کہ تم تاویل آیات قرآنی اور کلام ربانی کے موافق مطلب اور مراد اپنی کے کرتے ہو ابراہیم نے کہا کہ اکثر مفسرین اور تابعین کا قول ہی کہ ما مصدری ہی اور تقدیر کلام وہ ہی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَعَمَلَكُمْ یعنی خدا تعالی نے

خلق کیا تمکو اور عمل تمہارے کو حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم دلیل بطلان کلام تیرے کی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا ہی کہ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ نزول آیت تعریف اور ملامت پر ہے یعنی پرستش کرتے ہو اُس چیز کی کہ جسکو خود تم نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور خدا نے پیدا کیا ہے تمکو اور وہ چیز کہ جس سے تم نے بنایا ہے اُس بت کو یعنی چوب غیرہ سے اور اگر مراد وہ ہوتی کہ خدا نے فعل اور عمل تمہارے کو پیدا کیا ہے یہ آیت عذر میں کافروں کے ہوتی اور خدا تعالیٰ عذر کرتا واسطے کافروں کے بہ سبب اُس عمل کے کہ کرتے تھے یہ ایک قضیہ اور جھگڑا ہو جاتا کیونکہ اول کلام ملامت پر اُنہوں کے ہوتا اور آخر کلام عذر میں اُنہوں کے پس یہ جمع بین النقیضین ہوتا اور مضمون اس آیت کا یہ ہے کہ یہ بُت پرست اور بُت تراش تھے اور اسمیں کچھ خلاف نہیں ہے کسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمکو اور جسکی تم پرستش کرتے ہو یعنی بتوں کی کہ خود تم نے انکو بنایا ہے خدا نے پیدا کیا ہے اور جاننا چاہئے کہ مَا تَنْحِتُوْنَ ممکن ہے کہ ما موصولہ ہو اور ہو سکتا ہے کہ نکرہ موصوفہ ہو اور وَمَا تَعْمَلُوْنَ موصولہ ہے بمعنی اَلَّذِیْ کے اور اگر ہم گمان کریں اُس چیز پر کہ جس سے مراد تمہارے عمل ہے تو مناقضہ ہو جاوے اور دوسرے یہ ہے کہ حضرت باریتعالیٰ نے نسبت اور اضافت عمل کی طرف اُنہوں کے کی کہ اگر فعل خدا کا ہوتا تو نسبت اضافت اُسکی طرف بندہ کے نہ کرتا جو کہ اضافت طرف بندہ کے فعل بندہ کا ہوا نہ فعل خدا بوجہ اس کے کہ عقلاً اور شرعاً اضافت فعل اور نسبت اُس کی طرف فاعل کو کرتے ہیں اے ابراہیم اعتقاد تمہارا یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ کافر معصیت کرے اور نہیں چاہتا ہے کہ طاعت کرے اور یہ اعتقاد تمہارا استلزام اشیاء شنیعہ کا ہے کسواسطے کہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ فاعل قبائح اور کفر اور خطا اور ہر فساد کا ہے کہ جو دنیا میں واقع ہوتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو کہ یہ سب اُس کی قضا و قدر سے ہے اور تمہارے کلام سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ جملہ ظالموں سے ظالم زیادہ ہے کسواسطے کہ عذاب کرے کافر کو بسبب اُس کفر کے کہ خود اُسمیں مقدر کیا ہو وے اور جو حق تعالیٰ نے کفر کو کافر میں پیدا کیا ہو اور اُسمیں قدرت پیدا کرنے ایمان کی نہ ہو وے

پ ۲۳ سورہ والصافات

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو بعد اُس کے اُسکو عذاب کرے بسبب اُس کفر کے کہ خود اُسمیں خلق کیا ہو مثلاً بندۂ حبشی کو عذاب اور عقوبت کرے کہ رنگ تیرا سیاہ کیوں ہے تو لازم آتا ہے کہ رنگ اسکا سفید ہو یا مثلاً کسی بندہ طویل القامت کو عذاب کرے کہ تیرا قد لمبا کیوں ہو گیا ہے چاہیے کہ قد اسکا کوتاہ ہو جاوے اور اسیطرح ایک لڑکے کو ہاتھ اور پاؤں باندہ کر پانی میں ڈالا جاوے اور جب اُسکی کپڑے پانی سے تر ہوں تو اُسکو پانی سے باہر نکال کر ماریں کہ تو نے اپنے کپڑے پانی میں کیوں بھگوئی پس یہ ظلم صریح ہے اے ابراہیم اگر خلق کفر کافر میں اور خلق فسق فاسق میں اور خلق ظلم ظالم میں کیا ہو وے تو انقطاع حجت نبیوں کا اور الزام رسولوں پر عائد ہوتا ہے کیونکہ جو نبی کافر سے کہے کہ تو ایمان لا خدا پر کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہے کہ تجھکو طرف ایمان کی دعوت کروں اُسوقت نبی کے جواب میں کافر یہ کہے کہ اگر خدائے تعالیٰ نے تجھکو بھیجا ہے کہ تو مجھکو طرف ایمان کی دلالت کرے تو چاہیے کہ مجھ میں ایمان پیدا کرے یا مجھکو قوت مؤثرہ دیوے تو میں ایمان لاؤں ورنہ مجھکو تکلیف ایمان کی کیونکر کروگے کسواسطے کہ مجھکو قدرت ایمان لانیکی نہیں ہے مجھ میں تو کفر پیدا کیا ہوا ہے پس حجت نبی منقطع ہو جاوے اور نبی عاجز ہو کر جواب کافر کا نہ دے سکے اے ابراہیم جس حالت میں کہ خدائے تعالےٰ نے کافر میں کفر خلق کیا ہو اور پھر اُسکو تکلیف ایمان لانیکی دے تو یہ تکلیف مالایطاق ہوئی اور یہ عقلاً اور شرعاً قبیح اور مذموم ہے اور تکلیف مالایطاق کی یہ مثال ہے کہ مثلاً کسی آدمی کو یہ کہا جاوے کہ ہوا میں اُڑ اور وہ نہیں اُڑ سکتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں صاف فرماتا ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا اور پھر فرماتا ہے کہ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اور مثال اس کی بہت ہیں اے ابراہیم جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر کو کافر میں خلق کرے اور کہے کہ كَيْفَ تَكْفُرُونَ اور خود خالق حق و باطل ہو اور کہے کہ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ مدا ہنوں کو اپنے سے دور

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرے اور پھر اپنے پاس بلاوے اور کہے کہ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اے ابراہیم اگر
کفر کو کافر میں حقتعالیٰ نے پیدا کیا ہووے تو لازم آتا ہے کہ کافر مطیع اور فرمانبردار خدا کا
ہو کیونکہ جب خدا نے کفر کو کافر میں خلق کیا تو گویا اُس سے کفر کو چاہتا ہی پس جو مراد
خدا کی تھی کیا کہ وہ مطیع تھا اور معاذ اللہ نبی گنہگار اور عاصی ہوا کیونکہ کافروں کو طرف ایمان
کی حکم کرتا ہی اور کفر سے منع کرتا ہی کسواسطے کہ خدا ئیتعالیٰ نے تو اُسمیں کفر پیدا کیا ہے
ایمان کو وہ اُس سے نہیں چاہتا پس تمہارے زعم میں نبی تو عاصی ہوا اور کافر
مطیع ہوا اے ابراہیم تمہارے قول کے موافق لازم آتا ہے عدم رضا ساتھ قضا
و قدر خدا کے بوجہ اسکے کہ بموجب مسئلہ اجماع کے رضا بکفر حرام ہے اور رضا بقضا
و قدر خدا پر واجب ہے پس اگر کفر موافق قضا و قدر خدا ئیتعالیٰ کے ہو تو واجب ہوا ہم پر
راضی ہونا کفر پر اور یہ کفر ہے اور اے ابراہیم اس اعتقاد تمہارے سے لازم آتا ہی بیکار
ہونا حدود اور قصاص اور زواجر شرعیہ کا گناہوں و معاصی پر کیونکہ اگر زنا اور لواطہ
اور چوری اور شراب خواری اور خون ناحق اور سب گناہ از قسم قمار و سرود و شطرنج وغیرہ
کہ جو واقع ہوتے ہیں یہ سب بہ ارادہ قضا و قدر خدا ئیتعالیٰ کے ہوتے پس حاکم شرع کو
جائز نہیں ہی کہ منع کرے ان گناہوں کے کرنیوالے کو کسواسطے کہ جو کچھ مراد خدا کی ہی اُس سے
منع نہیں کرسکتا اور حکم کرے واسطے اُس چیز کے کہ جو موافق مرضی خدا کے نہو اور دوسرے
یہ لازم آتا ہی کہ اللہ تعالیٰ چاہنے والا نقیضین کا ہو بایں وجہ کہ معصیت مراد اُسکی ہے
اور خود ہی اُس نے مقدر کی ہی اور امر و نہی اور بھی زجر و منع معاصی سے مراد اُسکی ہی
اور وہی حکم کرے واسطے جاری کرنے حدود اور تعزیرات کے پس اجماع بین النقیضین لازم
آتا ہی اے ابراہیم ابو شعشہ روایت کرتا ہی کہ ایک چور کو عبداللہ بن عباسؓ کی مجلس میں لائے
اور عبداللہ نے واسطے کاٹنے ہاتھ چور کے حکم دیا اُسوقت حاضرین مجلس میں ایک
شخص نے کہا کہ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَضَاءِ السُّوْءِ یعنی پناہ چاہتا ہوں میں حکم بد

پارہ ۲۳ سورہ والصافات رکوع ۳ ۱۲

jabirabbas@yahoo.com

خدائے تعالیٰ سے عبداللہ بن عباس نے غصہ ہوکر کہا کہ لَقَولُكَ اَعظَمُ مِن فِعلِ السّوء
یعنی گناہ تیرے کہنے کا زیادہ تر ہے چوری کرنے اُسکے سے اور اس شخص کو مجلس
سے نکال دیا اور حکم کیا کہ اُسکو ماریں اور توبہ کراویں جو ہارون نے حسنیہ سے یہ کلام
سنا تو بہت خوش اور راضی ہوا اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس اجداد ہارون میں سے
تھے حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اگر خالق کفر اور معاصی اللہ تعالیٰ ہے تو چاہتے کہ کچھ
فرق نہو نزدیک ہمارے اور اُس آدمی کے کہ جسنے اپنی تمام عمر میں ہماری ساتھ
طرح طرح کی نیکیاں کی ہوں اور درمیان اُس آدمی کے کہ جسنے طرح طرح کی ظلم
اور جور ہمپر کئے ہوں پر اس حساب سے وہ ہمسے اچھا نہوا اور شکر نیکی کرنیوالے کا
اور مدح اُسکے نیکی کی نہووے بلکہ جائز نہووے مذمّت بدی کرنیوالے کی کسواسطے
کہ اگر نیکی کرنیوالا اور بدی کرنیوالا فاعل مختار نہوویں تو بلاشک مدح اور ذم
اُنہوں کی طرف اُنکی راجع نہوویگی جاننا چاہئے کہ عوض فعل نیک کے عمر کی مدح نہیں کرتے
ہیں پس مدح اور ذم کہ وصف فعل کا ہے ہماری ساتھ راجع ہے پس لازم ہے کہ نفس فعل ہماری کا بھی طرف
ہماری راجع ہووے اور بھی پس تقدیر سے بھیجنا رسولوں کا اور نازل کرنا کتابوں کا اور بہشت
اور دوزخ جملہ بیفائدہ اور عبث ہووے اے ابراہیم یہ مذہب ابلیس کا ہے کہ اُس نے کہا رَبِّ بِمَا
اَغوَیتَنِي اور جو کہ تم اہل جبر میں سے ہو واسطے ابلیس کے دلائل قائم کرتے ہو اور ان عقائد کو
بنی اُمیہ اور تابعین بنی اُمیہ نے علما اور اصحاب حدیث سے کہ جو تابع اس قوم کے تھے
ابلیس سے حاصل کیا ہے اور دین کو عوض دنیا کے بیچا اور تم لوگ بھی تابعداری اُسی
گروہ کی کرتے ہو جب حسنیہ نے سلسلہ کلام مباحثہ کا اس مقام پر پہنچایا تو اُسوقت ابراہیم
اور دیگر علماء بغداد نے جو حاضر جلسہ تھے یکبارگی شور و غل بلند کیا اور پکارنے لگے کہ اے
کنیز کیا تک مذہب اسلام پر طعن کرگئی اور نزدیک تھا کہ قصد قتل حسنیہ کا کریں ہارون
اس ماجرہ کو دیکھ کر غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ اے ابراہیم تمکو خدا سے شرم نہیں آتی ہے کہ ایک کنیز کو

jabir.abbas@yahoo.com

دلائل اور براہین سی تمہاری تکفیر کرتی ہی اور تم عاجز ہو رہے ہو اور تم سے کچھ نہیں ہو سکتا ہے اور باوجود قائل ہونیکی اُس سی سختی کرتے ہو حسنیہ نے کہا اگر مناظرہ اور مباحثہ میرا موجب ملال خلیفہ زماں کا نہووے تو تا مدت ایک ہفتہ برابر دلیلیں قائم کروں ہارون نے کہا بیان کر جو کچھ تجھکو معلوم ہی حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اگر بندہ فاعل اپنی فعل کا نہو تو لازم آتا ہی کہ افعال اختیاری جو ہم سے واقع ہوتے ہیں بحسب ارادہ اور خواہش کے مثل چلنے اور پھرنے اور بیٹھنے اور اُٹھنے اور کھانے اور پینے اور دینے اور لینے کے اور حرکت ہاتھ اور پاؤں کی مانند فعلوں اضطراری کے ہوں جسطرح سی کہ نبض وغیرہ ہی اور کچھ فرق نہو اور حالانکہ ای ابراہیم یہ امر بدیہی ہی کہ فرق ظاہر ہی حرکات اختیاری اور اضطراری میں اور جو عقلمند ہی وہ جانتا ہی کہ ہم قادر ہیں حرکات اختیاری پر اور قادر نہیں ہیں اُڑنے پر اور آسمان کے جانے پر جیسے کہ شیخ بہلول علیہ الرحمہ نے ابوحنیفہ کو مسئلہ قضا و قدر میں بحث کر کے قائل کیا اور الزام صریح دیا اور کہا بہلول نے کہ ای ابوحنیفہ تو دلیل سے ثابت کرتا ہوں کہ تجھ سی گدھا بمراتب عقلمند زیادہ ہی سو جہ سی کہ تو بندہ کو مسلوب الاختیار جانتا ہی یعنی بندہ محض بے اختیار ہی اور اُسکو کچھ اختیار نہیں ہی کیونکہ اگر کوئی آدمی گدھی کو کنارے پر کسی چھوٹی سی نہر کے لیجاوی اور اُسکو ماری کہ اُس نہر سی نکل جاوے البتہ وہ گدھا اُس سے گذر جاویگا اور اگر اُسکو کنارہ پر بڑی نہر کے لیجاوی کہ وہ قادر نہو اُسکی پار اُترنے پر تو اُسکو جان بھی مار ڈالے لیکن وہ اُس نہر سی نہیں نکلیگا پس جائی تعجب ہے کہ خر یعنی گدھا تک تو فرق جانتا ہی اُس چیز میں کہ جسپر قدرت رکھتا ہی اور اُس چیز میں کہ جسمیں قادر نہیں ہی یا نہی اور ای ابوحنیفہ تو فرق نہیں جانتا کہ کس چیز پر قادر ہی اور کس چیز پر قادر نہیں ہی جو حسنیہ نے یہ بیان کیا ہارون اور یحییٰ اور جملہ ارکان دولت یکبارگی خندہ زن ہوئی اور ابراہیم نے خجالت سے سر جھکا لیا پھر حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اگر بندہ فاعل فعل اپنے کا نہو اور فعل اللہ تعالیٰ کا ہو تو صحیح اور درست نہووی کیونکہ یہ کہتا ہی کہ خدا ئیتعالیٰ غفور اور رحیم ہی اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی ہوتا ہے کہ بندہ غفور اور رحیم کا گناہ کرے اور بہ سبب گناہ کے مستحق عذاب کا ہو جاوے پس اُسکو عذاب کرے اور بخشدے اور معاف کردے اور جبکہ گناہ فعل بندہ کا نہیں ہے بلکہ فعل خدا کا ہے تو کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ خدا کو کہا جاوے کہ بخشنے والا اور عفو کرنیوالا اور رحیم ہے اے ابراہیم حقیقت ایمان کی یہ ہے کہ تکلیف کو دار فنا میں دلیل سے حاصل کرے خاص اپنے فعل سے تا حاصل کرنے اُسکے سے دنیا میں مستحق مدح کا ہو اور آخرت میں مستحق ثواب کا پس اگر خدا چاہے کہ بندہ میں اختیار پیدا کرے تو کر سکتا ہے لیکن خدا چاہتا ہے کہ بندہ خاص اپنے کسب اور فعل کا مختار ہو کر اپنی طرف سے مومن اور مطیع ہو کر تارک کفر اور معاصی کا ہو اور اگر بندہ باوجود حصول قدرت اور تمکین کے ایمان اختیار نہ کرے تو خدا کا اسمیں کچھ نقصان نہو گا اور اے ابراہیم اگر دلائل عقلی زیادہ تر تو چاہتا ہے تو اسقدر بیان کروں کہ سامعین کو ملال پیدا ہو اور ناگوار خاطر ہو ولیکن دلائل نقلی سے چند حدیث کہ جنکو فریقین نے نقل کیا ہے اور تمہاری طریقہ میں بھی واقع ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْا بِھِمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَزْعَمُوْنَ اَنَّھَا مِنَ اللّٰہِ کَتَبَھَا عَلَیْھِمْ یعنی قدریہ مجوس اس اُمت کے ہیں اگر بیمار ہوں واسطے عیادت انکی کے نہ جاؤ اور اگر مریں تو نماز انکی جنازہ پر نہ پڑھو اور اگر ملاقات کرو تو سلام اُنپر نہ کرو ایک جماعت اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قدریہ کیا گروہ ہے اور یہ کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ ایک گروہ ہے اہل عصیان سے اور زعم اُنکا وہ ہے کہ عمل جانب خدائے تعالیٰ سے ہے اور خدائے تعالیٰ نے اُسکو ازل سے ایسا لکھدیا ہے کہ یہ معصیت اور گناہ کریں گے اور اسیطرح سے خدا نے مقدم کر دیا ہے اُنپر اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اسناد اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے کہ لَمْ یَلْقَ الْعَبْدُ رَبَّہٗ بِاَعْظَمَ مِنَ الْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلُ مَعْصِیَۃً

jabirabbas@yahoo.com

ثُمَّ یَرْعَمُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی بدرستیکہ ملاقات کریگا بندہ پروردگار اپنے کو ساتھ ایسے گناہ کے کہ بزرگتر ہو شرک خدا سے اور اُس سے کہ کسی گناہ کو عمل میں لاوے پس گمان کرے کہ فعل معاصی طرف خدا تعالیٰ سے ہے اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَكَذِّبُوْهُمْ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَذِّبُوْهُمْ اور اسیطرح سے وہ احادیث کہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہیں بہت ہیں اے ابراہیم بسبب چند آیات ماوّل کے کہ قرآن مجید میں ہیں یہہ تمام کفر اور زندقہ تم نے بنالیا ہے اور کتنے ہی آیات قرآنی کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں صریح فرمائی ہیں اور سند افعال شر کی بندوں پر کی گئی ہے اُس سے تم غافل ہوا زانجملہ خدا تعالیٰ سرزنش کرتا ہے اُن آدمیوں کو کہ کہا اُنہوں نے کہ اگر خدا چاہتا کہ ہم مشرک نہوں تو ہم مشرک نہوتے اور شرک ہمارا موجب خواہش خدا کی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ[1] سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا وَلَا اٰبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ یعنی قریب ہے کہ کہیں گے وہ لوگ کہ مشرک ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ لاتے اور نہ باپ ہمارے اور کوئی چیز بدوں کہنے اُسکے ہم حرام نہ کرتے اے ابراہیم اگرچہ یہ آیت سرزنش کفار میں ہے مگر فی الحقیقت تمہاری سرزنش میں ہے اور تم کفار میں شامل ہوا اس اعتقاد میں اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ[2] مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ[3] اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ اور دوسری جگہ پھر فرماتا ہے کہ[4] وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا اور ایسے ہی فرماتا ہے کہ[5] وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور دوسرے مقام میں فرماتا ہے کہ[6] وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ[7] فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پھر فرماتا ہے کہ[8] اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور دوسری جگہ واقع ہے کہ[9] مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پھر فرماتا ہے کہ[10] لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ[11] كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ[12] وَمَنْ عَمِلَ

[1] پارہ ۸ سورۂ انعام ۱۲ [2] پارہ ۵ سورۂ النساء ۱۲ [3] پارہ ۲۴ بعد ربع رکوع ۲ سورۂ مومن [4] پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۵ بعد نصف [5] پارہ ۱۴ سورۂ النحل بعد نصف رکوع ۱۲ [6] پارہ ۲۷ بعد ربع سورۂ النجم ۱۲ [7] پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع دو بعد ربع آیت ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا اور دوسری جگہہ واقع ہی کہ اِنَّ اللہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ
ذَرَّۃٍ اور دوسری جگہہ فرمایا کہ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ اور دوسرے پھر فرماتا
ہے کہ وَمَا اللہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ اور اسیطرح تصریح فرمائی کہ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ
اور اس سے زیادہ تر تصریح فرمائی کہ مَا اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللہِ وَمَا
اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ یعنی جو کچھ پہنچتا ہے تمکو حسنہ سی پس اسکو جانب خدا
سے جانو اور جو کچھ پہنچتا ہے تمکو گناہ سے پس جانب نفس تمہارے سے ہی اور اُسکو خدا سے نسبت
نہ دو اور امثال اسکی قرآن مجید میں بہت ہی حق تعالی نے حوالہ اور سند گناہ کفر کی طرف
بندوں کے فرمائی ہی اور شیطان نے کہا کہ لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ اگر فاعل فعل خدا ہوتا
تو جائز نہ تھا کہ اپنے فعل کی عوض میں ابلیس پر لعنت کرتا اور یہہ کہتا کہ وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ
اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اے ابراہیم اگر آدم علیہ السلام تھے تو اُنہوں نے کہا کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور اگر موسی علیہ السلام تھے تو اُنہوں نے کہا کہ رَبِّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اور اگر یونس علیہ السلام تھے تو اُنہوں نے کہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اے ابراہیم جملہ انبیا نے توبہ اور تنزیہ اور تقدیس حقتعالی کی کی
ہی اور اگر گناہ عاصی کا فعل اُسکا ہوتا تو توبہ کسواسطے کرنا چاہتے اُسوقت ابراہیم نے موقع
پاکر کہا کہ اے حسینہ بطلان مذہب اپنے کا خود اسوقت تو نے کیا کسواسطے کہ تیرا اعتقاد
ہے کہ سب انبیا معصوم ہیں اور جو اُنہوں سے جرم اور گناہ وقوع میں نہیں آیا تو پھر
کیوں توبہ اور استغفار اُنہوں نے کی تھی بربکی نے سنکر کہا کہ ای ابراہیم مقدمہ اوّل کو
تو خوب ثابت کیا اور تردید حجت اور دلیل اُس کی تو نے خوب کی کہ جواب تو شروع کرتا
ہے مقدمہ عصمت و عدم عصمت انبیا کو اکثر خلائق اس بات کو سنکر ہنسنے لگی حسینہ نے
کہا کہ ای ابراہیم یہ بحث تیری خلافِ ادب ہے اور اسوقت دخل دینا تیرا بیموقع ہے مگر
اس مسئلہ کا جواب بھی دیا جائیگا بعد تمام کرنے بحث مسئلہ قضا و قدر کے اے ابراہیم سابق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں جملہ مشرکین قریش جبری تھے اور جب اسلام ظاہر ہوا تو یہ طریقہ جبری جاتا رہا
اور گم ہو گیا اور بعد از وفات رسولِ خدا اور شہادت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور بعد مرنے
معاویہ اور یزید پلید کے باقی بنی اُمیہ تا زندگی اپنے طریقۂ جبریہ پر دین اسلام میں
بسر کرتے رہے اور اُس زمانہ میں اکثر اہل جبر تابع اور محکوم اُنہوں کے ہو گئے تھے اور
اب تک تم لوگ بھی پیرو اُنہیں کے ہو اور ایک روز عمر بن خطاب نے خطبہ میں پڑھا کہ
لَا هَادِيَ لِمَا اَضْلَلْتُ وَلَا مُضِلَّ لِمَا هَدَيْتُ اُسوقت ایک گبر یعنی آتش پرست حاضر تھا
اُس نے فریاد کی اور کہا کہ اَللّٰهُ عَادِلٌ اَنْ يُضِلَّ اَحَدًا عمر نے کہا کہ لَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ
اور تم مخالفت قرآن اور حدیث کی کرکے متابعت کلام عمر بن خطاب کی کرتے ہو اے ابراہیم
قسم بخدا کہ رسولِ خدا اور اہلبیت اطہار اور اصحاب کبار اُنکے یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے جس وقت
کلام حُسینیہ کا اِس مقام پر پہنچا تو ایک شور واہ واہ کا سب خلائق سے پیدا ہوا اور
سب تحسین حُسینیہ کی کرتے تھے ابراہیم شرمندہ ہو گیا اور بولا کہ اے حُسینیہ یہ سب کچھ
جو تو نے بیان کیا آیات قرآنی وغیرہ سے میں نے قبول کیا اور مانا لیکن اکثر تابعین کا
یہ اعتقاد ہے کہ بندہ مسلوب الاختیار ہے یعنی بندہ بے اختیار ہے اور اِس صورت میں شرک
اُسکو لازم آتا ہے اور تجویز نہیں کیا گیا ہے کہ بندہ پر شرک لازم آوے حُسینیہ نے کہا کہ اے ابراہیم کیونکر
شرک لازم آوے حالانکہ اللہ تعالیٰ قادر ہے قہر کرنے اور آگاہ کرنے پر بندہ کے مثلاً اگر کوئی
بادشاہ کسی شخص کو بعض شہروں کا حاکم کرے اور وہ حاکم ظلم کرے اور غارت کرے مسلمانوں کو
اور بادشاہ قادر ہو اِس بات پر کہ جو کچھ اُس حاکم نے از روئے زبردستی کے اپنے توابع اور
رعیت سے حاصل کیا ہے اُسکو چھین لے اور اُسے قتل کرے پس کیونکر لازم آسکتی ہے بادشاہ
شرکت اُسکی کب کہہ سکتے ہیں کہ وہ شریک بادشاہ کا ہے اے ابراہیم احکام الٰہی اور احادیث
حضرت رسالت پناہی اور تمام دلائل عقلیہ کو تو معطل اور ضائع کرتا ہے اور نادیدہ اور
ناشنیدہ جانتا ہے اور تو کہتا ہے کہ بعض تابعین کا یہ اعتقاد تھا اور اے ابراہیم جو اعتراض کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدمۂ عصمت انبیاؑ میں کیا اسکا جواب تو مجھ سے اب سن کہ عتقاد میرا عصمت انبیاؑ
اور انکے اوصیاء کے باب میں یہ ہے کہ سب معصوم اور پاک ہیں جمیع خطا اور معاصی سے اور
واجب ہے کہ تمام انبیاؑ اور اوصیاء نبیوں کے ابتدائے طفولیت سے انتہائے زمانہ نبوت اور
وصایت تک معصوم ہوں خطا اور گناہ اور فراموشی سے کسواسطے کہ یہ امین ہیں اسرار خدا کے
اور کب جائز ہے کہ نبی اور وصی تابع اور زیر حکومت شیطان کے ہو اور شیطان کو کچھ
دخل و نصیب نہیں ہے انبیاء اور اوصیاء میں اور اگر ہو تو پس فائدہ تبعیت کا کہ
متابعت اور فرمانبردار ہونا رعیت کا مختل اور خراب ہوجاوے اور لازم ہے کہ نبی اور وصی
تمام امت سے جملہ تدبیرات اور کمالات میں عالم تر اور کامل تر ہوں اور گناہان ظاہری
اور باطنی سے منزہ اور مبرہ ہوں اور ماں باپ انبیاء اور اوصیاء میں کسیطرح کا عیب اور
نقص نہو کہ وہ سبب قدح اور بدنامی فرزند کا ہو اور ہمارا بنا طریق نبوت اور ولایت کا
نسبت اہل امت کے مختلف ہے بعضے کو کمال مناسبت اور صفائی پیدائش سے حاجت
معجزہ کی نہیں ہوتی و لیکن جمہور یعنی اکثر آدمی حاجت معجزہ کی رکھتے ہیں یعنی جب کہ وہ
معجزہ دیکھیں تو متابعت نبی یا وصی کی کریں اور معنی معجزہ کے یہ ہیں کہ وہ ایک امر ہے
باہر قدرت اور قوت جمیع مخلوقات سے اور وہ قرینہ ہے ثبوت میں دعوی نبوت
کی اور اسی طرح پیدا ہونا انسان کا علم خدا میں ساتھ مبداء اور معاد کے ہے اسیطرح
سے مقتضا دلائل عقلیہ و نقلیہ کا ہے اور علم پر حاصل نہیں ہوتا مگر یہ نقل اور اکثر
نقلیں احتمال تاویل کا رکھتی ہیں اور فائدہ یقین کا نہیں بخشتی ہیں پس لطف خدا نے
خواہش کی کہ ایک شخص معصوم ہو کہ اسکے اقوال اور افعال پر اعتماد ہو نا مقصود خدا کا
قول شارع سے اور مقصود شارع کا مشہور کرنے وصی اور نائب اس کے سے ظاہر ہووے
اور اسی طرح جو غیر معصوم ہوگا اس سے گناہ وقوع میں آویں گے اور جس حالت میں
کہ نبی یا وصی مرتکب گناہ کا ہوا تو جملہ گناہوں میں سے ایک گناہ جھوٹ ہے پس احتمال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوسکتا ہے کہ جو کچھ نبی اور وصی کہے جھوٹ ہو اس صورت میں اُمّت کو بھروسہ اور اعتماد قولِ نبی اور امام پر نہو گا اور اسیطرح ثابت ہوتی ہے عصمت امام کی نقل سے یا بطریقِ اعجاز کے اور لازم ہے کہ ماں باپ امام کے پاک اور صاف ہوں و نایت اور رذالت سے یعنی پیشہ اُنکا رذیل نہو مثل پیشہ موتراشی اور حمامی اور سرگین کشی اور چاہئے کہ نبی اور امام میں صفاتِ ذمیمہ نہوں مثل خاکروبی اور حسد اور خبثِ طبع اور جہالت اور بخیلی اور بزدلی اور جنون اور بغض کے اور ناقص الاعضا نہوں اور برص و جذام میں مبتلا نہوں اور گنگ اور احمق اور کور اور کر بھی نہوں بلکہ جمیع عیوب اور نقصانات سے پاک اور مبرّا ہوں اور کذّاب اور عاشق پیشہ بھی نہوں اور جاننا چاہئے کہ کذب قبیح اور بُرا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے ابراہیم جان تو کہ واجب ہے کہ نبی اور امام افضل اور عالم اور زاہد اور پرہیزگار اور متقی اور سخی اور شجاع اور مقدم ترین اہلِ زمانہ کا ہو از روی عقل اور سماعت کے اس لئے کہ مقدم ہونا مفضول کا فاضل پر قبیح ہے عقلاً اور سمعاً کسواسطے کہ مفضول محتاج دوسرے امام کا ہوتا ہے اور تسلسل لازم آتا ہے اور امام چاہئے کہ جمیع خلق سے بے پروا ہووے اور علم میں منصوص علیہ ہووے یعنی من عند اللہ و عند الرسول متعین ہوا ہو اور جاننا چاہئے کہ جس امام کو کہ رعیت اور اُمّت نصب کرے اور پھر اُسکو معزول کرے پس جو امام کہ ایسا ہو جسکو اُمّت نصب کرے اور عزل کرے کہ وہ لائق اور قابل امامت کی نہیں ہے لہٰذا امام کو لازم ہے کہ منصوص من اللہ ہو تا خلائق تابعداری اور اطاعت اُسکی بے کراہت نہ کرے اور معصوم ہونا امام کا واجب ہے کسواسطے کہ جو امام غیر معصوم ہو تو ممکن ہے کہ وہ ظالم ہو اور حضرت پروردگار فرماتا ہے کہ ۲ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ جسوقت کلام تحفہ حسینیہ کا اس مقام تک پہنچا تو لرزہ بدنِ ہارون رشید میں پڑ گیا کسواسطے کہ وہ دعوی خلافت بغیر حق کے کرتا تھا اور ان صفات حسنہ سے اُسمیں ایک بھی صفت نہ تھی یحییٰ برمکی وزیر ہارون نے اس گفتگو کو سُنکر ابراہیم سے کہا کہ ای ابراہیم

۱ پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۵ آیت ۱۲۱ – مدرسہ ۱۲ ۲ پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۱۵ آیت ۱۲۴ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

گویا اِس وقت تو مردہ ہی کرسی زرین سی اُتر بیٹھ اور مذہب حُسنیہ کا اختیار کر کیونکہ تو قابل جوابِ حُسنیہ کے ہنیں ہی جب ابراہیم نے یہ کلام وزیر کا سُنا اور دیکھا کہ مجھ پر چاروں طرف سے تیرِ ملامت برستے ہیں کہنے لگا کہ ای حُسنیہ کیا کہتی ہی تو اس آیت میں کہ صریحاً خدا تعالیٰ قرآن مجید میں امر کرتا ہی حضرت آدمؑ اور حوا کو چنانچہ فرماتا ہی کہ یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْہَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اے حُسنیہ بلاشک اُنہوں نے اُس سی کھایا اور ستمگاروں سے ہوئی حُسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم جاننا چاہیے کہ منع کرنا خدا تعالیٰ کا آدمؑ کو نہی تحریمی تھی بلکہ نہی تنزیہی تھی کیونکہ نہی تحریمی وہ ہی کہ جسکے مرتکب ہونیسے مستحق ملامت اور عذابِ آخرت کا ہووی اور نہی تنزیہی وہ ہی کہ اُس کے ارتکاب سی وہ فائدہ اور مصلحت کہ جو اُس میں ہی اپنے سی فوت کرے لیکن بسبب اُس کے مستحق ملامتِ دنیا اور عذابِ آخرت کا ہرگز نہوگا پس اگر آدم علیہ السلام کھانا اُس درخت کا ترک کرتے تو مستحق زیادتی ثواب اور الطاف کے ہوتے اور جو کھانا ترک نکیا تو مستحق عذاب کے بھی نہوئی ابراہیم نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو ظالموں میں سی نہوتے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ حُسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم معنی ظلم کے رکھنا ایک چیز کا ہی غیر جگہ اُسکی پس کرنا ایک چیز کا جگہ نکرنیکے اور نہ کرنا ایک چیز کا جگہ کرنیکے رکھنا شے کا غیر محل اپنے میں ہووی پس وہ سُنت کہ جسکو ترک کریں کہنا ایک چیز کا غیر جگہ اُسکی میں ہوا یا مرتکب ہونا کسی کراہت کا اور اُس سی اجتناب کرنا بھی یہی حکم رکھتا ہی پس ظلم ہوا جیسا کہ مضمون باغ کے بارہ میں کہا ہی وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْہُ شَیْئًا یعنی اُس میوہ سے کہ جو ہر سال آتا تھا اُسمیں سی کچھ کم نہو پس معنی مِنَ الظّالمین کے یہ ہوئی کہ جیسے کسی آدمی نے اپنے حظِ نفس کیواسطے ثواب سی کمی کی ابراہیم نے کہا کہ ای حُسنیہ آدمؑ و حوا نے یہ کیوں کہا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ کیا کہتی ہی تو کہ اُنہوں نے ترک ایک سنت کا کیا وہ گناہ نتھا حُسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اُنہونے اقرار کیا

۱ پارہ اول سورۂ بقرہ رکوع ۴ آیت ۳۵ ۲ پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۲ آیت ۲۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

ظلم کا اپنے نفس پر اور بخشش چاہی اور طلب مغفرت کی اُنہوں نے خدا سے اور وہ دلیل نہیں ہو سکتا اوپر گناہ کے کسواسطے کہ ظلم کے معنی نقصان کے اور نقصان منفعت کا انکو ہوا اور طلب کرنا رحمت اور مغفرت کا ایک عبادت ہے کہ بسبب اُسکے مستحق ثواب خدائیتعالیٰ کے ہوں اور یہ دلیل نہیں ہو سکتی اسپر کہ اُنہوں نے گناہ کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً یعنی میں ہر دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں اسمیں حضرت رسول خدا کا کچھ گناہ نہیں ہو سکتا اور دوسری بات یہ ہے کہ طاعت انبیا اور اوصیا کی یہی ہے کہ طاعت اور عبادت اپنی کو کم جانتے ہیں اور ترک ادب اور سنت کو بڑا گناہ اور جرم گنتے ہیں اگرچہ اُنہوں سے کوئی گناہ واقع نہوا ہو لیکن بسبب تذلل اور مسکینیت کے اپنے کو مجرم کہتے ہیں پس اقرار کرنا اوپر ظلم اور گناہ کے اور استغفار کرنا انکا دلیل گنہگاری اُنہوں کی نہیں ہو سکتی ابراہیم نے کہا کہ اے حسنیہ جب یہ بات ہے تو آدمؑ کو گنہگار اور ظالم نہ کہنا چاہیے اور خدائیتعالیٰ فرماتا ہے کہ فَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم آیات قرآنی بقول رسول خدا اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے ماؤل ہیں اور معنی آیات ظاہری پر حکم کرنا نہ چاہیے اور جاننا چاہیے کہ معنی عصیان کے مخالفت ہے جسطرح مخالفت واجبات میں ہوتی ہے اوسی مندوبات اور ادب میں بھی ہوتی ہے پس مخالفت مندوبات اور ادب کے مستحق ملامت اور عذاب کے نہوگی اور غوایت کے معنی آیتمیں گمراہی کے نہیں ہوتے ہیں بلکہ معنی حیف اور بے بہرہ رہنے کے ہیں یہ مخالفت اُس کی ہوئی کہ جسکا ہمنے واسطے ترک کے حکم دیا تھا یعنی جو کچھ اُسکو ثواب دیا تھا اُس سے بے بہرہ رہا اور اُسکو ضائع کیا اور لفظ غوایت اشعار عرب میں بہت آیا ہے ابراہیم نے کہا کہ اے حسنیہ جو آدمؑ اور حوّا نے معصیت نہ کی تھی تو کیوں انکو برہنہ کرکے بہشت سے نکالا اور زمین پر ڈالدیا حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم آدمؑ کو واسطے خلافت اور بادشاہت زمین کے پیدا کیا تھا جیسا کہ فرماتا ہے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور اگر آدمؑ اُس درخت سے بھی نہ کھاتے تو بھی اُسکو بہشت سے باہر کرتا اور زمین پر بھیجتا واسطے خلافت کے پس باہر نکالنا اُسکا بہشت سے

پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۱۵ آیت ۱۲۱ ـ پارہ اوّل سورہ بقرہ رکوع ۴ آیت ۳۰

اور برہنہ کرنا اُنکا لسبب عقوبت او رگناہ کے نہیں ہی کسواسطے کہ عقاب ایک طرح کا
رنج ہوتا ہی کہ دوسرے کو پہنچاتے ہیں براہ استخفاف اور اہانت کے اور باہر کرنا آدمؑ کا
بہشت سی لسبب مصلحت کی تھا جیسا کہ فقیری اور بیماری ہو افق کسی مصلحت کی دیتا ہے
نہ بسبیل عذاب کے ابراہیم نے کہا کہ اے حسنیہ کیا کہتی ہی تو مقدمہ نوحؑ میں کہ انہوں نے
دعا کی واسطے ہلاک ہونے اپنی اُمت کے خدائیتعالیٰ نے قوم نوحؑ کو ہلاک کیا طوفان
بھیجکر اور قوم اُنکی غرق ہو کر ہلاک ہوتی تو حضرت نوحؑ پیغمبر نادم اور پشیمان ہوتے
دعا کرنے سے اور پانسو برس تک لسبب کرنے اُس دعا کے روتی او رجب بہت روتی تو اُنکا
نام نوحؑ رکھا گیا او رسابق میں اُنکا نام عبدالعلی تھا حسنیہ نے جو یہ حکایت سُنی تو ہنسی اور کہا
کہ اے ابراہیم یہ حکایت خلاف قرآن مجید کی ہے کہ خدائیتعالیٰ فرماتا ہی کہ ثُمَّ [illegible] فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ
سَنَةٍ إِلَّا اور قوم نوح کی بعد اس ہی کہ پانسو سال غرق ہوئی گذری تھی نام اُنکا نوح تھا
تیرا جھوٹ پہلا تو ثابت ہوا لیکن جو کہ تو نے کہا کہ نوحؑ پشیمان ہوتی دعا کرنے سے یہ دو حال
سے خالی نہیں ہی اوّل یہ کہ قوم نوحؑ کی مسلمان تھی اور نوحؑ نے دعا کی کہ غرق ہووی یہ خود
کفر عظیم ہی کہ شیخ المسلمین دعا کری کہ تا عالم دنیا طوفان میں مبتلا ہو جاوی اور کتنے ہی ہزار مسلمان
ہلاک ہو جائیں اور اگر قوم کافر تھی تو لازم نہیں آتا کہ نوح ندامت اٹھاویں ہلاکت پر
دشمنانِ خدا و رسول کی اور خدائیتعالیٰ خود فرماتا ہی کہ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ
إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم حقیت مذہب کی خرخرفات سے
ثابت نہیں ہوتی ہی اور میں نے اس قسم کی مہملات تیرے سواتے اور دوسرے بھی بہت
سنی ہیں کہ بنی اُمیہ او راتباع انہوں کے اور وہ لوگ کہ جو براہ ظلم وجور الٹے پہلے متصدی
امرِ خلافت اور امامت کے ہوتی تھے باوجودیکہ کسی طرح کا استحقاق اُنکو اس منصب کا نہ تھا
اور اکثر اوقات ظلم اور فسق اُنسی ظہور میں آیا ہی اور مسائل دینی میں بالکل جاہل مطلق تھی
او راحکام قرآنی سی عاجز اور غافل تھی بلکہ بعض اوقات حالتِ جنابت میں امامت

ؐ پارہ ۱۲- سورۂ ہود رکوع ۳- آیت ۳۵ ۱۲ ؑ پارہ سوم سورۂ عمران رکوع ۴- آیت ۳۰ ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلائق کی کرتے تھے اور نماز کو توڑ کر کہتے تھے کہ ہم جنب ہیں اور بعض وقت حالت نشہ
میں نماز صبح کی امامت کرتے تھے مثل ایسے افعال کے بہت قباحتیں اور برائیاں اُن
لوگوں سے وقوع میں آئی ہیں اگر انکا شمار کروں تو موجب ملال حاضرین جلسہ کا ہوا
ہے اور بعض اہلبیت رسالت اور اصحاب کبار علیہم السلام ہمیشہ انکو نصیحت اور ملامت کرتے
رہے ہیں اور اس کے سوا اکثر خلائق بھی انکو سرزنش کرتی تھی پس ان لوگوں نے واسطے
دفع ملامت اپنی اور اتباع اپنی کے اس کفر اور زندقہ کو خدا اور رسول سے نسبت دی اور
جملہ انبیا کہ معصوم اور پاک ہیں ہر ایک کو متہم بہ گناہ اور خطا کیا اور ظاہر قرآن پر عمل
کرنے کے واسطے صحت تاویل فاسد کے حدیثیں بنائیں اور تمام آیات کو موافق احادیث
موضوعہ کے تاویل کیا اور چونکہ اکثر آدمی اس زمانہ میں مہارت دفع شبہہ کی نہ رکھتے تھے
اور علم کو نہ پڑھتے تھے اور تقلید اور پیروی پر قناعت کرتے تھے اور قوت پہچاننے اہلبیت
اور ہوا کی اور طاقت دریافت عقل اور رضائے خدا کی انکو نہ تھی اور بعضے بسبب
حصول جاہ بے مدار اور حکومت اور اعتبار پنج روزۂ دنیا کے ثواب ابدی اور عذاب
سرمدی خدائے تعالیٰ سے نہ ڈرے اور سَو برس بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یا دو سَو برس بعد حضرت کے مذہب پیدا کئے اور مقلدوں نے اُن مذہبوں کو ترقی
دی اور مذہب حق کی طرف متوجہ نہوئے اور اس قول پر قناعت کی کہ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا
عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ [۱] دیکھو حق تعالیٰ جواب میں انکے اور تمہارے
فرماتا ہے کہ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ اور بعضوں نے موافق سکھلانے اپنے معلم کے
قناعت کی اور از راہ بے انصافی راہ حق کے جویا نہوئے کہ دوسرے معلم کا کیا مذہب
ہے اور وہ کیا کہتا ہے اور حق اور باطل کو تحقیق کرکے ہر ایک شخص دعوی اَنَا مَعَ الۡحَقِّ کا
کرتا رہا اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ [۲] اور رای ابراہیم ان سب
مذہبوں میں سے ایک مذہب کا حق پر ہونا چاہتے اور دلیل اسپر یہ اشارہ ہے جناب سالتمآب

۱ پارہ ۲۵ ۔ سورۃ الزخرف آیت ۲۲ ، رکوع ۳ ۔ ۲ پارہ ۱۸ ۔ سورۃ المومنون آیت ۵۳

jabir.abbas@yahoo.com

صاحب شریعت خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے کہ ستفترق
اُمّتی علی ثلٰثۃ وسبعین فرقۃ واحدۃ منھا ناجیۃ والباقون فی النار یعنی پیغمبر
صلعم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ متفرق ہو اُمت میری تہتر فرقوں پر ایک فرقہ اُنمیں
ناجی ہوگا اور باقی سب فرقے جہنمی ہونگے اُسوقت ایک جماعت اصحاب نے عرض
کیا کہ یارسول اللہ فرقہ ناجیہ کونسا ہے آپنے فرمایا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ جس راہ پر میں
ہوں اور اہلبیت میری ہے وہ پیرو اُس راہ کا ہو اور اسی اثنا میں حضرت نے فرمایا
کہ مَثَلُ اَھلِ بیتی کَمَثَلِ سَفِینَۃِ نُوحٍ مَن رَکِبَ فِیھَا نَجیٰ وَمَن تَخَلَّفَ عَنھَا غَرِقَ اے
ابراہیم سب اُمتوں کا اتفاق ہے صحت پر ان دو حدیثوں کی اور تمام اہلبیت اور اصحاب
رسولخدا نہ معتزلہ تھے اور نہ حنفی اور نہ شافعی اور نہ حنبلی اور نہ مالکی بلا شک فرقہ واحدہ
سے مراد وہ گروہ ہے کہ جو پیرو رسول خدا اور آنکی اہلبیت کا ہے اور سبب یہ ہے کہ اصول اعتقادات
میں ان سب مذہبوں کے فرق ہے اور کوئی فرقہ بھی ان فرقوں میں سے تعین نہیں کرسکتا کہ
ہم ناجی ہیں مگر وہ گروہ یقین کرسکتا ہے کہ جو پیرو اہلبیت علیہم السلام کا ہے اے ابراہیم
مجھکو تمہارے جدال اور قتال سے کچھ دہشت اور خوف نہیں ہے اور نہ اس حیات چندروزہ
اپنی کا مجھے کچھ اندیشہ اور لالچ ہے اور میں ہمیشہ اپنی شہادت کی دعا کرتی ہوں اور
آج کے روز صریحاً بیان کرتی ہوں کہ تا خلیفۂ زماں پر ظاہر ہو جاوے کہ تم خود کہتے ہو اور
جو تم سے پہلے تمہارے سرخیل گزرے ہیں وہ کہتے تھے کہ تمام برائیاں بدکاروں کی اور
کفر اور فسق اور خیر اور شر حسب خواہش و ارادہ خدا یتعالیٰ کے ہے اور بندہ کا کچھ اختیار
نہیں ہے اور تم چاہتے ہو کہ اصلاح کریں برائیوں کو اہل ضلالت کی یعنی جنہوں نے
ظلم اہلبیت رسالت پر کیا ہے اور وہ ظلم یہ ہے کہ غصب کیا امامت اور خلافت کو اور
غصب کیا فدک کو اور ایذا اور آزار دیا حضرت سیدۃ النساء بضعۃ الرسول کو اور ستایا
اصحاب کبار کو اور زہر دیا جگر گوشہ رسول خدا امام حسن علیہ السلام کو اور قتل کیا امام

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسین علیہ السلام سید شباب اہل الجنہ کو اور قتل کیا اولاد و اصحاب اُس جناب کو اور چھین لینا خمس کا اولاد رسولخدا صلعم سے اور جنگ اور محاربہ کرنا ابن عم اور برادر اور وصی رسول خدا سے اور اخراج کرنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ سے اور ایذا دینا عبد اللہ بن مسعود کا اور جلانا اُس کے مصحف کا اور قتل کرنا عمار یاسرؓ اور چند صحابہ کبار کا اور ڈالنا سنگ کا منجنیق سے خانۂ کعبہ میں اور خراب کرنا خانۂ کعبہ کا اور قتل کرنا مسلمانوں کا مدینۂ رسولخدا میں او قتل کرنا کتنے ہی اولاد رسولخدا کا اور سوائے اسکے بہت بدعت اور فساد اور ظلم ان لوگوں سے وقوع میں آئے ہیں کہ زبان تعداد بیان اُس کی سے قاصر ہے اسی سبب سے اصحاب کبار اور محبان اہلبیت اطہار اور مخصوصان اور دوست اور تابعان رسول مختار کے صفت ایمان موصوف تھے ان لوگوں کو برا کہتے تھے اور لعن وطعن خفی اور جلی فرماتے تھے اور انکے افعال قبیحہ پر لعنت کرتے تھے اور حکم خدا اور رسول سے اور عذاب آخرت سے اُنکو ڈراتے تھے اور گروہ ظلمہ نے واسطے رفع ملامت صحابہ ضلالت کے اور چھپانے افعال اور کردار شیخین اور باقی خلفائے بنی اُمیہ کے اور بسبب خوف مطاعن اور تشنیع اہل عالم کے کہ سب لوگ ہمکو برا کہینگے ایسی بدعتیں اور عقیدے پیدا کئے اور کہا کہ بندہ فاعل اپنے فعل کا نہیں ہے اور سب فعل خدائیتعالی کی طرف سے ہوتے ہیں اور خدا نے ازل سے ایسا ہی چاہا جیسا کہ مقدر کر دیا اور اسی سبب سے سند گناہوں کی طرف انبیاء کے ہے اور معصوموں کو کذب اور فسق اور چیزوں ناشائستہ سے نسبت دیکر متہم کیا اور اے ابراہیم تم بھی پیروی اسی گروہ کی کرتے ہو اور گھبراتے ہو اور اگر کوئی کہتا ہے کہ نبوت اور امامت میں عصمت شرط ہے تو دلائل عقلی اور نقلی سے بموجب اس آیت کے کہ واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظلمین یعنی خدائیتعالی نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ میں نے تجھکو امام کیا آدمیوں کا ابراہیم نے دعا کی اور کہا کہ جو کوئی ذریت میری سے لائق امامت کے ہوں اُنکو

jabir.abbas@yahoo.com

امام کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِينَ یعنی عہد میرا کہ امامت ہے
واسطے ظالموں کے نہیں پہنچتا اس اللہ تعالیٰ نے ظلم کو امام سے منع کیا اور ظلم دو قسم پر ہے ایک
ظلم کرنا اپنے نفس پر اور دیگر ظلم کرنا غیر نفس اپنے پر اور جو کہ ان دو نوع کے ظلموں سے
دور ہے وہ معصوم ہے پس عصمت شرط ہے امامت میں بمقتضا اس آیت کہ اِنَّ الشِّرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ مشرک توبہ کرنیوالا لائق منصب اور مرتبہ امامت کے نہیں ہو سکتا اور جو
کوئی اس عقیدہ پر ہو اسکو تم رافضی کہتے ہو اور قتل کرنا اسکا تم واجب جانتے ہو اور تم
پیروی کرتے ہو سنت معاویہ کی اور اپنے کو پیرو سنت پیغمبر کا جانتے ہو اور نام اپنا سنی
مشہور کرتے ہو اور شیعوں کو فاسقوں اور فاجروں میں داخل کرتے ہو اور جو کوئی اس
عقیدہ پر نہ ہو اسکو کافر جانتے ہو جو حسینیہ کے دل میں اسوقت ایک جوش محبت اہلبیت کا
بھرا ہوا تھا اور سمند فصاحت اور بلاغت پر جلوہ افروز تھی مذمت مخالفان دین اور
ثبوت عصمت و طہارت اہلبیت ختم المرسلین کا بدلیل قائم کرتی تھی اسوقت ہارون
اور تابعدار اس کے قبائح اعمال بد اپنی سے شرمندہ ہو کر سر نیچا کئے ہوئے تھے اور بدن
ان کے مثل بید لرزاں تھا اور کسی عالم کو قوت گویائی کی اور جواب و سوال کی نہ تھی
بعد ایک مدت کے انہوں نے کہا کہ اے حسینیہ اسوقت تو نے خوب زور طلاقت اور
فصاحت کا دکھلایا اور خوب خوب طعن اور تشنیع اور قدح اور تکفیر صحابہ و تابعین
کی تو نے کی اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ محبت اور مودت اہلبیت رسول کی سب آدمیوں پر
لازم اور واجب ہے اور اس معاملہ میں کسیکو تجھ سے نزاع اور دعوی نہیں ہے ولیکن محبت
اور دوستی اصحاب کبار اور خلفاء عالی مقدار کی کہ جانشین سید مختار کے تھے سب پر واجب ہے
اور خلافت انکی اجماع امت سے ثابت ہے خصوصاً ابی بکر اور عمر کی کہ ہم خواب اور ہم پہلوئے
رسول خدا کے ہیں اور یہ مرتبہ کسی اہلبیت اور اصحاب کو حاصل نہیں ہوا ہے جو مرتبہ انکو ملا ہے اور
یہ دونوں حرم رسول خدا میں مدفون ہیں حسینیہ نے کہا کہ اے ابراہیم خدا تیری زبان کو قطع

jabir.abbas@yahoo.com

کرہی کہ تو دلیل فضلیت ان دونوں کی بیان کرتا ہی کہ اُسسے کفر اور زندقہ اور ظلم اور فساد اور جہل
اور عداوت آپ اُنہوں کی ثابت کرتا ہی اے اجہل الناس انکو حرم رسول خدا میں کیا نسبت تھی
اور کس وجہ سی حرم شریف میں انکو دفن کیا حالانکہ خدا یتعالیٰ نے منع کیا انکو اور غیر انکو داخل
حرم پیغمبر ہونے مگر بہ اذن اور اجازت پیغمبر خدا کے اور یہ نص صریح ہی کہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ یعنی اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم نہ داخل ہو
تم گھروں میں رسول خدا کے مگر اُسوقت کہ اذن اور اجازت حاصل ہو تمکو واسطے داخل ہونے
کے اے ابراہیم جسوقت خداوند عالم نے منع کیا داخل ہونیکو اُس حرم شریف سی پس بیان کر
اے ابراہیم اُنکو کسنے اجازت دی کہ اُس جگہہ میں مدفون ہوں اور اگر بطریقہ اخبار میں تمہاری
یہاں لکھا ہو تو مجھکو دکھلاؤ کہ انکو بموجب وصیت اور حکم رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اُس حرم شریف میں دفن کیا اور اگر تو یہ کہتا ہی کہ وارثان رسول خدا نے کہ اہلبیت رسالت
ہیں اجازت دی تھی اور جانب اہلبیت سی ماذون اور مرخص تھے تو یہ بات سراسر جھوٹ
اور باطل ہی کسواسطے کہ تمام حاضرین جلسۂ عالیہ پر یہ ثابت ہی کہ جب عائشہ اور عمر خطاب نے
چاہا کہ ابی بکر کو حرم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دفن کریں تو اہلبیت اور تمام بنی
ہاشم نے تلواریں میان سی نکالیں اور حرم رسول کے گرداگرد کھڑے ہوگئے اور قتال اور جدال
شروع کیا آخرکار عباسؓ خدمت جناب امیر المومنین علیہ السلام میں گئے اور یہ کہا کہ یا علی
اگر آج روز بنی ہاشم کو اس معاملہ سی منع نہ کروگے تو بڑی خونریزی ہوگی اور فتنہ پیدا
ہوجائیگا اُسوقت حضرتؑ خود دولتسرا سی باہر تشریف لائے اور بنی ہاشم سے بہ آواز
بلند کہا کہ واللہ میں ہرگز تمہارے شریک نہونگا اور شمشیر بلند نہ کرونگا اور اس گروہ سی
نزاع نکرونگا کیونکہ میں مامور ہوں جانب خدا و رسول سی کہ صبر اختیار کروں اور تحمل کروں
ایذا رسانی اور ظلم اس گروہ کے سی یہانتک کہ حق اپنی جگہہ پر قرار پکڑے اور جس حالت میں
کہ میں تمہارے ہمراہ ہونگا تو تم بلاشک مارے جاؤگے کیونکہ تم تھوڑے ہو اور وہ بہت ہیں

پ ۲۲ ع ۴ سورۂ احزاب ...

Presented by: Rana Jabir Abbas

صبر کرو جانے دو کچھ نہ کہو تا یہ گروہ اُس ظالم کو اِس حرم شریف میں دفن کرے حالانکہ ملائکہ نقال اُسکو اس مقام شریف میں نہ رہنے دیں گے بنی ہاشم یہ گفتگو حضرت کی سُنکر اس دعوے سے دست بردار ہوئے اور اپنے گھروں کو چلے گئے اے ابراہیم ایسے ظلموں کو کہ جو محض کفر اور مخالفت امر الٰہی کی ہیں اور غصب کرنا حرم رسالت پناہی کا ہے پس اے ابراہیم نو ماتم اور قبائح صریحہ کو تو باعث فخر و فضائل ابی بکر اور عمر کا جانتا ہے اور اے ابراہیم تجھکو معلوم ہے کہ دروازے ابی بکر اور عمر اور حمزہ اور دوسروں کے طرف مسجد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور ہر ایک اپنے اپنے دروازہ سے خدمت رسولخدا میں آتا جاتا تھا کہ حکم خدا ہوا کہ سب دروازے بند کئے گئے مگر ایک دروازہ علی بن ابیطالب کا کھلا رہا اور اس مقدمہ میں سب کا اتفاق ہے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور یہ سب پر ثابت ہے اے ابراہیم اگر تو فضیلت بیان کرتا ہے تو اسکو بیان کر کہ یہ فضیلت واسطے علی کے ثابت ہے یہ سُنکر ابراہیم شرمندہ ہو کر چُپ رہ گیا اور شافعی بولا کہ اے حُسنیہ جو کچھ ہمکو اخبار اور حدیث سے معلوم ہے وہ یہ ہے کہ عائشہ اور حفصہ نے اُس موضع کو یعنی مدفن ابی بکر و عمر کو اپنے مہر میں لیکر اپنے بابوں کو اُسمیں دفن کیا حُسنیہ ہنسی اور کہا کہ اے احمق شاید قرآن کو تو نے نہیں پڑھا اور نہ سُنا ہے کہ حضرت پروردگار فرماتا ہے کہ یَاۤ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ اور یہ آیت جملہ خصوصیات حضرت رسالت پناہی سے ہے اور وہ حضرت مامور تھے اسپر کہ قبل دخول کے مہر ادا کریں اور یہ نص صریح ہے کہ انکا کچھ بھی حق ذمہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تھا اور اگر کوئی حق ہوتا تو اخبار اور احادیث سے پایا جاتا اور اسکا ذکر ہوتا شافعی بھی منفعل ہو کر سر بگریبان ہو بیٹھا ابو یوسف قاضی بغداد شاگرد ابو حنیفہ نے سر اُٹھا کر کہا کہ اے حُسنیہ جو کچھ ہمکو معلوم ہے وہ یہ ہے کہ عائشہ و حفصہ نے اپنی میراث سے پایا تھا موافق اُس ثمن کے کہ جو ترکہ شوہر سے زوجہ کو ملتا ہے حُسنیہ نے کہا کہ اے گمراہ واسطے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا کی میراث نہ تھی کہ نور دیدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھیں اور کیا تجھکو معلوم نہیں ہی اور تو نے کتب میں نہیں دیکھا کہ جب جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نے دعوی فدک کا کیا اور ابوبکر سی کہا کہ ای ابوبکر فدک حق اور ملک میری ہی اُسوقت ابی بکر نے اُس معصومہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو یہ جواب دیا کہ یہہ فدک بطریق نان خورش تمہاری کو تھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھہ میراث نہ تھی کسواسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا خَلَّفْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنی ہم گروہ پیغمبروں کے ہیں ہم میراث نہیں کہتے اور جو کچھہ کہ ہم سے پیچھے بچے وہ صدقہ ہی اور اِس روایت کو کسی اصحاب رسول نے بیان نہیں کیا سوائی ابی بکر اور عائشہ اور حفصہ کے ای ابویوسف اِس باب میں گفتگو طولانی ہی عقلاً اور شرعاً کفر ابی بکر کا ثابت ہوتا ہی اب تو خیال کر کہ جب حضرت فاطمہؑ کو میراث نہ تھی تو واسطی عائشہ اور حفصہ کے میراث ہونی چاہئی ابویوسف بھی چُپ ہوا اُسوقت حُسنیہ نے کہا کہ ای ابویوسف تو اِس بات کو تو میں چھوڑتی ہوں لیکن مسلم رکھتی ہوں میں تیری اِس بات کو کہ عائشہ و حفصہ نے حرم رسول کو اپنی میراث میں لیکر اپنی باپوں کو وہاں دفن کیا اور اِس مسئلہ میں بھی موافق تیری مذہب کے عمل کرتی ہوں جاننا چاہئی کہ وقت رحلت رسول خدا صلعم کے حبالہ نکاح میں نو زوجہ تھیں اور ایک بیٹی کہ حضرت فاطمہ زہراؑ ہیں اور ایک چچا کہ عباسؓ تھو جب اُس گھر کو تقسیم کیا جاوی تو موافق مذہب تیری کے کہ خلاف مذہب رسول اور اہلبیت کے ہی نصف اور چہارم حصہ اُس دوسرے نصف کا تو جناب فاطمہؑ کو پہنچتا ہی اور باقی رہی دو ثمن اُن میں سی ایک ثمن عباسؓ کو پہنچتا ہی پس باقی رہا ایک ثمن وہ تو حصہ ازواج کا ہی جب تقسیم کیا جاوی اُس ایک ثمن کو نو ازواج پر تو واسطے دو عورتوں کے کہ عائشہ اور حفصہ ہیں شاید کہ ایک بالشت زمین انکی حصہ میں آوی یا اس سی بھی کم ابویوسف نے سر جھکا لیا اور چُپ ہو گیا اُسوقت ہارون ہنسا اور اپنی مصاحبوں سے بولا کہ ای یارو اس کنیز کے برابر میں کوئی محقق اور ہوشیار نہیں دیکھا حُسنیہ نے کہا کہ ای دشمنان بے شرم باوجودیکہ تم واقف ہو

jabir.abbas@yahoo.com

اُن قضیوں اور جھگڑوں سے جو واقع ہوئے ہیں اور اُن ظلموں سے کہ جو ابی بکر اور عمر سے صادر
ہوئے ہیں جناب سیدہ فاطمۂ زہرا بنت رسول خدا صلعم پر اور عائشہ نے حالتِ حیاتِ جناب
رسولخدا میں چند مرتبہ مخالفت کی اور رازِ رسولِ خدا کو حفصہ نے ملکر فاش اور ظاہر کیا
اگر از روئے انصاف کے سورۂ تحریم کو پڑھو تو معلوم ہوجاوے کہ عائشہ اور حفصہ حین حیات
رسولخدا میں منافقہ اور کافرہ تھیں اور بعد رسول کے ظلم اور زبردستی سے اپنے باپوں کو
حرم پیغمبر خدا میں دفن کیا اور بعد اُس کے عائشہ آمادہ فساد سے مسلح ہو کر بہ اتفاق طلحہ اور
زبیر مع بعضے منافقین صحابہ کے ایک لشکر جمع کر کے متوجہ بصرہ کی ہوئی اور اُس جگہہ
امام بحق اور خلیفہ مطلق خدا سے محاربہ کیا اور بسبب غدر اور عداوت کے جو حالتِ حیات
میں رسولخدا اور اہلبیتِ رسالت سے رکھتی تھے حکم خدا کو معطل چھوڑا اور نادیدہ اور ناشنیدہ
سمجھا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ[1] وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ
الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اسیطرح فرماتا ہے
کہ[2] يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ
وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اور تمام اہل اسلام صحت میں اس حدیث کی متفق ہیں کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ[3] یَا عَلِیُّ حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي عائشہ نے علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے بےسبب اور بے وجہ لڑائی کی اور بہت خلق خدا ماری گئی اے ابراہیم اور اے
ابو یوسف ابی بکر اور عمر باتفاق چند فساق کے کہ منافقان صحابہ سے تھے مرتکب امر خلافت کے
ہوئے اور تمہارے زعم میں امام تھے اور علی بن ابیطالب وصی رسول و خلیفہ و برادر حضرت
رسولخدا کے اور امام تمام خلائق کے تھے کیا جن اور کیا انس بموجب حکم خدا و نص رسول کے اور
اجماع اُمت ہے خلافت اور امامت علی علیہ السلام میں اگرچہ تم مخالف ہو ولیکن اُن حضرت کو
خلیفہ چہارم جانتے ہو اور عالم ترین اور شجاع ترین اور متقی ترین اور پرہیزگار ترین اور
قریب ترین رسول اور سخی ترین نے اُن حضرت کا اعتقاد رکھتے ہو اور خدا تعالیٰ نے عصمت

[1] پارہ ۲۲ - سورۃ الاحزاب رکوع ۴ - درمیانی آیت ۳۳　[2] پارہ ۲۱ - سورۃ الاحزاب رکوع ۳ - آیت آخر پہلے ۱۲　[3] اے علی لڑائی تیری لڑائی میری ہے اور صلح تیری صلح میری ہے ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عصمت پر حضرت کی گواہی دی ہے آیہ تطہیر میں اور کفر اور نفاق غیروں میں اجماع تمام
اہلبیت کا ہے اور صحابہ کبار و دیندار کا بھی اتفاق ہے غیروں کے کفر اور نفاق پر اور صحابہ کبار
دیندار وہ ہیں کہ رسولخدا نے اُن صحابہ کے فضائل میں بہت کچھ مبالغہ فرمایا ہے مثل سلمان
اور ابی ذر اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس اور خالد بن سعید العاص اور اُبی
بن کعب اور جابر انصاری اور سعد بن عبادہ اور قیس بن سعد اور مالک اشتر نخعی اور
ابو ایوب انصاری اور محمد بن ابی بکر اور باقی اور اصحاب کہ کلام اُنکا دین میں سند ہے اور
اسیطرح پر بعضی اشخاص اس اُمت میں سے کہ پیرو اہلبیت کی ہیں متفق ہیں اس پر کہ ابی بکر اور عمر
اور عثمان منافق حیات رسولخدا میں اور بعد وفات رسول اللہ کے کافر ہو کر دنیا سے گئے اے
ابراہیم علی بن ابیطالب علیہ السلام کو بہ اتفاق دوست و دشمن کے خلیفہ خدا اور وصی برحق رسول
ہیں اور امام خلائق ہیں پس جو عورت کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے مسلح ہو کر لشکر کشی کر کے
امام برحق سے لڑائی اور جنگ کرے بہ اتفاق تمام اہل اسلام کے کافرہ و ملعونہ ہے اور بلاشک
جہنم میں رہیگی ابراہیم نے جواب دیا کہ اے حسنیہ شرم کر کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ قدم رسولخدا
میرے گھر میں آئے ہیں تو وہ شخص اُمیدوار مغفرت کا ہوتا ہے اور اُمید نجات کی رکھتا ہے اور دوسرے
یہ ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جس شخص نے میری جلد کو مس کیا ہوگا آتش دوزخ اُس پر حرام ہے
اور عائشہ و حفصہ کہ برسوں ہمخوابہ اور ہمدم اور ہمبستر اور مدخولہ رسولخدا کی رہی ہیں کیونکر
کافرہ ہو سکتی ہیں اور دوزخ میں رہ سکتی ہیں حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم ہمخوابہ اور ہمدم ہونا
اور ملازمت اور محافظت رسولخدا کی موجب مغفرت اور خلاصی دوزخ سے ہو سکتا
ہے واسطے اُس آدمی کے کہ جو دل اور زبان سے رسول پر ایمان لایا ہووے اور رسول و اہلبیت
اُس کی سے منافق نہوا ہووے نہ وہ شخص کہ جس نے کفر اور نفاق حاصل کیا اور بعد
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے اُنکی اہلبیت سے بُرائیاں کیں ہوں وہ قابل خلاصی
دوزخ کے ہوگا اے ابراہیم نوح علیہ السلام کہ شیخ المرسلین تھے اور پیغمبر اولی العزم ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوط علیہ السلام پیغمبر مرسل تھے اور ان دونو پیغمبروں بزرگوار کی بی بیاں منافقہ تھیں اور
یہ دونو پیغمبروں سے اولاد رکھتی تھیں اور عائشہ و حفصہ رسولِ خدا سے اولاد نہ رکھتی تھیں اور
نوح کی بی بی کا نام واعلہ تھا اور لوط کی بی بی کا نام والیہا اور والعہ اور واہلہ بھی
لکھا ہے اور ان بی بیوں سے زنا اور فجور وقوع میں نہیں آیا! یہ سب کا اتفاق ہے فقط گناہ
انہوں کا یہ تھا کہ راز اپنے شوہروں کا فاش اور ظاہر کرتی تھیں اور اپنی قوم کو خبر دیتی تھیں
انکی راز سے اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَأَةَ
نُوْحٍ وَّامْرَأَةَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ یعنی مضمون اور مدلول اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے
کہ زنِ نوح اور زنِ لوط کہ عقد میں ان ہر دو بندۂ صالح کی تھیں اور خیانت انہوں سے
ظہور میں آئی اور خدا تعالیٰ بطور مثال کے فرماتا ہے کہ یہ دونو پیغمبر بزرگوار ان دونو عورتوں کی
شفاعت نہ کریں گے خواہ وہ داخل بہشت ہوں خواہ داخل دوزخ ہوں شک کا فروں کے
اسلئے بزعم ہم بسبب ان مزخرفات اور مہملات کے امر نبوت اور خلافت امامت کو ضائع
نہ کرنا چاہئے یہ برائیاں اور فضیحت اور قباحت زنِ نوح اور لوط سے کب وقوع میں آئی
ہیں جو کہ بعد رسولِ خدا کے عائشہ سے وقوع میں آیا کہ خود آراستہ ہوکر شتر پر سوار ہوئیں
اور لشکر جمع کیا اور وصی رسول اور بھائی اور ابن عم پیغمبر سے بلا سبب لڑائی کی اور
کتنے ہی ہزار مومن اور منافق قتل کرائے اور بعد اس کے اپنے باپوں کو ظلم اور تعدی
سے حرم رسولِ خدا میں دفن کیا اور بعد اس کے پھر شتر پر سوار ہوکر بہ اتفاق بعضے منافقین
بنی امیہ کے حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے جنازہ پر تیر مارے اور نور دیدۂ رسولِ
خدا کو گھر میں دفن ہونے دیا باوجودیکہ حضرت رسولِ خدا جد تھے جناب امام حسن علیہ السلام
کے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے
کہا کہ اے عائشہ تَجَمَّلْتِ تَبَغَّلْتِ تَفَيَّلْتِ لَكِ التُّسْعُ مِنَ الثُّمْنِ وَفِي الْكُلِّ تَصَرَّفْتِ یعنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

شتر پر سوار ہوکر امام بحق اور ولی خدائے مطلق سے لڑی اور پھر گدھے پر سوار ہوئی اور
تابوت فرزند رسولخدا پر تیر باراں کئے تونے اور اگر تو زندہ رہی تو ہاتھی پر بھی سوار
ہوگی اور تجھکو نو عورتوں میں سے نواں حصہ آٹھویں حصہ سے پہنچا تھا الخ سے سب کا
حق لیکر اسے تو غیر واجبی اور غصب کے اُسپر تو متصرف ہوتی ای ابراہیم جو شخص کہ منافقہ
لکھی کفر عائشہ میں بلا شک وہ شخص قائل وحدانیت خدا اور نبوت رسول اور قیامت
اور حشر اور بہشت اور دوزخ اور وعدہ وعید کا نہیں ہے کسی شخص کا فر ہے کیونکہ عائشہ ایسی
تھی کہ حالت حیات میں حضرت رسولخدا اس سے کبھی رضامند اور خوش نہیں ہوے اور اسی
طرح کا وعدہ نہیں ہے اور یہ آیت صریح ہے اور شاہد ہے اس معنی پر کہ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ
طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ[1] یعنی تو اگر انکو طلاق دیگا تو میں تجھکو انکے بدلے
میں بہتر انہوں سے دونگا ای ابراہیم جو تو حقیقت حال عائشہ غاصبہ سے آگاہ ہوا تو جاننا
چاہیے کہ دفن ہونا ابی بکر اور عمر کا حرم رسولخدا میں محض ظلم اور عداوت اور کفر اور فساد دین
میں ہوا ہے اور ای ابراہیم جو کچھ تجھکو معلوم ہوا اور بیان کر ابراہیم نے کہا کہ ای حسنیہ خداوند عالم
نے آیۂ غار میں ابی بکر کو صاحب رسول یعنی ہمراہی رسول کہا اور اسوجہ سے بہت فضائل
ہیں واسطے ابی بکر کے حسنیہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی آیۂ غار سے ابی بکر کو کچھ بزرگی اور فضیلت
حاصل نہیں ہے بلکہ ظاہر آیت سے خرابی ایمان ابوبکر کی رسولخدا پر ثابت ہوتی ہے خیر بیان کر
ای ابراہیم وہ فضائل ابی بکر کے کونسے ہیں ابراہیم نے کہا کہ کلام مجید ناطق ہے اس آیت کا
کہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا
فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا[2] اوّل ہمراہی اس کی ہمراہ
رسولخدا کے کہ اگر کسی اور دوسرے کو اس سے زیادہ تر رسولخدا دوست جانتے تو اس کو
اپنے ساتھ لیجاتے کہ انیس اور جلیس انکا ہوتا اور دوسری فضیلت یہ ہے کہ خدا تعالی نے

[1] پارہ ۲۸ ۔ سورۃ التحریم مدنی ع ۱ ۔ آیت ۵

[2] پارہ ۱۰ ۔ سورۃ توبہ مدنی ع ۶ ۔ آیت ۴۰

jabir.abbas@yahoo.com

ابی بکر کو صاحب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کہا اور تیسری یہ ہی کہ خدا اور رسول نے اسکو غمگین اور محزون نہ رکھا اور واسطے دفع خوف ابی بکر کو کہا لَا تَحْزَنْ یعنی غمگین نہ رہ اور فضیلت چوتھی یہ ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا بہ لفظ جمع کہا کہ یعنی خدا ہمراہ ہمارے ہے پس معنی اسکے یہ ہوتے کہ خدا ہمراہ رسول اور ابی بکر کے ہی اے حسنیہ یہ کمال بزرگی حاصل ہے ابی بکر کو کہ اس آیت سے اب تو تجھکو فضیلت میں اسکی کچھ عذر نہیں ہی حسنیہ ہنسی اور اس ہی کہا کہ ای ابراہیم جواب اس کا سن یہ کوئی فضیلت نہیں ہی اور جو لوگ صاحب عقل کامل ہیں ہرگز گمراہ نہونگے اور بسبب ان مناقب کے ایسے شخص کو افضل امت نہیں کہہ سکتے اور خاندان معصومین پر مقدم نہیں جان سکتے ہیں پہلی فضیلت جو تو نے بیان کی کہ رسول خدا صلعم ابی بکر کو اسواسطے اپنے ہمراہ لیگئے کہ زیادہ تر دوست رکھتے تھے واللہ تو غلط کہتا ہی اور جس کسی نے یہ اعتقاد کیا ہی غلطی کی ہے اسلیے ابراہیم جان تو کہ جبرئیل جانب رب جلیل سے رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ آج رات کو کفار تیرے قتل کے ارادہ پر آویں گے تم اپنے صحابوں سے کہدو کہ آج شب کو کوئی اپنے گھر وں سے باہر نہ نکلیں اور حکم خدا ہی کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کہ آپکا برادر بجان برابر ہی تمہارے بستر پر بجائے تمہارے آرام کریں اور وہ شخص کہ جو تم پر اپنی جان فدا کرتا ہے وہ علی ابن ابی طالب ہے اور اے حبیب میرے تو روانہ ہو طرف فلاں غار کے مع چند شرطوں کے کہ مشہور ہیں الغرض جب شب قریب آئی تو آپ نے سب اصحابوں کو بلایا اور فرمایا کہ آجکی رات میرے اصحاب اور احباب میں سے کوئی اپنے گھر سے باہر نہ آوے خدا تعالیٰ کی یہی کوئی مصلحت ہی یہ ارشاد حضرت کا سنکر سب صحاب اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اسوقت رسول خدا نے حضرت علی کو بلایا اور فرمایا کہ یا علی حکم خدا ہوا ہی کہ تو میرے بستر پر آرام کرے تاکہ میں شر کفار سے محفوظ اور مصئون ہو کر شہر مکہ سے نکلکر فلاں غار میں جاؤں جب حضرت علی نے یہ کلام سید الانام سے سنا تو مطلق ناگوار خاطر نہ گزرا اور بہت خوش ہوئے بطیب خاطر نہایت اخلاص اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

محبت سے کہا کہ ہزار جان میری فدا تیرے حکم خدا و نفس رسول کے ہوں اور با وجود کم سنی کے
خائف اور ہراساں نہ ہوئے حضرت رسالت مآب نے حضرت شاہ ولایت کو گود میں لے لیا
اور منہہ چوما اور بہت روئے اور کہا کہ یا علی میں نے تجھے خدا کو سونپا اُسوقت شیر خدا کو بجائے
اپنے بستر پر اپنے سُلا کر حضرت روانہ ہوئے تھوڑی ہی راہ آپ نے قطع فرمائی تھی کہ آپنے
دیکھا کہ ایک شخص پیچھے سے چلا آتا ہے حضرت نے توقف فرمایا جب وہ نزدیک آیا تو دیکھا کہ
ابی بکر صاحب ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا حکم خدا میں نے تمکو نہیں سنایا کہ تم اپنے
گھروں سے باہر نہ نکلنا پس کس لئے مخالفت کی تو نے حکم خدا سے ابی بکر نے کہا یا رسول
اللہ میرا دل آپکی طرف سے خائف اور ہراساں تھا مجھ سے ضبط نہو سکا اور میرے دل نے
نہ مانا کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں بیٹھا رہوں اُسوقت پیغمبر خدا حیران تھے کہ اب کیا کیا جاوے کیونکہ
کہ حکم الٰہی نہ تھا کہ کسیکو ہمراہ اپنے غار میں لیجاویں اُسیوقت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
قسم ہے خدا کی اگر اسکو تم چھوڑ جاؤ گے تو کفار اسکو اپنے ہمراہ لیکر آویں گے اور تجھکو قتل کروا دینگے
لہذا پیغمبر خدا نے ناچار اسکو اپنے ساتھ لیکر غار میں داخل ہوئے اے ابراہیم صاف ظاہر ہے کہ ابی بکر
نے خلاف حکم خدا اور رسول کے کیا اور گھر سے باہر آیا اور یہ جو میں نے بیان کیا ہے اسپر
اجماع ہے اُمت کا کہ پیغمبر خدا بالضرورت اُسکو لے گئے کہ مبادا اسکو کفار گرفتار کریں اور یہ
امر موجب رسوائی مصلحت خدا کا ہو جاوے اور دوسرے اور سُن کہ اے ابراہیم حضرت
پروردگار نے نفاق ابی بکر اور اُسکے یاروں کے نفاق سے اپنے رسول کو خبر دی تھی کہ جو بعد
رسول کے انہوں سے واقع ہونیوالا تھا نسبت اہلبیت علیہم السلام کے اور علاوہ اس کے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی بکر سے مطمئن بھی نہ تھے ضرورتاً اسکو اپنے ہمراہ لیگئے
اور آیت یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوْبِهِمْ اور کتنے ہی آیات دیگر نفاق
میں انہوں کے نازل ہوئی ہیں اے ابراہیم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مستغنی تھے ہمنشینی اور
محبت اُسکی سے اور اُنس اور محبت حضرت کا اللہ تعالیٰ سے تھا اور انیس و جلیس اُن

ع پارہ چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ ع ۱۶ - بعد نصف آیت

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت کے جبرئیل تھے اور آیۂ وَجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا شاہد عادل اس حال کی ہے ای ابراہیم اسپر کہ جو
تونے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اسکو صاحب رسول پڑھا ہے تو کہ بمجرد صحبت رسول کے اسکو کچھ
شرف اور فضیلت حاصل نہوگی اور اس صحبت میں کچھ دفع ضرر حضرت رسول سے نہ کر سکا اور اعدای
دین سے محاربہ اور مقابلہ نہ کیا اور کسیوجہ سے اعانت اور مدد بھی رسول خدا صلعم کی نہ کر سکا جیسا کہ
دوسروں سے قصص اور تواریخ میں مذکور ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے اور کافر کو صاحب اور ہمراہی
مومن کا کہا جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ
بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا اور اسیطرح سورۂ سبا
میں مذکور ہے کہ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ اور اس
قبیل سے قرآن مجید میں آیات بہت ہیں تعجب ہے ای ابراہیم کہ واسطے مشرکوں کے کوئی
دینی فضیلت کی قائم نہیں کرتے ہو کیونکہ ابی بکر بھی باطنا مشرکین میں سے تھا اور
دوسرے یہ ہے کہ زن نوح کافرہ تھی اور صاحبہ نوح تھی اور اسیطرح زن لوط بھی کافرہ تھی
اور اسکو ہمراہ لوط کے صحبت تھی اور خر کو بھی صاحب کہا ہے اور یہ عرب میں بطور ضرب المثل
کے ہوگیا ہے بلکہ بِئْسَ لِصَاحِبِ الْحِمَارِ یعنی برا مصاحب ہے گدھا اور سگ اصحاب
کہف بھی مصاحب اصحاب کہف کا غار میں تھا پس ابی بکر کو کیا حاصل ہوگا ہمراہی رسول سے
کہ جبرا اور قہرا حضرت کے ساتھ جانا پڑا باوجودیکہ دل میں نفاق بھرا ہوا تھا ای ابراہیم
تیسری فضیلت لفظ لَا تَحْزَنْ کو تو جانتا ہے یعنی پیغمبر خدا صلعم نے نہایت شفقت سے
اور مہربانی سے کہا کہ غمگین نہو ای ابراہیم حزن ابی بکر یعنی غمگین ہونا ابی بکر کا اس حال میں کہ
ہمراہ رسول کے نہایت خوف اور بد دلی سے تھا پس طاعت تھی یا معصیت ابراہیم بسبب خوف
اور وحشت کے اسوقت چپ تھا اور کچھ جواب نہ دیتا تھا حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اگر
حزن اور خوف ابی بکر کا طاعت تھی تو پس حضرت رسالت نے اسکو طاعت اور خوف سے

jabir.abbas@yahoo.com

منع فرمایا نعوذ باللہ مِنْ هٰذِهِ الْاِعْتِقَادِ بھلا کب پیغمبر کسیکو طاعتِ خدا سے
منع کر سکتا ہی اور اگر حزن اُسکا معصیت تھا اور خوف اور بیم بسبب سستی اعتقاد اور بسبب نہ ہونے
ایمان کے خدا اور رسول پر تھا پس اُسکو گناہ میں اس ہمراہی سے کیا فضیلت اور بزرگی حاصل
ہوئی اور وَلَا تَحْزَنْ کا لفظ اُسکو کیا فائدہ بخشتا ہی اور دوسرے اور سُن کہ پیغمبر خدا صلعم
چاہنے والے طاعت کے تھے نہ معصیت کے اور منع کرنیوالے معصیت کے تھے نہ طاعت کے
اے ابراہیم حزن ابی بکر کا دلالت کرتا ہی کمی صبر پر اور نہ رضامند ہونے پر صحبتِ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور بخوبی ثابت ہی کہ اُسکو قولِ رسول پر ہرگز اعتماد نہ تھا کس واسطے کہ مقام
اور سمت جانے کی رسول خدا نے اسکو بتلا دیے تھے کہ ہم بحکم الٰہی متوجہ اس غار کے ہوتے
ہیں اور اسمیں محفوظ اور مصئون رہیں گے شر اعدا سے اور دشمنوں اور کافروں سے ہمکو کسیطرح
کا ضرر اور رنج نہ پہنچیگا اور دوسری جو تم کہتے ہو کہ ابی بکر انیس اور جلیس رسول کا تھا اور پیغمبر
اُسکو بہت چاہتے تھے تو بسبب محبت کے غار میں اپنے ساتھ لیگئے پس یہ کیا تھا کہ ابی بکر نے
نہ جانا اس بات کو کہ پیغمبر خدا واسطے محفوظ رہنے شر اعدا کے بحکم الٰہی غار میں گئے اور پھر جزع
اور فزع کرتا تھا اور قریب تھا کہ پیغمبر خدا کو رسوا کرے بلکہ غرض اُسکی چیخنے اور چلانے سے یہ تھی
کہ کفار مطلع اور آگاہ ہوجاویں اور چونکہ مشیتِ خدا اور امر الٰہی تھا لہٰذا خدا تعالیٰ خود حافظ
اور ناصر رسول الٰہی کا تھا اے ابراہیم اگر ابی بکر کو پیغمبر خدا پر ایمان ہوتا تو خدا سانپ کو اُسپر
مُسلط نہ کرتا کہ اُسکے پاؤں کو کاٹتا بلکہ خدا تعالیٰ اسکو بچاتا زخم سانپ سے جسطرح سے
پیغمبر کو نگاہ رکھا اور بچایا شر کفار سے باوجودیکہ ایک جماعت کثیرہ مکر گرد غار کے پھرتی
اور سراغ نشان پاؤں حضرت کا دروازہ پر پہنچا یا اور پھر بھی خدا تعالیٰ نے اُنکو شر اعدا سے
بچایا اور اے ابراہیم جو فضیلت دوسری تو نے بیان کی کہ رسول خدا صلعم نے ابی بکر سے
کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی خدا ہمارے ساتھ ہی اور حافظ اور ناصر ہمارا ہی جو یہ کلمہ بلفظ
جمع واقع ہوا تیرا مدعا ہی کہ خدا ہمراہ ابی بکر کے ہی جواب پہلا تو یہ ہی کہ لفظ جمع واسطے تعظیم

[illegible] ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول کے ہے اور غرض رسول کی یہ تھی کہ خدا حافظ و ناصر ہمارا ہے اور بالفرض اگر شامل حال
ابی بکر کے بھی ہو تو اُسکو اس سے کیا فضیلت ملتی ہے کس واسطے کہ قرآن مجید میں صریح فرمایا
ہے کہ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ راہ چلنے والے
تین آدمی ہیں مگر یہ کہ چوتھا اُنہوں میں خدا تعالیٰ ہے اور نہیں ہیں پانچ آدمی مگر یہ کہ خدا تعالیٰ
چھٹا اُنہوں میں ہے نہ کمتر ہیں اُنہوں سے اور نہ زیادہ تر ہیں اُنہوں سے مگر خدا تعالیٰ ہمراہ
اُنہوں کے ہے اور یہ آیت شامل حال تمام کافروں اور یہود اور ترسا اور سب مومنین اور
منافقین وغیرہ کے ہے پس ابی بکر کو اس آیت سے کیا حاصل ہوا اور اُسکے دوستوں کو کیا فائدہ
پہنچا اے ابراہیم اور جان تو کہ مسجد رسول اللہ غار سے مرتبہ میں ہزار درجہ بہتر ہے اور ہمیشہ اُسی مسجد
کے مسجد میں جمع ہوتے ہیں مومن اور منافق اور کفار بھی اور اسیطرح جمع ہوتے ہیں کشتی میں
ہمراہ نبی کے شیاطین اور بہائم وغیرہ کے اے ابراہیم مثلاً کسی شخص کا ایک جانور بھی ہمراہ ہو مانند
گھوڑے یا اونٹ یا گدھے کے اور وہ بسبب خوف رہزنوں یا چوروں کے کسی گھر یا جنگل
میں پناہ لیوے اور کہے کہ خدا تعالیٰ ہمراہ ہمارے ہے اور ہمکو بچاوے اس منزل یا جنگل میں یعنی مجھکو
اور میرے اس جانور کو جو میرے ہمراہ ہے تو اُس جانور کو کیا شرف اور بزرگی ہے اس کلام سے
جب نوبت گفتگو حُسنیہ کی اس مقام پر پہنچی تو ہارون بہت خوش ہوا اور ہنسا باوجود
اسکے کہ وہ بڑا متعصب تھا اور اہلبیت نبوت سے عداوت رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے کہ
مقلب القلوب ہے اُسکو حُسنیہ پر ایسا مہربان کیا تھا کہ اگر اُسکو خیال طعنہ زنی خلائق کا
نہ ہوتا تو باوجود منصب خلافت اور سلطنت کے بلا لحاظ اُٹھ کھڑا ہوتا اور گرد حُسنیہ
کے پھر کر قربان ہوتا دوسرے بار حُسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم ادھر دیکھ کہ ہنوز مطاعن
ابی بکر کے آیۂ غار میں بہت ہیں اور سب سے زیادہ دلیل رسوائی کی واسطے بے نصیب
ہونے ابی بکر کے ایمان سے یہ ہے کہ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ یہ خود رجوع

ہے طرف حضرت رسالت کے کہ ضمیر واحد مذکر مجرور کی ہی اور یہ دال ہی اسپر کہ انزال سکینہ ابوبکر پر نہیں ہوا اور اس سے وہ بے نصیب ہے اور اگر ابی بکر پر انزال سکینہ ہوتا تو فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِمَا ہوتا اور بجائی ضمیر واحد مذکر مجرور کے ضمیر تثنیہ مذکر مجرور کی متصل ہوتی واللہ کہ یہ دال ہی کفر اور عدم ایمان ابی بکر پر بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ دو جگہ پر قرآن میں اخبار فرماتا ہی کہ حضرت رسالت پناہ پر انزال سکینہ کیا ہی اول اس آیت میں کہ جو گزری غار میں اور دوسری غزوۂ حنین میں جبکہ لشکر اسلام نے شکست پائی اور ابی بکر اور عثمان اور بہت سے صحابہ میں ہی رسول خدا کو درمیان کافروں کے چھوڑ کر بھاگے مگر حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور اناسی آدمی دیگر دوستان و محبان رسول اللہ سے اور جو صحابہ میں سی کہ مومن تھے وہ نہ بھاگے اور ملازمت امیر المومنین حیدر کرار میں ثابت قدم رہی اور قدم ہمت اور مردانگی کا میدان جنگ و جدال میں مضبوط اور محکم رکھا اور سر اور جان کی کچھ پروا نہ کی اور لڑتے رہی اسوقت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انکی حق میں فرمایا لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور اسیطرح دوسری جگہ فرماتا ہی کہ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْہَا ابی بکر کا سکینہ سے بہرہ بلکہ خروج اسکا ہی ایمان سے اور تم اس سے غافل ہو گئی ہو اے ابراہیم جو بروز حنین اور سوائی انکی ہمراہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومنین موجود تھے انزال سکینہ رسول خدا اور مومنوں پر ہوا ہی اور غار میں سوائی ابی بکر کے دوسرا مومنوں میں سے ہمراہ حضرت کے نہ تھا پس فرمایا کہ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ اور ابی بکر کا مطلق ذکر نہ فرمایا اور اگر ابی بکر کو فی الحقیقت ایمان ہوتا تو قسم خدا و رسول کی ضرور تھا کہ

پ ۱۰ - توبہ ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

بجائے ضمیر مفرد کے ضمیر تثنیہ کی ہوتی اور خدا تعالیٰ علیہما کہتا ائے ابراہیم جو حزن اور نزول
اسکا غار میں خطا اور معصیت ہوا اور نہ ہونا سکینہ کا اور زیادہ تو پس آیت غار سے اسکو کچھ
فائدہ نہیں ہے بلکہ عدمِ ایمان اسکا ثابت ہے ائے ابراہیم اِس قسم کی فضیلت اور منقبت کی
تم بیان کرتے ہو کہ اس سے ابی بکر کا کفر ثابت ہوتا ہے اور جو دیگر فضائل تم اسکے باب میں
نقل کرتے ہو وہ بھی مثل اسی کے ہیں اسطرح کے مزخرفات کو تم چن چن کر نظرِ خلائق میں
جلوہ دیتے ہو اور احادیثِ موضوعہ کو زبانِ عوام الناس پر جاری کرتے ہو اور تم فضیلت
تمام فاسقوں اور بدکاروں کی بلکہ اشد کفار کی فضیلتیں خاندانِ اہلِ عصمت و نبوت پر ثابت
کرتے ہو اور علی بن ابیطالب نے کہ جان اپنی حضرت رسولخدا پر فدا کی تھی اور بستر پر بجائے
رسولخدا کے سو رہے کہ کفار انکو رسولخدا جانکر قتل کریں اسوقت حق سبحانہ تعالیٰ نے فخر و مباہات
کیا تمام ملائکہ آسمان و زمین سے کہ ائے گروہ ملائکہ میں نے ہر ایک فرشتہ کو تمہارے ساتھ نسبت برادری
کی دی ہے آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ جان کو اپنی دوسرے بھائی پر فدا کرے کہتے ہیں کہ کسی
فرشتہ نے اِس کا جواب نہ دیا حکم خدا ہوا کہ جاؤ تم اور دیکھو علی بن ابی طالب کو کہ اپنی جانکو
کسطرح سے میرے حبیب اور رسول پر فدا کیا ہے اسوقت بموجب حکم پروردگار کے ملائکہ مقربین
درگاہِ احدیت سے گروہ گروہ زمین پر نازل ہوتے تھے اور زیارت جناب امیر علیہ السلام
کی کرتے تھے اور حضرت پر درود و سلام بھیجتے تھے اور جب حضرت امیر بستر رسولخدا پر راحت
فرما ہوئے تو اسوقت خداوند عالم کا حکم ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کو ایک تم میں سے جانب
سر حضرت کے رہے اور دوسرا جانب پائے مبارک حضرت کے مقام کرے اور حفاظت کریں میرے
عبدِ خاص علی بن ابی طالب کی شر اعدا سے ائے ابراہیم عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے
کہ اسمعیل نے ذبح ہونا اپنا ہاتھ خلیل سے قبول کیا باوجود مرتبہ نبوت اور خلت کے اور
اسمعیل یہ بھی جانتے تھے کہ مجھ سے کوئی جرم بھی صادر نہیں ہوا ہے جس سے مستحق قتل کا ہوں
اور امیر المومنین نے قتل ہونا اپنا تلوار مشرکین سے قبول کیا اور یہ سلک فرید بن تھا اور

SALAR JUNG ...

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمیشہ درپے قتل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رہتے تھے اور یہ کافر دشمنی حضرت علیؑ سے زیادہ رکھتے تھے ایسے وقت میں حضرت علیؑ نے جان نثاری کی اور اپنی جان سے جان رسولخدا کی حمایت کی اور یہ آیت اُس شب کو حق علیؑ میں نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ الخ اور یہ تمہاری سب کتابوں و تفسیروں میں لکھا ہوا ہے کس واسطے تم ظاہر نہیں کرتے ہو اور ان فضائل کو بیان اور عیان نہیں کرتے اور جو شب غار میں امیر المومنین بمقام پیغمبرؐ رہے تھے اور جان اپنی کو اُن حضرتؑ نے جانِ پیغمبر خدا پر فدا کیا تھا اور جان سے حمایت اُن حضرتؐ کی کی اور بستر رسولؐ پر خلیفہ اور قائم مقام سب اہل و عیال اُن حضرتؐ پر حضرت امیرؑ تھے اور ایک جماعت بہت اہل حرم کو اور اسباب اور شتر اور بکریوں وغیرہ اُن حضرت کو تنہا مکہ معظمہ سے لے کر مدینہ میں پہنچایا اور اثنا راہ میں گروہ گروہ کفار ارادۂ قتل و غارت حضرت امیرؑ کے آتے تھے اور کسی کو یہ طاقت و مجال نہ تھی کہ حضرتؑ سے ایک ذرہ بھی لے سکے سب اسباب کو حضرتؑ نے بجنسہ بصحت و سلامت مدینہ میں پاس رسولخدا صلعم کے پہنچایا اگر کسیکو مہاجر کہیں تو مہاجر کہہ سکتے ہیں اگر یہہ فضائل انہیں ہوں تو مہاجر کہہ سکتا ہے پس جبکہ حضرت علیؑ بستر رسولخدا صلعم پر قائم مقام اُن حضرت کے تھے اور واسطے پہنچانے اہل و عیال پیغمبرؐ کے مدینہ میں قائم مقام اُن حضرتؐ کے تھے اور سورۂ برات کے پہنچانے میں واسطے کفار کے بحکم الٰہی قائم مقام پیغمبر خدا کے رہے پس کس سبب سے بعد رسولخدا کے خلیفہ اور قائم مقام نہوں اے ابراہیم جاننا چاہیے کہ ابوبکر غار میں ہمراہ رسولخدا کے تھا اور اُن حضرت کی ہمراہ مدینہ کو گیا یہ امر صحیح اور درست نہیں ہو سکتا کہ ایسے شخص کو مہاجر کہیں کیونکہ یہ مہاجری کس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ اے ابراہیم سُن کہ ہجرت رسولخدا کی ہمراہ خدا تعالیٰ کے تھی اور ہجرت مومنوں کی رسولخدا کے ساتھ اور جو شخص کہ ہجرت رسول کے ساتھ کرے تو چاہیے کہ ہجرت اُس کی

پارہ ۲ سورہ بقرہ رکوع ۹

پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۱۴

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد ہجرت رسول ہی ہوا اور جبکہ ابی بکر ہمراہ رسولخدا کے مکّہ سے باہر گیا تو جائز نہیں ہی کہ شریک رسولخدا ہو ہجرت میں کسواسطے کہ ہجرت رسولخدا کی ہمراہ خدا کے تھی اِس لئی کہ ابی بکر ملازم اور خادم تھا اُن حضرت کا اور رسولخدا واسطہ تھے درمیان خدا تعالیٰ کے بلاواسطے اور جو کہ ابی بکر ملازم اور پرستار تھا رسولخدا کا پس جائز نہیں ہی کہ شریک ہوجاوی ہجرت میں اور ہجرت ثابت نہیں ہو سکتی تا وقتیکہ اپنی مسکن سے بعد از رسولخدا ہجرت نہ کرے اور جو کوئی رسولخدا سے پہلے ہجرت کرے تو اُسکو بھی نہیں کہہ سکتی ہیں کہ یہہ مہاجر ہی حسنیہ نے جب یہ کلام اپنا اس مقام تک پہنچایا تو ہارون نے یحییٰ وزیر کو اپنی قریب بلایا اور کہا کہ ای یحییٰ حسنیہ نے کسیطرح پر کمی نہیں کی دلائل بیان کرنی میں امامت میں میرے ابن عم کی ای یحییٰ اگر حسنیہ ہماری طریقہ پر ہوتی تو البتہ میں اسکو اپنی نکاح میں لاتا یحییٰ نے کہا ای امیر یہ جب طریقہ اور راہ پر ہو انعام اور اکرام اسپر کرنا واجبات سی ہے بعد ازان ہارون نے ابراہیم سی کہا کہ ای ابراہیم حقیقت مسئلہ قضا و قدر کی اور مضمون اور دلائل آیت غار کا جو کچھ بیان ہوا وہ مجھکو معلوم ہوا اب کیا کہتا ہی تو مقدمۂ کلام اللہ میں کہ وہ حادث ہی یا قدیم ہی کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ حقیقت اِس مسئلہ کی بھی مجھکو معلوم ہوجاوی اُسوقت ابراہیم بسبب ندامت اور خجالت کے خاموش تھا یحییٰ نے کہا کہ اے ابراہیم یہ کیوں نہیں کہتا کہ کلامِ خدا قدیم ہی یا حادث ہی ابراہیم نے کہا کہ میرا اعتقاد تو یہ ہی کہ خدا قدیم ہی اور کلام بھی اُسکا قدیم ہی کسواسطے کہ کلام غیر حروف اور اصوات کے ہے اور کلام صفت خدا کی ہی اور قائم ہی ساتھ ذات خدا کے اور صفات اُسکی بھی قدیم ہے اور یہ حروف مکتوب کہ قرآن میں ہیں دال ہیں کلامِ خدا پر اور اعتقاد ہمارا یہ ہی کہ خدا تعالیٰ قبل از پیدائش مخلوقات کے امر کرنیوالا تھا اور نہی کرنیوالا تھا جب ابراہیم نے یہ بیان کیا تو ہارون نے اُسکی طرف سی مُنہ پھیر لیا اور یہ بیان ابراہیم کا اُسکو پسند نہ آیا کیونکہ ہارون اصل میں معتزلی تھا اور کہا کہ ای حسنیہ تو کیا کہتی ہی اِس مقدمہ میں حسنیہ نے کہا

مسئلہ خلق کلام اللہ کے بیان میں کہ حادث ہے یا قدیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

کہ اے ابراہیم قوم نصاریٰ نے تین قدیم ثابت کئے ہیں اور خدا تعالیٰ سرزنش اور تکفیر کرتا ہے انہوں کی کہ تمہارے شریک اور ہم پلہ ہیں شمار میں کہ فرماتا ہے حق تعالیٰ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلَاثَۃٍ اور ان تین قدیم سے ایک اقنوم الاب ہے اور ایک اقنوم الابن ہے اور ایک اقنوم روح القدس ہے اوّل سے خدا تعالیٰ کو مراد لیتے ہیں اور دوسرے سے عیسیٰ کو اور تیسرے سے جبرئیل کو اور کہتے ہیں کہ اگر تین قدیم نہ ہوں تو خدا کو نقصان لازم آتا ہے اور جو کہ تم اشاعرہ ہو تم نے نو قدیم ثابت کئے ہیں اور وہ یہ ہیں ذات اور قدرت اور علم اور حیات اور ارادت اور ادراک اور کلام اور سمع اور بصر اور ان سب کو تم قدیم جانتے ہو پس تین مرتبہ تمہارا کفر ثابت ہے موافق حکم صریح قرآن مجید کے اور تم چند درجے قوم نصاریٰ سے کفر میں بڑھے ہوئے ہو اے ابراہیم قسم خدا کی کب کلام خدا قدیم ہو سکتا ہے کس واسطے کہ کلام خدا نزدیک اہلبیت علیہم السلام اور تمام اہل عقل کے یہ حروف منظوم ہیں کہ مکتوب ہیں کتابوں میں اور لقا ہمارا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ ایجاد کرے حروف اور اصوات منظوم کو کسی جسم میں جس موقع سے پس فرمایا خدا کو اس اعتبار سے متکلم کہتے ہیں اور جبکہ کلام مرکب ہے حرفوں سے البتہ مرتب ہو وے اور بعض مقدم اور بعض موخر اور سب چیزیں کہ تقدیم اور تاخیر ہو وے البتہ حادث ہے اور دوسرے یہ کہ اوامر اور نواہی اور اخبار خدا تعالیٰ کے حادث ہیں بایں وجہ کہ محال ہے معدوم کو واسطے کسی شے کے امر کرنا اور کسی شے سے نہی کرنا اور قرآن معجزہ محمد کا ہے اور محمد محدث ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ معجزہ انکا قدیم ہو اور اگر کہا جاوے کہ قدیم درمیان دو دفتیوں کے ہے تو یہ بھی غلط ہے اس واسطے کہ ما بین الدفتین کتابت ہے اور ظاہر ہے کہ کتابت محدث ہے اور اگر کہا جاوے کہ حروف اور صوت ہے تو بھی محال ہے کہ حروف اور صوت قدیم ہوں کس واسطے کہ بعضے بعضے پر مقدم اور موخر ہیں اور بعضے سابق اور بعضے لاحق اور ہر ایک ساتھ زمانہ کے منتہا ہے اور محصور ہے اور جو چیز ایسی ہوتی ہے وہ قدیم نہیں ہے اور اگر کہا جاوے کہ معنی اسکی قدیم ہے کہ مکتوب اور

پارہ ۶ - سورہ مائدہ رکوع ۱۰ - بعد نصف ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

حروف اور صوت سے پیدا ہوتی ہے اور سمجھی جاتی ہے اور وہ معنی یا امر ہے یا نہی یا قصص یا اخبار یا وعدہ یا وعید یا ناسخ یا منسوخ اور جیسے کہ ہم کہیں کہ محال ہے معدوم کو کسی چیز کے ساتھ وعدہ کرنا اور وعید کرنا کسی چیز کا کسی چیز کے ساتھ اور کسی چیز سے نہی کرنا اور یہی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ اور مراد حدیث سے قرآن ہے اور حدیث مقابل میں قدیم کے ہے اور جو کچھ کہ حدیث ہے وہ قدیم نہیں ہو سکتا ہے اور اسیطرح خدا تعالی فرماتا ہے کہ مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ اور ذکر سے مراد قرآن ہے بدلیل إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ اور محدث برابر قدیم کے ہے اور اگر قرآن قدیم ہو تو انبیاء اور صلحا اور فساق اور فجار اور سب کفار کہ ذکر انہوں کا قرآن میں فرمایا ہے سب کا قدیم ہونا چاہیے اور دوسرے یہ کہ کہا تو نے کہ خدا تعالی قبل از پیدائش مخلوقات کے امر کرنیوالا اور نہی کرنیوالا تھا اور کہتا تھا کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اور يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اور يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ اے ابراہیم اگر کوئی شخص اکیلا اپنے گھر میں بیٹھکر کہے کہ اے سالم آ۔ اور غانم جا اور اے قابل اٹھ اور اے مقبول بیٹھ اور دوسرا شخص اس سے پوچھے کہ تو کسکو بلاتا ہے اور کس سے باتیں کرتا ہے اور وہ یہ کہے کہ میرے دل میں سب باتیں ہیں کہ بعد تیس سال کے چند غلام خریدونگا اور انکا نام سالم اور غانم اور قابل اور مقبول رکھونگا اور اسوقت ان غلامونکو اسطرح پر آواز دیکر بلاؤنگا اور اسطرح پر انسے وہ شخص باتیں کرتا ہے پس ایسے آدمی کو کہ جو معدوم سے مخاطب ہو اور کلام کرے صاحب عقل اسکو احمق اور مجنون کہتے ہیں اے ابراہیم کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ افعال بیوقوفوں اور مجنونوں کے خدا سے نسبت کیے جاویں یہ سبب ان مطالب اور مدعا تمہاری کے کہ جن سے تمکو غرض ہوئی جب حسنیہ نے یہ بیان کیا تو ہارون نے حکم دیا کہ طبق زر لائیں اور حسنیہ کے سر پر نثار کریں اسوقت سب بندگان دولت اور عمائد مملکت کہ جو اس

jabir.abbas@yahoo.com

مجلس میں حاضر اور موجود تھے مدح اور ثنا حسنیہ کی کرتے تھے اور ہر طرف سے آواز تحسین اور مرحبا کی بلند تھی اور اکثر سلاطین اور شاہزادے کہ شہر و امصارِ بعیدہ سے دار الخلافت بغداد میں واسطے دیکھنے مناظرہ حسنیہ کے آئے تھے اور اکثر کے دلمیں محبت اہلبیت علیہم السلام کی تھی بیان حسنیہ سنکر زیادہ تر حقیت اہلبیت رسالت کی انکو ثابت اور معلوم ہوئی اور بوجہ خوف بنی عباس کے اپنی عقیدے اور طریقہ کو ظاہر نہ کر سکتے تھے سبھوں نے حسنیہ کو دعا دی اور تمام خلائق فصاحت اور بلاغت اور تقریر پاکیزہ اسکی سنکر حیران تھے اور اکثر علما اشاعرہ نے بسبب ندامت اور شرمندگی کے سر جھکا لیا تھا اور ابراہیم خجلت زدہ اور شرمندہ کرسی زرین پر بیٹھا ہوا تھا حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم تو آجکے روز بڑا عالم ہے اور افضل اور اعلم اس زمانہ کا ہے اور میں ایک کنیز بیکس اور بے اعتبار ہوں کہ مجھکو فرقہ کافروں میں سے قید کر کے لائے ہیں اور میرے آقا نے جو اسوقت اس مجلس شریف میں حاضر اور موجود ہیں مجھکو بعوض چند درہم ناقص کے خرید کر طریقہ روشن اہل اسلام کا تعلیم و تلقین فرمایا اور میں شرفِ اسلام اور ایمان سے مشرف ہوئی اور مینے معرفت واجب الوجود کی حاصل کی اور چشم بصیرت کھولکر پیغمبر اور امام کو پہچانا اور معرفت حاصل کی چند شبہ میرے دلمیں ہیں بطور تحقیق اور استفادہ کے تجھ سے پوچھتی ہوں نہ براہ چھیڑ اور امتحان کے اسواسطے کہ اگر ان مشکلات کو تو رفع کرے تا اسوقت مجھ پر واجب ہو کہ حسب مقدور اپنی تیری تعریف اور توصیف کروں اور معلوم ہو مجھکو کہ تو بھی سواران اور یکہ تازان اس میدان سے ہے بعد اسکے میں تمام عمر تیری ملازمت میں رہونگی اے ابراہیم سوال میرا یہ ہے کہ جب فرزند اپنی ماں سے پیدا ہوتا ہے تو نہ اسوقت جہود ہے نہ ترسا اور نہ مسلم ہے اور نہ مشرک اور نہ سُنی ہے اور نہ شیعہ پس ماں باپ اور استاد اور معلم اسکو مسلمان یا کافر یا جہود یا ترسا یا مومن یا منافق کرتے ہیں یا سوائے اسکے جو مذاہب مختلفہ ہیں انمیں اسکو تعلیم کریں اور سن اے ابراہیم جس شخص کا کہ اعتقاد باطل ہے ایک ان دو حال سے باہر نہیں ہے یا یہ ہے کہ اعتقاد اپنے کو حق تصور کرے اور اسپر مضبوط اور مستحکم رہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

تا وقتِ مرگ اپنی کے دوسرے یہ کہ جانتا ہے کہ اعتقاد باطل ہے اور از روئے مکر کے حق کو چھپا دے
اور آدمیوں کو اُس اعتقاد پر فریفتہ کرے اور ان دو قسم والوں کا مسکن دوزخ ہے پس آج جسکے رو
جو کچھ تجھ سے سوال کروں بے تامل مجھ سے بیان کر اور جواب دے اور یہ بھی جان تو کہ میں
بہ توفیقِ خدا دینِ پیغمبر اور امام اپنے میں بالیقین ہوں جیسا کہ تو نے بیان کیا اور صراط اور
حوضِ کوثر اور اہلِ دوزخ اور اہلِ بہشت اور اہلِ حق اور اہلِ باطل کو میں نے خوب سمجھا نا
ہے ولیکن بسبب چند اختلاف کی کہ اُمت میں واقع ہوئے ہیں مجھکو اُنمیں تردد ہے اور عقل و فہم
اُنکو نہیں پہنچتی ہے اور میری طبیعت کو ایک خلجان پیدا ہوتا ہے لہذا اُسکی تحقیق میں تجھ سے
چاہتی ہوں کیونکہ میں نے تیرے تراشی مسئلوں کا جواب دیا اور میں عاجز نہ ہوئی اب لازم
ہے تجھکو کہ ان چند شبہات کو میری طبیعت سے ایسا نکال اور رفع کر کہ مجھکو یقین حاصل ہو جاوے
اے ابراہیم بعد پہچاننے خدا اور رسول اور امام کے بنیاد مسلمانی کی روزہ اور نماز اور خمس
اور زکوٰۃ اور حج اور جہاد ہے چنانچہ مجھکو معرفت صوم اور صلوٰۃ کی تو حاصل ہے حسب مقدور
اپنی اُسکو بجا لاتی ہوں اور اب اُمیدوار ہوں کہ بدولت خلیفہ زماں مجھکو مال یا استطاعت
بھی حاصل ہو جاوے کہ خمس اور زکوٰۃ اپنے مال کی اہلِ استحقاق کو دوں اور بعد اُس کی
بتوفیقِ ایزدی سفر مکہ معظمہ کروں اور بعد طے مراحل اور منازل شرائط مناسک حج کے
بجا لاؤں اور جہاد کہ وہ بھی ایک رکنِ عبادات سے ہے اور وہ اب مجھ پر واجب ہوا ہے
کہ بہ اقبال دولتِ خلیفہ زماں جو کوئی ارادہ توہین مذہب دین کا کرے اُس پر جہاد کروں
مگر جہاد تیغ و سنان سے عورتوں پر واجب نہیں ہے ولیکن البتہ سنانِ لسان اور تیغ
زبان سے جائز ہے اے ابراہیم جان تو کہ یہ تمام محنت اور مشقت کہ متحمل اُسکی ہوتی ہوں مثل
سفر مکہ معظمہ اور قطع بعدِ مسافت اُسکی کا اور دینا زکوٰۃ کا محتاجین اور فقرا اُسکو اور
روزہ رکھنا ایامِ گرما میں اور وضو کرنا ایامِ سرمائے سخت میں اور نماز پڑھنا اور نماز میں
وسوسہ نکالنا کرنا اور یہ سب تکلیفات اپنے پر میں واجب کی تا ماہیت و حقیقت ایمان کی

jabir.abbas@yahoo.com

پہچانوں اور طریق فرمانبرداری نہیں جانتی ہیں اور عالم نہیں ہوں کہ کون سچ کہتا ہی اور کون
جھوٹ کہتا ہی اور خانہ خدا کو کہ حقیقت میں جو پیغمبر کا ہی نہیں پہچانتی اور وحی کہ جو پیغمبر پر
نازل ہوئی اسکا اعتبار مجھکو نہیں ہی اور عصمت اور طہارت اور راستگوئی پیغمبر پر مجھکو ایمان
نہیں ہی کسواسطی کہ یہ تمام زحمت اور تکلیف بیفائدہ اٹھاتا ہی اور کیا لذت اور مزا ان محنتوں
اور مشقتوں میں میں تصور کروں کیونکہ حال یہ ہی کہ جن لوگوں نے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کے خلافت کی ہی تخلف کیا ہی اور بہت خون ناحق کئی ہیں اور اموال کو غصب کیا ہی اور
اپنی پیغمبر کی اہلبیت پر وہ ظلم اور جفائیں کی ہیں کہ سب خلائق پر ظاہر ہی اور مخالفت خدا اور
رسول کی کرکے کافر ہوئے اور سب کلمۂ شہادت کہتی تھے اور نماز اور روزہ اور حج اور جہاد
بجا لاتے تھے اور بضرورت اظہار اسلام کرتے تھے اور اب انکو امام اور پیشوا اور خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ
الرسول کہتی ہیں اور ان اختلافات کو میں نہیں جانتی اور ان عقائد کو کہ مشہور کرتے ہیں نہیں
پہچانتی پس جاننا چاہتی کہ آیا اول خدا تعالی دانا اور عالم ہی مواخذہ کریگا کہ کسواسطی تم نے آگاہ
نہ کیا میرے بندوں کو اور جو کہ زعم اہلسنت جماعت میں تو بہت بڑا عالم اور فاضل ہی اور آجکی
روز پیشوا اور ہدایت کنندہ اہل زمانہ کا ہی مجھہ سی بیان کر کہ وہ لوگ کہ جنہوں نے واسطی اعتبار اور
جاہ دنیا کے یا بوجہ تعصب اور دشمنی کے سلسلۂ حق کو چھپایا اور مخالفت خدا اور رسول کی کی پس
ان پر لعنت خدا ہی اور لعنت کرنا ان پر واجب ہی یا نہیں ابراہیم نے یہ کلام حسنیہ کا سنکر سر نیچا کر لیا
اسوقت سب خلائق ہارون کے منہ کو دیکھتی تھی اور ہارون بھی اپنا سر نیچے کئی ہوئی بیٹھا
تھا اسوقت حسنیہ کہنی لگی کہ ای ابراہیم جواب دی مجھکو اسکا کہ اگر کوئی آدمی تحقیق احدیت کی
پیدا کری تو پس یہ تحقیق از راہ ہدایت اور عطائی خدا تعالی کے ہی یا از راہ کسب حاصل کرنیکی یا
دونو طرف سی اسوقت ابراہیم خاموش تھا اور بوجہ خوف کے کچھ جواب دیتا تھا حسنیہ نے کہا کہ
ای ابراہیم اگر مجھکو کوئی مشکل دین میں واقع ہو تو کہاں جاؤں اور کس سی تحقیق کروں آجکی
روز اس مجلس میں اکثر علماء عراق اور شام اور مصر اور مکہ اور مدینہ حاضر ہیں اور کوئی جواب

jabirabbas@yahoo.com

میرے سوالات کا ہنیں دیتا کہتے ہیں کہ ابو یوسف کہ شاگردان ابو حنیفہ سے تھا اور پہلوے
ابراہیم میں بیٹھا ہوا تھا اور قاضی تھا بغداد کا بولا اور کہنے لگا کہ اے حسنیہ سوال تیرا برسبیل
تحقیق کے نہیں ہے بلکہ از روے طعن اور تشنیع اور اعتراض کے ہے جو کچھ چاہتی ہے سوال کر حسنیہ
نے کہا کہ سنو میں نے بہت حدیثوں کو سنا ہے اور تفسیروں کو پڑھا ہے کہ جناب امیر المومنین علی بن
ابیطالبؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور سلمان فارسی اور ابوذر اور مقداد رضی
اللہ عنہم سے منقول ہے اور فی زمانہ بعضے لوگ برخلاف انکے کہتے ہیں اور تم بھی مخالفت اُنہوں کی
کرتے اور انکو باطل اور جھوٹ جانتے ہو اور جو کوئی اُنپر عمل کرتا ہے اُسکی تکفیر کرتے ہو اور اکثر
احادیث اور اخبار تمہارے معاویہ اور یزید اور عمرو عاص اور انس بن مالک اور عائشہ وغیرہ سے
منقول ہیں اور جاننا چاہیے کہ آدمیوں کے اختیار میں حق ہے اور باطل ہے اور سچ ہے اور جھوٹ ہے
اور ناسخ ہے اور منسوخ ہے اور خاص ہے اور عام ہے اور محکم ہے اور متشابہ ہے اور حفظ ہے اور وہم ہے
اور ان دونو گروہوں کی مخالفت کہ جو انہوں میں ہے سب خلائق پر ثابت ہے پس مجھ سے بیان
کرو کہ ان دونو گروہ میں سے کس گروہ نے جھوٹ کہا اور پیغمبر خدا پر افترا کیا اور احادیث موضوع
کو زبان خلائق پر جاری کیا اور قرآن کو موافق احادیث موضوعہ کے بنا کر تاویل کیا حالانکہ
صاحب شریعت نے فرمایا ہے کہ حدیث مجھ سے تمکو پہنچی ہے چار شخصوں کے ہنیں پانچواں
ہنیں ہے پوچھا گیا کہ وہ چار کون شخص ہیں فرمایا کہ اوّل وہ شخص منافق ہے کہ ایمان کو ظاہر کرتا
ہے اور اپنے کو مسلمان جانتا ہے اور خدا سے ہنیں ڈرتا ہے اور اُسکو کچھ باک اور اندیشہ ہنیں ہے جھوٹ
باندھنے میں خدا اور رسول پر پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جاوے کہ یہ منافق ہے اور عمداً دروغ
اور جھوٹ باندھتا ہے پیغمبر خدا پر تو ہرگز اُس کے قول پر اعتبار نہ کریں لیکن اور آدمی کہتے ہیں
کہ وہ صحبت میں رہا ہے اور اُن حضرت کو اُس نے دیکھا ہے اور سنا ہے پس اُس حدیث کو اُس سے
قبول کریں اور اعتبار کریں اور اُسکے حال سے آگاہ نہیں ہیں اور اُس کے نفاق پر مطلع نہیں ہیں
جیسا کہ پروردگار عالم صفت منافقین میں فرماتا ہے کہ اِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ یعنی جو دیکھے تو اے محمد انہوں کو یعنی منافقوں کو
عجب آوے تجھکو غلظت جسم انہوں کی سے اور اگر وہ گفتگو کریں تو تو اُنکے سنیگا باتوں انکی
پس جبتک پہچانا انکو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے تو انکو دوسرا کیونکر پہچان سکتا ہے اے
ابراہیم جبکہ نہ پہچانا انکو اور قبول کیا انکے کلام کو اور انکو حاکم کیا مسلمانوں پر اور دنیا
کو انپر مقرر رکھا بدرستیکہ آدمی تابع اور مطیع بادشاہان دنیا کے ہیں مگر وہ شخص تابعدار
انکا نہوگا جسکو خدا تعالیٰ بچاوے پس یہ ایک قسم تھی اُن چاروں میں سے جو اوپر ذکر ہوا
اور دوسری قسم حدیث بیان کرنیوالوں میں وہ شخص ہے کہ کوئی بات رسولخدا سے سنی اور
اسکو یاد رکھا پس اُس بات میں بھی غلطی ہوگئی بھول گیا کسواسطے کہ سہو اور نقصان اور
غلطی سوا ائمہ معصوم کے ممکن ہے مگر اُس شخص نے قصداً رسولخدا کے کلام کو جھوٹ
بیان نہیں کیا اور وہ حدیث اسکو غلط یاد رہی اور اسکو لوگوں سے بیان بھی کرتا ہے اور
کہتا ہے کہ میں نے رسولخدا سے اسطرح سے سنا ہے اور خود بھی اُسپر عمل کرتا ہے اگر مسلمانوں کو
معلوم ہوجائے کہ یہ حدیث غلط ہے تو اُسپر اعتماد نہ کریں گے اور اگر راوی بھی اُسکو غلط جانتا
تو البتہ اُسکو روایت نہ کرتا اور سن اے ابراہیم تیسرا اُن چار راویوں سے وہ شخص ہے کہ کوئی
بات سُنی رسولخدا سے سُن لی کہ اوّل کسی چیز کے کرنے سے حضرت نے منع کیا ہو اور بعد اُسکے
حکم فرمایا کہ اسکو کرو اور اسوقت یہ راوی حاضر نہ تھا پس سُنا اور یاد رکھا ناسخ کو اور منسوخ
کو اُسکی نہ سُنا اور نہ جانتا ہے پس اگر یہ شخص جانتا کہ وہ حدیث منسوخ ہے تو اسکو بیان نہ کرتا
اور اگر مسلمانوں کو معلوم ہوجاوے کہ وہ حدیث بنائی ہوئی اور منسوخ ہے تو اسکو اعتبار
نہ کریں گے اور اے ابراہیم چوتھا اُن راویوں میں سے وہ شخص ہے کہ جھوٹ نہ بیان کرے کلام رسولخدا
کو اور بسبب خوف خدا اور تعظیم رسولخدا کے اُسنے کسیطرح پر اُسمیں غلطی نہیں کی جو کچھ کہ
سنا ہے اُس نے بلکہ جسقدر سُنا ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے بے کم و کاست اُسیطرح سے روایت
کی ہے اور منسوخ کو چھوڑ دیا کیونکہ قرآن مجید میں ناسخ اور منسوخ اور خاص اور عام اور محکم

jabir.abbas@yahoo.com

اور متشابہ ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ پس جبکو کہ شتباہ ہوا اسمیں اور نہ جانا کہ مراد خدا اور رسول کی ہی کیا آیا کیا کرے اب تو بیان کرائی ابراہیم کہ کس گروہ کے قول پر عمل کرنا چاہئی اُن لوگونکے قول پر کہ جنکی طہارت او عصمت پر خدا تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور باوجو عصمت و طہارت کے اول عمر سے آخر عمر تک محرم و ہمدم اور صاحب راز رسولخدا کے رہے ہیں آیا انکی روایات پر عمل کرنا بہتر ہے یا دوسروں کی روایت پر ائی ابراہیم جاننا چاہئی کہ سب صحاب رسولخدا کو طاقت اور مجال رسولخدا سے سوال کرنیکی نہ تھی اور تحقیق اور دریافت ہر چیز کو حضرت سے نہیں کر سکتے تھی اسواسطی کہ اکثر اصحاب کو تو مطلق قوت سوال کی رسول سی نہ تھی کیونکہ خدا تعالیٰ نے انکو منع کر دیا تھا سوال کرنے سو جیسا کہ فرماتا ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو سوال نہ کرو تم کسی چیز کا اسلئی کہ اگر سوال کروگے تم کسی چیز کا کہ وہ ظاہر ہو وی اور وہ چیز بد ہو واسطی تمہاری جب یہ آیت نازل ہوئی تو سوال کرنا ترک کیا اور ہمیشہ صحاب اس آرزو میں ہتی کہ ائی کاش کوئی عرب صحرائی آوی اور حضرتؐ سے سوال کرے تا ہم بھی سنیں ائی ابراہیم میرے مولا اور آقا امام جعفر صادقؑ نے روایت کی ہی اور مینے خود حضرتؑ سے سنا ہے اور وہ حضرتؑ اپنے جد بزرگوار علی بن الحسینؑ سے روایت فرماتے تھی انہوں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام سی اور اُن حضرتؑ نے پدر بزرگوار اپنے سے روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے سلمان فارسی سی فرمایا کہ ائی سلمان میں ہر شب کو ایک بار خدمت رسولخدا صلعم میں حاضر ہوتا تھا اور اُنسے اپنے راز کی باتیں کرتا اور سہ پہر ونہ ایک مرتبہ خلوت ہوتی تھی اور جو کچھ حضرتؐ مجھ سے پوچھتے میں اُسکا جواب عرض کرتا اور میں ہمراہ ہوتا تھا حضرتؐ کے جس جگہ آپ جاتے تھی اور اس بات کو سب صحاب پیغمبر جانتی ہیں کیسلئی

Presented by: Rana Jabir Abbas

میرے یہ بات کسیکو حاصل نہین ہوئی تی اور غیر خدا سوائی میرے کسیکو اپنا محرم راز نہیں جانتی تھی اور
کسیکو مجال سوائی میرے نہ تھی کہ وقت خلوت میں حضرتؐ کے پاس جاوے اور اکثر خلوت
میری مکانیں فرماتے تھے اور جب کبھی میں حضرتؐ کے پاس جاتا تھا تو آپ اپنی کبھی مکانین
خلوت کرتے تھے اور اپنی ازواج وغیرہ کو اُس جگہہ سی حضرتؐ علیحدہ کر دیتے تھے اُسوقت سوائے
میرے کوئی دوسرا حضرتؐ کے پاس نہوتا تھا اور جب کبھی آپ مکان میرے آتے تھے تو فاطمہ زہرا اور
میری بیٹونکو بھی حضرتؐ اُٹھا دیتے تھے اُسوقت اِس قدر حضرتؐ سے میں سوال کرتا تھا کہ سوائی
حضرتؐ کے کسیکو طاقتِ جواب اُن سوالوں کی نہ تھی اور آپ از روی شفقت اور مہربانی کے
میرے سوالات کا جواب بیان فرماتے تھے اور جبرئیل امین میرے روبرو حضرتؐ سے گفتگو کرتے
تھے اور کوئی بات پوشیدہ میرے آگے رسولخدا سے نہ کہتے تھے اور میں بھی سب باتونکو سنتا تھا
اور یہ امر سوائی میرے کسیکو میسر نہ تھا اور جب سوالات میرے تمام ہوجاتے تو خود ابتدا
فرماتے پس کوئی آیت قرآنی ایسی نہ تھی اور کوئی علم اور اسرار ایسا نہ تھا کہ جو حضرتؐ کو معلوم ہو
حلال و حرام اور امر و نہی اور طاعت اور معصیت سے اور جو کچھ کہ تھا اور ہوگا کہ وہ سب حضرتؐ
نے مجھے تعلیم نہ فرمایا ہو بلکہ جو کچھ حضرتؐ کو معلوم تھا وہ مجھکو پڑھایا اور لکھایا اور میں نے
اپنی قلم سی لکھا اور اُسکی تاویل سے مجھکو آگاہ کیا اور ظاہر اور باطن اُسکا مجھکو بتلایا اور
جو کچھ بتلایا اُس سب کو میں یاد رکھا اور فراموش نہ کیا جبوقت حسنیہ نے یہ بیان کیا تو وقت
ہارون اور سب اہل مجلس بہت روئے اور سبھونے کلام حسنیہ کی تصدیق کی اور ابراہیم نے
مرضِ قولنج میں مبتلا ہو کر سر نیچا کر لیا حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم کیفیت احوال اور اقوال
راویانِ تفسیر اور حدیث کی تو تو نے سنی اب اعتقادات بھی اُن دونو گروہونکی تجھہ سے
بیان کروں تا معلوم ہوجاوے کہ اعتقاد کس فرقہ کا حق ہے اور کسکا باطل ہے اے ابراہیم اعتقاد اہلبیت
اور پیروانِ اہلبیت کا یہ ہے کہ خدا کو حکیم اور پاک اور منزہ جانتے ہیں اور صفاتِ قدیمی کو اُسکی
ساتھہ نسبت نہیں دیتے ہیں اور اُسکو بزرگ تر جانتے ہیں کہ وہ عالم اور قادر سب چیزوں پر ہے اور عالم

jabir.abbas@yahoo.com

اور حاکم اور مہربان ہر آدمی پر جانتے ہیں اور اعتقاد کہتے ہیں کہ خدائے عزوجل پیدا کرنیوالا
آسمانوں اور زمینوں کا اور سب چیزوں کا اور جو چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور پیدا
کرنا بندوں کا خاک سے اور پرورش کرنا بندوں کا نطفہ اور حیات اور روح اور اعضا اور جوارح
سے اور مانند اسکے ماکول و مشروب اور ملبوس اور منکوح یعنی نکاح کرنے سے کہ یہ سب
قیام حیات اور معاش اور راحت دنیا کے ہیں اور سبب ہیں عبادت اور بندگی اور نعمتوں
دنیا کی مانند پیدا کرنے عقل اور قوت اور معرفت اور بعثت رسل و عصمت انبیاء اور اوصیا
کے اور بھیجنا کتابوں کا اور جاننا معالم شریعت کا اور بیان کرنا احکام حلال اور حرام اور
طاعت اور عبادت کا اور توفیق اور الطاف بہشت اور دوزخ اور ثواب نعمات باقی کا اور
حیات ابدی کا اور یہ سب ہمیں ملا ہوا ہے کہ یہ فعل اللہ کا ہے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالی افعال
قبائح نہیں ہے اور جو فعل کہ اس سے صادر ہوتا ہے وہ خالی حکمت اور غرض سے نہیں ہے اور ظالم
اور عبث کار نہیں ہے اور تکلیف مالا یطاق اپنے بندوں پر نہیں کرتا اور تکلیف باختیار ثواب دیتا ہے
بندوں کو عوض میں نیکی کے اور عذاب کرتا ہے عوض میں بدی کے اور امر اور نہی اسکا حادث ہے
اور قادر ہے وہ اسپر جسپر بندے قادر نہیں ہیں اور یہ بھی اعتقاد ہے کہ خدا اپنے بندوں کی کفر اور فسق سے
ہرگز رضامند نہیں ہے اسواسطے کہ امر نسبت معدوم کی محال ہے اور کفر اور فسق اور ظلم تقدیر
میں اسکی نہیں ہے اور ذرہ برابر ذرہ کے بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی بندگی کرے تو اسکو
اس بندگی سے زیادہ مزدوری دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ کوئی آنکھ اسکو نہ دیکھے گی اور اسکے
دیکھنے کو چشم سے محال جانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کوئی گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور سہو اور نسیان
بندوں پر جائز نہیں رکھتا اور وہ قادر ہے اس چیز پر کہ بندہ اسپر قادر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ خدائے
تعالی کفر اور فسق کی بندوں کو اجازت نہیں دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ سب انبیا کے واسطے خدا نے
اوصیا مقرر کئے ہیں اور بدون حکم خدا کے ہرگز کسی پیغمبر نے کوئی وصی تعین نہیں کیا اور
کوئی پیغمبر بدون تعین وصی اور بے وصیت کے دنیا سے نہیں گیا ہے اور کہتے ہیں کہ سب انبیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اوصیا معصوم ہیں اور یہ بھی اعتقاد ہے کہ وصی سب پیغمبروں کے معصوم اور پاک ہوتے ہیں اور
ہمارے پیغمبر افضل انبیا ہوتے ہیں اور وصی انکے بموجب حکم خدا سید الاوصیا علی مرتضیٰؑ ہیں اور
خدا تعالیٰ نے انکو ظاہر کیا چنانچہ آیات قرآنی انکی گواہ اور شاہد حال ہیں اور پیغمبر خدا نے باجماع
اُمت غدیر خم میں بموجب حکم الٰہی اُمت کو بوصایت اور خلافت اور امامت علی ابن ابی طالبؑ
کے وصیت کی اور کہتے ہیں کہ خلیفہ رسول بقول رسول خدا صلعم بارہ ہیں اور سب معصوم اور
مطہر ہیں بموجب حکم نص قرآنی کے اور صاحب معجزات اور آیات اور دلائل ہیں اور صاحب
علم لدنی اور جامع جمیع علوم ہیں اور سب موافق اور مخالف انکی عصمت اور طہارت اور علم اور
سخاوت اور شجاعت اور کرامت اور پرہیزگاری کے مقر ہیں اور مقر ہیں ساتھ قرابت رسول خدا
کے اور کوئی منکر نہیں ہے اور شاہد انکے قبلہ حاجات اہل عالم ہیں اور مطیع اور فرمانبردار انکے
بحکم خدا اور رسول ناجی اور رستگار ہیں اور منکر اور مخالف انکے ملعون اور مردود اور خاسر
اور اخس کفار ہیں کہ عالم دنیا لطف اور رحمت خدا سے خالی نہیں ہے اور چاہئے کہ امام معصوم
اور منصوص ہو اور اس باب میں دلائل عقلی اور نقلی سے کتابیں لکھی گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ جو
اجماع مخالف نص کے ہو وہ باطل ہے اور بے اعتبار ہے اور اجماع فساق اور فجار کو اعتبار نہ کرنا
چاہئے اور ہرگز بے طہارت کے نہیں رہتے اور بے نیت کے وضو اور غسل نہیں کرتے یہ کہکر حسینیہ
ابو یوسف سے مخاطب ہوئی کیونکہ وہ شاگردان ابو حنیفہ سے تھا کہ آب نجس سے وضو نہیں کرتے
ہیں اور دونو ہاتھوں سے منہ نہیں دھوتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ اَلْیَمِیْنُ لِلْوَجْہِ
وَالْیَسَارُ لِلْفَرْجِ یعنی دہنا ہاتھ واسطے منہ دھونے کے ہے اور بائیاں ہاتھ واسطے پاک
کرنے مقام پیشاب اور پاخانہ کے ہے اور مسح کان اور گردن کا نہیں کرتے ہیں اور اسکو بدعت
جانتے اور خلاف حکم خدا کے پاؤں کو نہیں دھوتے ہیں اور نماز کو بے نیت کے درست نہیں
جانتے اور بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ سے ترک نہیں کرتے ہیں اور معنی فاتحہ کے فارسی میں تجویز نہیں
کرتے اور بجائے سورہ کے دو برگ سبز نہیں کہتے اور رکوع اور سجود اور قیام کو حسب فرمودہ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول خدا اور اہلبیتؑ اور اصحاب کبار کے بجا لاتے ہیں اور جگہ بہ سلام پر انبیاء اور ملائکہ کے گو نہیں
چھوڑتے ہیں حنیفہ نے جو یہ بیان کیا تو سب خلائق اور ہارون ایکبارگی ہنسے اور ابو یوسف سے
تمسخر کرنا شروع کیا حنیفہ نے کہا کہ ای ابراہیم گوشت خرگوش کہ اسکو حیض آتا ہے حلال نہیں
جانتے اور گوشت گتی کے بلوں کا آنتیں یہاں حلال نہیں ہے اور کھال گتی کی اور کل نجس العین کو نجاست
سے پاک نہیں سمجھتے ہیں اور شراب جوش خوردہ کو حلال نہیں جانتے ہیں اور شطرنج اور جملہ اقسام
جوئے کو حرام جانتے ہیں بموجب حکم نص الٰہی اور حدیث رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور لواطہ کو حرام اور قتل فاعل و مفعول کا واجب جانتے ہیں اور سب باجوں کو حرام جانتے ہیں
مثل نے و طنبور وغیرہ کے اور جو چیزیں کہ مذہب شافعی میں حلال ہیں ان سے اجتناب کرتے ہیں اور
نماز میں اقتدا پیچھے فاسق و فاجر کے نہیں کرتے اور فاسق کو لائق امامت نہیں جانتے اور مرد
عادل کے ساتھ اقتدا کرتے ہیں اور متعہ حج اور متعہ نسا کو ایک شخص کے منع کرنے پر ضائع اور معطل
نہیں چھوڑتے اور پھر شافعی سے مخاطب ہو کر کہا کہ ای شافعی وہ دختر کہ جو اپنے زنا سے پیدا ہوئی
ہے اسکے ساتھ عقد نکاح جائز نہیں سمجھتے ہیں اور نہ وہ یہ کہتے ہیں کہ فرزند چار سال شکم مادر
میں رہتا ہے جب حنیفہ نے یہ بیان کیا تو ہارون شافعی کو دیکھ کر ہنسا کیونکہ شافعی کے اجتہاد
میں یہ افعال درست اور صحیح ہیں اسوقت شافعی کا دم بند تھا حنیفہ نے پھر کہا کہ از روئے
قیاس کے نہیں کہتے ہیں کہ حد ساقط ہے اس شخص سے کہ جو اپنی اماں اور بہن سے عمداً عقد کرے
اور نہیں کہتے ہیں کہ حد ساقط ہوتی ہے اس آدمی سے جو ذکر کو کپڑے سے لپیٹ کر اپنی ماں سے دخول
کرے اثنائے راہ کعبہ معظمہ میں اور نہیں کہتے ہیں کہ حد نہیں ہے لواطہ کرنے والے پر اور قیاس پر عمل
نہیں کرتے اور انکا قول ہے کہ اول قیاس پر عمل ابلیس نے کیا تھا کہ کہا أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ یعنی میں بہتر ہوں اس سے کہ پیدا کیا مجھکو آگ سے اور پیدا
کیا اسکو یعنی آدم کو خاک سے اور دوسرے قیاس پر عمل کیا ابو حنیفہ نے اور تمہارے ابو یوسف
اور وہ نہیں کہتے ہیں کہ نجات ہماری اور ہمارے اماموں کی مشیت خدا میں ہے اور یقین کرتے ہیں

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور یقین جانتے ہیں اسکا کہ امام ہمارے پاک اور معصوم ہیں اور شفاعت کرینگے
ہیں دوستوں اپنے کی روز قیامت میں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک اور خاسر اور کافر اور ظالم اور
ملعون جانتے ہیں موافق حکم خدا اور نص رسول کے اور تعصب اور دشمنی نہیں کرتے واسطے
تشفی اور تسلی نفس اپنے کے اور خون اور مال کسی کا حلال نہیں جانتے ہیں اور موافق سنت
رسول کے انگشتری دست راست میں پہنتے ہیں اور بوجہ دشمنی غیروں کے سنت کو ترک
نہیں کرتے اور درود پیغمبر اور آل پیغمبر اپنے پر بھیجتے ہیں اور نہیں کہتے ہیں کہ درود اہلبیت
رسول پہ جائز نہیں ہے اور پیروی سنت معاویہ اور یزید کی نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ اور علی بن
ابیطالب کو امیر المومنین کہتے ہیں اور یہ نام کو خدا اور رسول سے مخصوص انہیں حضرت کا
جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ عہد رسولخدا میں تمام آدمی انکو امیر المومنین کہکر بولتے تھے اور
زمانہ رسولخدا میں کسی دوسرے کو سوائے انکے امیر المومنین نہیں کہتے تھے اور یہ بھی
کہتے ہیں کہ موافق حکم آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ کے اکثر زمانہ رسولخدا میں
انکو ولی اللہ اور ولی المومنین کہتے تھے اور صلوات انپر بھیجتے تھے اور انکے دشمنوں پر بہ
آواز خفی و جلی لعنت کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ ہمارے اماموں کی عصمت اور طہارت پر
امت کا اجماع ہے اور کسی علماء اور مخالف نے نقض ائمہ ہمارے کا بیان نہیں کیا اور تمام
امت کا اجماع ہے ہمارے ائمہ کے مخالفوں اور دشمنوں کے کفر پر اور کفر پر ان لوگوں کے
کہ جنہوں نے غصب کیا ہے حق انکا اور کہتے ہیں کہ ہم ہیں پیرو سنت پیغمبر اور اہلبیت
انکے کے اور کہتے ہیں کہ اکثر عبادات اور اعمال مستحبہ کہ جسپر مخالف ہمارے عمل کرتے
ہیں اور اسکو سنت رسول کہتے ہیں وہ دروغ اور بہتان ہے بلکہ اکثر وہ اعمال اور
عبادات زمانہ میں شیخین کے مشہور ہوگئے ہیں مثل نماز تراویح وغیرہ کے جبکہ حنفیہ نے
زبان طعن اسطرح سے شیخین پر دراز کی تو تمام علما بغداد ایکبارگی برہم ہوئے اور

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غل مچانے لگی شافعی کے پاس ایک دوات تھی اُسکو اُٹھاکر حُسنیہ کے ماری اُسوقت
ہارون یہ حرکت شافعی کی دیکھکر ہنسا اور کہنے لگا کہ ای شافعی یہ ایک کنیز ہی ہم نے اسکو
معاف کیا ہی جو کچھ چاہی کہی اور کری اسکی قتل اور ستانے سی کیا حاصل ہی اگر تم کچھ لیاقت
علمی رکھتی ہو تو اسکو تفسیر اور حدیث رسولخدا سی معقول اور بند کرو حُسنیہ کو اس کلام
ہارون سے تقویت ہوئی اور کہنے لگی کہ ای شافعی یہ منصب تجھکو نہیں ہی کہ تو عالموں میں
بیٹھے اور تیری فضیحت تجھکو یہی کافی ہی کہ اپنی اجتہاد کے زعم میں چار سال تک اپنی
ماں کے پیٹ میں بیٹھا رہا حالانکہ تیرے باپ کو مرے ہوئے چار سال گذر گئے تھے اُسوقت
تو اپنی ماں سے پیدا ہوا اور اب تو اس مسئلہ پر فتویٰ دیتا ہے جس حالت میں تیرا نسب ایسا
صحیح ہو تو کیونکر مخالفت اہلبیت کی نہ کریگا اور ای شافعی یہ سب کو معلوم ہی کہ تو مرتد ہی
کیا اسلئے کہ اوّل میں تو طریقہ اہلبیت رسالت پر تھا اور اپنے کو غلام اور تابعدار اہلبیت کا
جانتا تھا اور اُس زمانہ میں تو ہجو ابوحنیفہ کی کرتا تھا بہ سبب مخالف ہونے ابوحنیفہ
کے اہلبیت نبوت سے اور تو نے قصیدہ میں ہجو اور مطاعن اور غلطی اجتہاد اُسکے کی
اور عمل بقیاس کرنا اُسکا لکھا ہی اور اس بات کو سب حضار مجلس جانتے ہیں اور اب تو نے
واسطے حصول جاہ اور اعتبار چند روزہ دنیا کے دین کو عوض دنیا کے بیچا ہی اور اجتہاد
کرتا ہی اور آرزو امامت اور پیشوائی خلق کی رکھتا ہی مثل ابوحنیفہ کے ای شافعی خیال کر
تو اسکو کہ نوحؑ نبی باوجود طول عمر اور کثرت عبادت کے اور ابراہیم خلیلؑ باوجود خلعت
خُلّت کے اور موسیٰؑ باوجود حصول مرتبہ مکالمت کے اور ذوالقرنین اور سلیمانؑ باوجود
حصول مرتبہ سلطنت اور مملکت کے اور داؤدؑ نبی باوجود شرکت اور قوت کے اور عیسیٰؑ
باوجود اس رفعت اور منزلت کے سر ارادت اور عبودیت کا ہمارے پیغمبر کے آستانہ پر رکھتی
ہیں اور تمنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی کرتے ہیں
اور عترت اور اہلبیت علیہم السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ کمال دین اور برہان

jabir.abbas@yahoo.com

یقین اور حفاظ شریعت ہیں اور امین خدا اور مفسران قرآن اور حجت خدا اور اوصیائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور معصوم ہیں بموجب مضمون آیۂ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور منصوص من اللہ ہیں بمضمون آیہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اور سردار راست گو ہیں اور صدیق ہیں بمضمون یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کے اور جان بیچنے والے ہیں بمضمون اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ اور نان بخشنے والے ہیں بمضمون وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا کے پس مصداق ان سب آیات کے عترت اور اہلبیت رسالت علیہم السلام ہیں اور سردار اور افسر اور رئیس اہلبیت کا وہ صاحب دولت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حق میں اس کے فرمایا ہے موافق روایت تمہاری کے کہ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِی التَّقْوٰی وَاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ ھَیْبَتِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی جسکہ پیغمبر خدا صلعم کا ایسا ابن عم اور برادر اور وصی ہو کہ جسکا مرتبہ اور شان اس مرتبہ میں ہو کہ جسکو رسولِ خدا نے پیغمبران اولو العزم کے برابر کہا موافق زعم تمہارے اور سب اہل اسلام کے ای شافعی تجھکو کس طمع اور لالچ نے پھیر دیا کہ شاہ راہ محبت اور مودت انکی چھوڑکر تو گمراہ ہوا اور تونے طریقہ گمراہوں اور ظالموں کا اختیار کیا اور ہاتھ ارادت کا دامن اماماں اور پیشوایان وہم کے اور ائمہ یہدون الی النار کے مارکر ارتداد کی چست باندھی ہے اسوقت شافعی خجالت سے دم بخود ہو گیا اور طاقت جواب کی بالکل اس سے جاتی رہی پھر حسنیہ طرف ابراہیم کے متوجہ ہوئی اور کہا کہ ای ابراہیم جس روز سے کہ ابی بکر صاحب نے حق خلافت کو ناحق غصب کیا ہے سوائے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کبار ان حضرت نے

محبت اور دلیل بارہا الزام دیکر اسکو بے ایمان کیا اور یہ اکثر اسکو درمیان خلائق کے
شرمندہ اور بے اعتبار کرتے تھے اور وہ خجالت اور شرمندگی سے گردن نیچی کر لیتا تھا اور
اسکو مجال جواب کی نہوتی تھی اسدن سے آجکے دن تک بسبب کثرت دشمنانِ دین کے
کسی اہلِ ایمان کو طاقت اور جرأت نہوئی تھی کہ مذہب حق اور طریقہ اہلبیت علیہم السلام
کو ظاہر کریں اور الزام دیں دشمنانِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو اِس طرح سے کہ جسطرح مجھکو
بدولتِ خلیفہ زماں اور ابنِ عم امیر المومنین کے موقع ملا ہے ہارون حسنیہ کو دیکھکر ہنسا
اسوقت حسنیہ نے پھر کہا کہ ای گروہِ علما کیوں تم سب خاموش اور چپ بیٹھے ہو اور سبب
افعال اور کردار اپنے پیشوایوں کے شرمندہ ہو ای ابراہیم بیان کر کہ پیغمبری کوئی صورت
ہے کہ جسکو آنکھوں سے دیکھنا چاہئے یا معنی ہے کہ سوائے اہلِ کشف کے اور نہ دیکھ سکے اور یہ
بھی بیان کر کہ بھیجنا پیغمبر کا خدا تعالی پر کسواسطے واجب ہے اور جسوقت کہ وہ پیغمبر دنیا سے
جاوے اور معنی نبوت کے کہ پیغمبری ہے اسیطرح وجود پیغمبر سے جاتے رہیں اور غائب ہو یا
ایک روح مناسب مقارب روح پیغمبر سے چاہئے کہ وہ پیغمبری کو حفاظت میں رکھے یا
پیغمبری منقطع ہو جاوے اسوقت تک کہ پیغمبر دوسرا ہو اور یہ اور پوچھتی ہوں کہ آیا درمیان
کسی چیز کے حاجت ایسی امام کی ہے یا نہیں کہ وہ دینِ پیغمبر کو قائم رکھے لے ابراہیم تجھکو قسم
ہے خدا کی تو اسکا جواب مجھکو دے کہ یہ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رسل اولو العزم
ہوئے ہیں بعد تعین اور مقرر کئے ہوئے اپنے وصی کے دنیا سے گئے ہیں ابراہیم نے کہا ہاں
حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم آیا مقرر کرنا وصی کا بحکم خدا تھا یا خود وصی اور خلیفہ مقرر
کرتے تھے ابراہیم نے کہا کہ مقرر کرنا وصی کا بموجب حکم خدا کے تھا حسنیہ نے کہا ای ابراہیم
پس کیوں جائز رکھتے ہو کہ پیغمبر ہمارے سب نبیوں اور رسولوں سے افضل ہوئے ہیں
خدا تعالی نے انکی دین کی حفاظت کیواسطے وصی مقرر نہ کیا ہو یہ کب ہو سکتا ہے کہ پیغمبر
نے خود امت کو حکم وصیت کا دیا ہو اور خود ہی بے وصیت کئے جہانِ فانی سے رحلت

jabir.abbas@yahoo.com

فرماتی ہو ویں اور واسطے حفاظت دین و امت اپنی کے وصی اور خلیفہ مقرر نہ کیا ہو
تم لوگ عجب طرح کے گمراہ جاہل ہو اے ابراہیم پیغمبر ایسا ہونا چاہئے کہ متحمل ہو ایسی امانت کا
کہ تمام آسمان اور زمین اسکا تحمل نہ کر سکیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا یہ کہ پیغمبر ایسا ہو نا چاہئے کہ خطا کرے اور سہو
اور غلطی کرے اور گفتگو بیہودہ کرے اور عاشق ہیشہ اور دروغگو ہووے اور جائز رکھے تکلیف
دینا آدمیوں کو موافق خواہش نفس اپنی کے اس لئے کہ چند آدمی اُسکے ساتھ متفق ہوویں
اور اُسپر گواہی دیں اور بعد اُس کے جو کچھ چاہیں سو کریں اور جس کسی کے واسطے دل انکا
چاہے اُسکو امام اپنا بنا دیں اے ابراہیم بیان کر امامت کیا چیز ہے اور کیا ہے وہ امامت
کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دی تھی اور کہا کہ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا اور
دوسری جگہ فرمایا کہ وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور پھر فرمایا کہ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً
یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ اور سن تو دو طرح پر امامت ظاہر اور روشن ہوتی ایک
تو امامت متقیوں اور پرہیزگاروں کی اور ایک امامت اہل دوزخ اور گنہگاروں کی
یعنی وہ لوگ کہ جو آدمیوں کو طلب کرتے ہیں طرف جہنم کے آیا علامت اور نشان امام
متقیوں کا کیا ہے اور کیا چیز ہے اور امامت پیغمبر سے مثل پیغمبری کے ہے جانب خدائے
تعالیٰ سے یا نہیں آیا وصی پیغمبر اور امام مسلمانوں کا نسل ابراہیم خلیل اللہ سے ہونا
چاہئے اور اجداد اُس کے بزرگ اور شریف ہوں اور ہرگز بت پرستی اُنہوں نے نہ کی
ہو اور اُسکا مولد با طہارت ہو اور درستی ایمان اور نورِ علم اور قوت نفسی اور معرفت
اسرارِ عرشی شرعی اور احکام شرعی کے اور آداب اور اخلاق پسندیدہ اور سبحان سبحہ
اور سعادی اور سیاست مُلکی اور صبر کرنا اور علم اختیار کرنا اور مداومت کرنا طاعت اور
عبادت پر اور دوری اختیار کرنا خواہشوں سے اور باکرم ہونا اور سخاوت اور شجاعت
اور عصمت اور طہارت اور حکمت اور زہد کا ہونا اور کافروں اور مومنوں اور متقیوں سے

نرمی اور خوشخوئی سے بسر کرنا اور صرف کرنا راہِ خدا میں اُس چیز کا کہ مالک اُسکا ہو تو
یہ سب صفات اُس کے ہو ویں اور اشکالات قرآنی اور تحقیقاتِ فرقانی کو خوب جانتا ہو
اور ہمیشہ سائلین سے صحبت رکھے اور اشیاء گزشتہ اور آئندہ کی خبر دیوے اور خدا اور رسول
اُسکو دوست رکھتے ہوں اور کتنی ہی آیات قرآنی اُسکی شان میں نازل ہوتی ہوا اور زعم
مخالف اور موافق میں بہت سی حدیثیں صحیح صریح پیغمبر نے اُسکے حق میں فرمائی ہوں
کہ مخالف ناقل اُن کے ہیں اور اُنکی کتابوں میں مذکور ہیں اور اکثر محاربات اور غزوات
میں کفار اور زندیقوں اور بہت سے لشکروں کو دفع کیا ہوا اور ایک ضرب اُسکی
رسولِ خدا نے برابر اعمال جن اور انس کے فرمائی ہو موافق زعم اُس کے مخالفین کے
اور ابنِ عم اور برادر پیغمبر ہوا اور اُسکو نفسِ پیغمبر کہا ہو باجماعِ اُمت کیا ایسا آدمی اس
اُمت کے اولیٰ اور انسب ہے یا اُسکا امام ہونا چاہیے کہ جسنے چالیس سال بعد بت پرستی چھوڑی
ہوا اور گوشت اور پوست اور خون اُسکا پیدا ہوا شراب اور گوشت خوک سے اور ایک
مدت دراز عبادت لات و عزیٰ کرکے اظہار ایمان زبان سے کرے اور بالائے منبر ایک
عورت کے جواب سے عاجز ہو جاتے اور کہے کُلُّهُمْ أَفْقَهُ مِنِّي حَتَّى الْمُخَدَّرَاتِ فِي الْبُيُوتِ
اور بارہا بالقول مخالف اور موافق کے برسرِ منبر لفظ أَقِيلُونِي اُسکی زبان پر جاری ہوا
اور باغوائے عمر خطاب اور ابوعبیدہ جراح اور سالم غلام ابوحذیفہ بن حصین کے اور
بشیر بن سعد اور خالد بن ولید اور چند دیگر اشخاص سقیفۂ بنی ساعدہ میں اُس سے بیعت کی
اور امام اور پیشوا بنایا اور وہ ارذلِ اُمت تھا اور اکثر اوقات کو کرباس فروشی
اور بزازی و خیاطی میں بسر کرتا تھا اور ہر روز وہ اور باپ اُسکا زمانِ جاہلیت میں
عبداللہ جدعان کے باورچیخانہ پر پکارتا تھا اور لوگوں کو بلاتا تھا تاکہ لوگ جمع ہوں اور
جھوٹا فضلہ اپنا دیں اور زمانہ خلافت میں بھی درزی کا پیشہ کرتا تھا اور اکثر آدمی
اُس سے کراہت کرتے تھے اور اُسکی ہجو اور مذمت کرتے تھے ایسا ابراہیم کب جائز ہے ایسے آدمی کو

jabirabbas@yahoo.com

معصومان خاندانِ اہلبیتِ نبوت صلعم پر مقدم رکہنا اور اسکو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کے موافق زعم چند اشخاص گمراہ کے خلیفہ اور قائم مقام رسولخدا کا جاننا اور کہنا کہ جانب خدا سے بہت اچھا خلیفہ ہی باوجود ہونے کسیطرح کی لیاقت اور حیثیت خلافت کے اے ابراہیم بیان کر کہ ان دو اماموں میں سی کہ جنکی یہ تعریف اور توصیف تونے بیان کی ہے ان دونو میں سے کون سزاوار اور لائق ہی واسطی امامت اور وصایت کے ابراہیم نے کہا کہ اے حُسنیہ ہم منکر نہیں ہیں فضائل اہلبیتِ رسول علیہ السلام کے اور جو کچھ کہ فضائل علی بن ابی طالب علیہ السلام کے تونے بیان کئے وہ سب ہمارے نزدیک ثابت ہیں بلکہ زیادہ اس سے ولیکن خلافت ابی بکر میں اجماعِ اُمت ہی اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الْخَطَاءِ یعنی جس امر پر اُمت میری اجماع کرے وہ ثواب ہوگا یعنی اجماع میری اُمت کا خطا پر نہیں ہی حُسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم تجھکو قسم ہی آفریدگار عالم کی سچ بیان کر کسی جگہ بھی تفسیر وغیرہ میں لکھا ہوا ہی کہ روز حجۃ الوداع جبکہ رسولخدا غدیر خم میں بحکم خدا مقیم ہوئے ہیں یہ آیت اُنپر نازل ہوئی تھی کہ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی لوگونکو اس حکم کو پہنچا دو جبکہ خائف ہوئے رسولخدا پہنچانے میں اس حکم کے تو اُسوقت وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی جبرئیل نازل ہوئے اور جبکہ ہاتھ علی بن ابیطالبؑ کا حضرت نے پکڑا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے کہ وہ اونٹوں کی کجاووں سے اُس مقام پر بنایا گیا فرمایا حضرت نے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَالْعَنْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہٗ بعد اس کے یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اے ابراہیم تجھکو قسم ہی خدا کی صاف صاف بیان کر کہ جو کچھ تجھکو معلوم ہی پس ابراہیم متوجہ ہوا طرف

شافعی اور ابو یوسف اور دیگر علما کے اور سر نیچا کرلیا اور چپ ہو گیا اُسوقت حسنیہ
نے اور عالموںسے کہا کہ تمکو قسم ہے رسولخدا کی سچ کہو اور تمکو قسم ہے تاج اور تخت خلیفہ کی مجھ
سے اصل اصل ہے اور جو تم نے سنا ہے بیان کرو جبکہ حسنیہ نے قسم تاج اور تخت خلیفہ کی ولائی تو
اُسوقت ابو یوسف بولا اور کہنے لگا کہ اے حسنیہ اکثر مفسرین نے تصریح کی ہے کہ یہ آیت حضرت
علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شان میں نازل ہوئی ہے اور وہ حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ بھی مشہور ہے پس حسنیہ نے کہا اب کیا کہتا ہے تو بمقدمہ آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ
وَهُمْ رَاکِعُوْنَ تجھکو قسم ہے خدا کی سچ بیان کر کہ یہ آیت کسکے شان میں نازل ہوئی ہے ابو یوسف نے
کہا کہ یہ آیت باجماعِ اُمت شان علی بن ابی طالب علیہ السلام میں نازل ہوئی ہے حسنیہ نے
کہا اے ابو یوسف کیا اعتقاد ہے تیرا آیت مباہلہ میں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رسول سے کہ فَقُلْ
تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ صاف ہو تجھ پر اگر تو حق کو پوشیدہ کرے اور
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ
چھپاوے تو اے ابو یوسف روزِ مباہلہ مردوں میں سے بغیر علی بن ابی طالب اور حسن اور حسین
علیہم السلام کے اور عورتوں میں سے سوائے حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کے کوئی اور
بھی ہمراہ پیغمبر کے تھا کہا کہ نہیں البتہ سوائے ان چاروں کے اُسوقت کوئی نہیں تھا حسنیہ نے کہا
کہ اے ابو یوسف خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو نفسِ پیغمبر کہا اور یہ مرتبہ مخصوص
واسطے ذات علی بن ابی طالب کے ہے یا نہیں ابو یوسف نے کہا کہ اے حسنیہ اسمیں کسیکو عذر
نہیں ہے اور کوئی اسکا انکار نہیں کر سکتا اُسوقت حسنیہ نے ہارون سے عرض کی کہ اے
خلیفہ تجھکو قسم ہے پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تو گواہ رہنا جو کچھ ان عالموں نے
تیری مجلس میں بیان کیا ہے پھر دوبارہ طرف علما کے مخاطب ہوئی اور کہنے لگی کہ ایک
سوال اور کرتی ہوں تمکو قسم ہے خدا تعالیٰ کی سچ اور راست کہنا کہ جب رسولخدا صلعم
کو حالتِ نزع تھی حضرت نے اشارہ کیا اصحاب کو اور فرمایا کہ ائتونی بدوات

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَقِرطَاسٍ اَکتُبُ لَکُم کِتَاباً لَن تَضِلُّوا بَعدِی یعنی دوات اور کاغذ لاؤ کہ
لکھوں واسطے تمہارے ایک وصیت نامہ کہ تابعد میرے تم گمراہ نہو آیا وہ کون تھا
اصحاب میں سے کہ جسنے انکار کیا اور مانع ہوا رسولخدا کو وصیت کرنے سے اور مانع ہوا اور
سبھوں کو حاضر کرنے دوات اور کاغذ سے ابو یوسف نے کہا کہ یہ قضایا مشہور سے
ہے کہ عمر بن الخطاب نے دوات اور کاغذ کو منع کیا تھا بخیال اس کے کہ مبادا مرض کو حضرت کے
زیادتی ہو جاوے اور آنحضرت کو تکلیف پہنچے اور کہا کہ اِنَّ المَرءَ لَیَهجُرُ حَسبُنَا
کِتَابُ اللّٰہِ حسنیہ یہ سنکر ہنسی اور کہا کہ ای ابراہیم اور ای ابو یوسف احکام اور نصوصِ خدا کو
بالکل تم بیکار اور فضول سمجھتے ہو اور بیعتِ روزِ غدیر کو کالعدم جانتے ہو یعنی گویا کہ بیعت
ہوئی ہی نہیں اور مانع وصیت حضرت کے ہوئے اور تہمت ہذیان کی رسولخدا پر باندھتے
ہو اور کلامِ خدا پر مطلق ایمان نہیں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الهَوٰی اِن هُوَ
اِلَّا وَحیٌ یُّوحٰی اے ابراہیم حضرت نے اپنی اُمت کیواسطے فرمایا ہے اَنَا اَشفَقُ مِنَ
الوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ یعنی میں مہربان زیادہ تر ہوں باپ سے نسبت بیٹے اپنے کے شفقت اور
مہربانی میں یعنی محبت اُن حضرت کی نسبت اُمت کے اس مرتبہ میں تھی کہ آدابِ طہارت
استنجا تک کو ترک نہ کیا اور اُمت کو تعلیم فرمایا اور بڑی غضب کی بات ہے کہ امامت اور
وصایت اور خلافت کو کہ اشد اور اہم مہماتِ دین اور ضروریات امور نبوت اور رسالت
سے ہے ناتمام چھوڑا ہو پس جسکا یہ اعتقاد ہو وہ یقیناً شفاعتِ رسول سے نا اُمید اور بے
نصیب ہیگا ای ابراہیم اس بدنامی کا تمکو کچھ خیال نہیں ہے اور کہتے ہو کہ ابی بکر کی خلافت پر
اُمت نے اجماع کیا ہے ای ابراہیم مجھسے مخاطب ہو کہ جو اجماع خلافت نہو وہ صحیح اور درست
ہے یا نہیں ابراہیم نے کہا کہ نہیں حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم پس کیوں قائل ہوا اجماع کا ہارون
ہنسا اور ابراہیم نے نادم ہو کر سر نیچا کر لیا حسنیہ نے کہا کہ ای ابراہیم نصوص کو چھوڑتی ہو
اور حکمِ الٰہی اور فرمانِ رسالت پناہی کو ایک طرف رہنے دے اور یہ بیان کر کہ ابی بکر کی خلافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

میں اجماع سب امت کا ہوا یا اجماع خاص امت کا ابراہیم کو فکر ہوئی اسواسطے کہ اگر یہ کہتا ہے کہ اجماع سب امت کا ہوا تھا تو جھوٹ اسکا ثابت ہوتا ہے کسواسطے کہ اہل ایک شہر بلکہ ایک محلہ والونے بھی اتفاق نہ کیا تھا سوائے چند فاسقانِ مردود کے کہ عداوت اہل بیت میں وہ مشہور تھے اور حالتِ حیات رسولخدا میں ہمیشہ برسر نفاق رہتے تھے ابراہیم نے کہا کہ ای حنیفہ خاصانِ امت میں سے اہلِ حل و عقد نے اتفاق کیا تھا کہ ابی بکر سب صحابہ میں اولی و انسب واسطے خلافت کے ہے حنیفہ نے کہا کہ ای ابراہیم وای ابویوسف وای شافعی وای علما کہ تم سب اسوقت یہاں حاضر ہو تم سے سوال کرتی ہوں خلیفہ زماں کے سامنے سچ سچ کہنا کہ بعد ابی بکر کے کہ جو تنازع فیہ ہے اعظم اور افضل سب اصحاب میں کون تھا خاص امین اصحاب میں سے کہ رسولخدا نے جنکی فضائل میں حدیثیں فرمائی ہیں وہ کونسی ہیں اور اہلبیت بنی ہاشم میں سے وہ کون ہیں کہ فضیلت انکی سب اصحاب پر بلکہ تمام آدمیوں پر ثابت ہے انہوں نے کہا کہ علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور عباسؓ اور طلحہ اور زبیر اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود اور سلمان اور ابی ذر اور مقداد اور اسود اور عمار یاسر اور جابر انصاری اور عثمان بن مظعون اور ابو دجانہ انصاری اور حذیفہ الیمانی اور ابی بن کعب اور سعد بن عبادہ اور قیس بن سعد تھے حنیفہ نے کہا کہ ای خلیفہ زمان قسم ہے مجھکو اُس کی کہ جسکی جگہ پر تو بیٹھا ہوا ہے یعنی رسولخدا کی ان عالموں سے سوال کر کہ کسی بزرگترین بنی ہاشم اور اصحاب کبار نے ابی بکر سے بیعت کی ہے یا نہیں اسوقت ہارون نے سب عالموں سے کہا کہ بیان کرو جو کچھ کہ واقع میں ہے سب ایکبارگی سر بگریبان ہو گئے تا شافعی نے سر اٹھایا اور کہا کہ ای گروہ علما اسوقت کیوں چپ ہو اور زمین جھانکتے ہو بیان کرو جو کچھ کہ تمکو اخبار اور روایات سے معلوم ہے احوال صحابہ اور اہلبیت کا اور جو کچھ کہ وقوع میں آیا ہے مابین صحابہ اور اہلبیت رسالت کے ابویوسف نے کہا ظاہر یہ ہے کہ اصحاب اور اہل بیت میں جھگڑا واقع ہوا حنیفہ نے کہا کہ جو کچھ واقع ہوا ہے میں بیان کروں اگر میرے کہنے کو مانو

اور یقین کرو تو میں دعویٰ کرتی ہوں کہ احادیث و اخبار اور تمہاری تفسیروں سے تمہارے
اوپر ثابت کرونگی ہارون نے کہا بیان کر حسنیہ نے کہا کہ سنو جبکہ علیؑ بن ابی طالب مع فضل
بن عباس اور ایک جماعت بنی ہاشم اور ایک جماعت صحابہ کبار سے تجہیز اور تکفین اور
دفن حضرت رسولخدا صلعم میں مشغول تھے اکثر منافقان صحابہ میں سے سقیفہ بنی ساعدہ
میں پیغمبر کو چھوڑ کر جا بیٹھے اور حضرتؐ کے تجہیز و تکفین اور دفن میں شامل نہ ہوئے اور واسطے
خلافت کے جھگڑنے لگے جب انصاروں نے سنا کہ ایک جماعت اصحابوں کی سقیفہ بنی ساعدہ
میں جمع ہوتی ہیں اور خلیفہ بنا رہی ہیں اسوقت بہت سے انصار جمع ہو کر اس جلسہ میں جا کر
شامل ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ خلیفہ ہم میں سے ہو ہمیں تکرار ہونے لگی اسوقت ابی بکر عمر سے
کہنے لگا کہ تو ہاتھ بڑھا کہ میں تجھ سے بیعت کروں عمر نے ابی بکر سے کہا کہ تو مقدم ہے ہم سے
عمر میں اور بڑا ہے اور بڑھا ہے تو اپنا ہاتھ بڑھا کہ میں تیری بیعت کروں اور کبھی سالم غلام
ابن حذیفہ سے کہتا تھا کہ تو خلیفہ بنجا اور کبھی ابو عبیدہ سے کہتا تھا کہ تو ہی خلیفہ ہو جا جب
اسمیں بہت تکرار ہوئی اور جھگڑا بڑھا تو انصاروں نے کہا کہ مِنّا اَمیرٌ وَ مِنکُم اَمیرٌ یعنی
ایک خلیفہ ہم میں سے ہو اور ایک خلیفہ تم میں سے اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ تو انصاروں
میں بڑا اور بزرگ ہے تو ہاتھ اپنا بڑھا کہ ہم تجھ سے بیعت کریں اسوقت سعد نے بہت کچھ عذر
کیا اور خلافت کو قبول نہ کرتا تھا آخر کار بعد از تکرار بہت کے جب انصاروں نے نہ مانا تو
سعد راضی ہوا اسوقت قیس پسر سعد بن عبادہ نے دیکھا کہ میرا باپ خلافت پر راضی
ہو گیا ہے اٹھا اور تلوار نیام سے نکالکر اپنے باپ کے سر پر آیا اور کہا کہ خدا سے ڈر یہ منصب تیرا
نہیں ہے اور کیا بھول گیا تو اسکو جو غدیر خم میں رسولخدا نے علیؑ بن ابی طالب کے بابت میں
فرمایا تھا اور بحکم الٰہی ہاتھ انکا پکڑ کر تم سب کو دکھلایا تھا اور تم سب پر امام اور حاکم
کیا اور تم سب راضی ہو گئے اور بیعت کی تم نے علیؑ سے اور مبارک بادی تم نے انکو خلافت
اور امامت کی اور اب اسوقت تم مخالفت حکم خدا اور پیغمبر کی کرتے ہو آج کے روز تم میں

jabir.abbas@yahoo.com

رسولِ خدا نہیں ہیں واللہ ای مدبر ترک کر اس معاملہ کو ورنہ ابھی تیری سر کو تن سے جدا
کرتا ہوں سعد بن عبادہ یہ گفتگو اپنے بیٹے قیس سے سنکر نادم ہوا اور توبہ کی پھر انصاریوں نے
کسی دوسرے سے نہ کہا اسوقت عمر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے لَا تَجْتَمِعُ سَیْفَانِ فِی غِمْدٍ یعنی
دو تلوار ایک میان میں نہیں سماتی یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ دو آدمی خلافت کریں اور
یہ امر ممکن نہیں ہے فوراً تلوار لیکر ابی بکر کے سر پر پہنچا اور کہا کہ بہت باتیں بنا ہاتھ بڑھا
کہ میں تجھ سے بیعت کرتا ہوں اور اسیوقت ابی بکر سے بیعت کی اور اس کے بعد ابو عبیدہ نے
بیعت کی اور بعد اس کے صحابہ ایک ایک دو دو آتے تھے اور بیعت کرتے تھے اسوقت
قریب بتیس نفر کے بیعت پذیر ہوئی بعد ازاں عمر بن خطاب ہر ایک اصحاب کے سر پر جاکر تلوار
کھینچتا تھا اور جبراً اور قہراً اپنے ساتھ لاتا تھا اور بیعت کراتا تھا تین روز تک تو یہ طور رہا
بعد تین روز کے مسجدِ رسول میں گئے اور ارادہ کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قبر
سے باہر نکالیں اور حضرت پر نماز پڑھیں جناب امیر المومنینؑ اس خبر کو سنکر حضرت کی قبر پر جا کھڑے
ہوئے اور ایک چوب تھی کہ جسکے دونوں سروں پر لوہا لگا ہوا تھا آپکے ہاتھ میں تھی اسوقت
قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ تم قبر سے حضرت کو باہر نکالو خود میں قتل ہو جاؤں یا تم کو
قتل کر دوں معاویہ نے ابی بکر سے کہا کہ اس معاملہ سے درگزر کرو کسواسطے کہ میں نے پیغمبرِ خدا
صلعم سے سنا ہے کہ جس روز میرے بھائی علی ابن ابی طالب کو دیکھو کہ پارچہ سرخ سر پر باندھے
ہوا اور ایک چوب تھی اس صفت کی جسطرح کی اب آپکے ہاتھ میں ہے وہ لئے ہوئے کوئی سامنے
نہ پڑے کہ اگر اسوقت میں تمام آدمی مشرق سے مغرب تک کے اسپر حملہ کریں تو بحکمِ خدا اسپر
غالب ہونگے اور وہ سب کو قتل کریگا جب یہ حکایت معاویہ سے سنی تو اس بات سے درگزر کی
اور پھر کر چلے آئے اور مسجدِ رسول میں آ بیٹھے اور علی ابن ابی طالبؑ مع اصحاب کبار اور مومنان
دیندار اور ایک جماعتِ کثیرہ بنی ہاشم سے کہ ہمراہ آن حضرت کے تھی ایک طرف مسجد میں
بیٹھے اسوقت گفتگو بہت ہوئی اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ انہوں نے تحریر

یعنی جمع نہیں ہوتیں دو تلواریں ایک نیام میں

تمام فرماتے اور منقول کرتے تھے اور ملامت کرتے تھے اس طرح پر کہ اپنے پیغمبر کو چھوڑ گئے اور کفن اور دفن میں شامل نہوئے اور حضرت پر نماز پڑھی اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جا بیٹھے اور منصب خلافت پر کہ بموجب حکم خدا اور رسول کے میرے واسطے تھا اُس پر جھگڑنے لگے اور شیوخ چند فاسق کو خلیفہ مقرر کر لیا آپ یہ فرما رہے تھے کہ عثمان بن عفان مع ایک جماعت بنی امیہ اور عبد الرحمٰن بن عوف مع بنی زہرہ کے آئے اُسوقت عمر اور ابو عبیدہ جراح اُٹھا اور کہا کہ اے بنی اُمیہ اور اے بنی زہرہ آؤ اور بیعت ابی بکر سے کرو یہ سب آئے اور بیعت کی اور یہ وہ سب تھے کہ جنکی عداوت حضرت امیر المومنینؑ سے حیات رسول خدا میں مشہور تھی اور عمر مع ایک جماعت کثیرہ کے برابر حضرت امیرؑ اور بنی ہاشم کے آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ آؤ اور بیعت کرو ابی بکر سے کہ اکثر لوگوں نے ابی بکر سے بیعت کی ہے زبیر تلوار لیکر اُٹھا اور کہا وَیحَکَ یا ابن خطّاب علی بن ابی طالب کو کہ برادر رسول ہیں اور عبد اللہ بن عباس اور رؤسائے بنی ہاشم اور اصحاب رسول خدا کو واسطے بیعت لیکر ابن قحافہ کے کہ وہ اراذل عرب سے ہے شتابہ اور ترغیب کرتا ہے تجھکو اس امر میں کیا دخل ہے اس جگہ خویش اور عزیز رسول خدا کے حاضر ہیں اور سب شرائط امانت اور خلافت کی انہوں میں موجود ہیں یہ کہکر زبیر نے چاہا کہ عمر کے سر پر تلوار مارے اُسوقت عمر چلایا اور کہا کہ یارو مجھکو اس کے شر سے بچاؤ اور یہ کلمہ اُسکی زبان پر جاری تھا عَلَیکُمُ الکَلبَ فَاکفُونِی شَرَّہٗ سلمہ بن سالم نے پیچھے سے آکر زبیر کے ہاتھ سے تلوار لے لی اور اُسکو توڑ ڈالا اُسوقت بنی ہاشم نے تلواریں نیام سے نکالیں اور آمادہ جنگ کے ہوئے جناب امیر المومنینؑ نے انکو منع کیا اور آہستہ سے فرمایا کہ حکم خدا نہیں ہے کہ تلوار نکالو اور اب ہمکو بجز صبر کے چارہ نہیں ہے جب حضرت امیرؑ نے دیکھا کہ منافقین میں سے بعضوں نے بہ اختیار اور بعضوں نے بہ اجبار بیعت کی ہے اُسوقت آپنے ابی بکر اور عمر اور جو خلائق کہ اُس جگہ حاضر تھی فرمایا کہ اے یارو تم نے اپنے پیغمبر کی مخالفت کی اور حکم الہی پر عمل نہ کیا خلافت حق میرا ہے اور میں مستحق تھا اس منصب کا کیونکہ میں بعد رسول کے

اولیٰ تر ہوں زندہ اور مردہ پر اور میں وصی اور وزیر ہوں رسول کا اور میں تم سب سے زیادہ تر
جاننے والا ہوں کتاب خدا و سنت رسول کا اور اشجع اور اسخی اور افصح اور اعلم اور اتقی
ہوں تم سب سے اَیُّہَا النَّاس خدا سے ڈرو اور رسول خدا سے شرم کرو اور میرے حق کو مجھ پر چھوڑ دو
یہ کلام حضرتؑ کا سنکر عمر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا علیؑ اگر ہم سب مارے بھی جائیں مگر تابعداری
تمہاری ہرگز نہ کریں گے اور تمکو نہ چھوڑیں گے جبتک کہ تم بیعت نہ کرو گے ابی بکر کی خود
برغبت کرو یا بجبر و کراہت اُسوقت حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اُفٍّ لَکَ یَا ابْنَ
الصُّھَاکِ الْحَبَشِیَّۃِ قسم ہے خدا کی تجھ سے اور تیرے تابعداروں سے کہ وہ سب گمراہ ہیں مجھکو کچھ
پروا نہیں ہے اور اے عمر تجھکو برابر کس وہ کے جانتا ہوں لَوْلَا سَبَقَتْ وَصِیَّۃُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَا تَرَکْتُ اَحَدًا عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ کَافِرًا بِاللّٰہِ وَمُنَافِقًا
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ جَاھِدًا بِوَلَایَتِیْ وَلٰکِنْ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ
یعنی اگر نہ ہوتی پہلے سے وصیت رسول خدا صلعم کی یعنی حکم خدا ہوا کہ تلوار برہنہ نہ کروں
میں سوائے تین مقام کے وہ قاسطین اور مارقین اور ناکثین ہیں اگر یہ حکم میرے واسطے
نہ ہوتا تو کسی کو کافروں میں سے بخدا روئے زمین پر زندہ نہ چھوڑتا اور نہ زندہ چھوڑتا کسیکو
دشمنانِ رسول خدا سے اور نہ زندہ چھوڑتا اُنمیں سے کسیکو کہ جو منکر ہوئے ہیں میری محبت
اور ولایت سے البتہ میں شکایت کرتا ہوں خدا سے اپنے غم و اندوہ کی قسم ہے خدا کی اے ابن
صہاک اگر یہ حکم میرے باب میں نہ ہوتا تو ابھی تم سب کو قتل و پریشان کر ڈالتا جب یہ
سنا حضرتؑ سے تو ابو بکر اور عبیدہ دونو کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے ابن عم رسول اللہ
ہم آپکی قرابت اور عزیزداری کی کہ جو رسول اللہ سے تمکو ہے اُس کے منکر نہیں ہیں مگر یہ بات
ہے کہ تم جوان ہو اور اُن دنوں میں حضرتؑ کا سن تینتیس ۳۳ برس کا تھا ابو عبیدہ نے کہا کہ
اے ابو الحسن ابو بکر بڈھا ہے اپنی قوم کے بڈھوں میں اور یہ متحمل اس امر جلیل کا خوب ہوگا
اور اب تم کچھ نہ کہو اگر خدا تعالیٰ تمہاری عمر کو دراز کرے اور بڈھے ہو تو اس خلافت

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو تم ہی لے لینا اور اب فتنہ خفتہ کو بیدار نہ کرو تم جانتے ہو کہ عرب کے دل تمہاری طرف سے صاف نہیں ہیں اسوقت حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے گروہ مہاجر اور انصار ڈرو خدا سے کہ جو عہد کہ میری امامت اور ولایت کے بارہ میں تم نے رسول اللہ سے کیا ہے اسکو فراموش نہ کرو اور جو حق ہم اہلبیت کا ہے اسکو خاندان رسول سے غصب نہ کرو کسواسطے کہ تم جانتے ہو کہ ہم اہلبیت رسالت ہیں اور امر خلافت کے ہم مستحق ہیں اور خدا تعالی نے یہ کام مخصوص ہمارے لئے کیا ہے یہ سنکر بشیر بن سعد انصاری نے کہا کہ اے امیر المومنین اگر تمہاری ان باتونکو پہلے بیعت ابی بکر سے انصار سنتے تو ہرگز کوئی تمہارے خلاف نہ کرتا حضرتؑ نے فرمایا کہ واللہ میں جانتا تھا کہ کوئی ایسا نہ کریگا جو تم نے کیا اور اسکو درست جانا اب نہیں جانتا ہوں کہ روز قیامت رسول خدا کو تم کیا جواب دوگے اب قسم خدا کی دیتا ہوں اس شخص کو کہ جس نے رسول خدا سے روز غدیر سنا ہو کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وہ اسوقت اٹھے اور گواہی دے زید بن ارقم کہ دشمنان امیر المومنینؑ سے ہے روایت کرتا ہے کہ بارہ آدمی سکنائے بدر سے اٹھے اور گواہی دی اور یہ بارہ ان شخصوں میں سے تھے کہ جنھوں نے ابی بکر سے بیعت کی تھی جس وقت عمر خطاب نے یہ حال دیکھا تو ڈرا کہ ایسا نہو کہ یہ سب لوگ علی بن ابی طالبؑ سے بیعت کریں غصہ ہو کر سب اہل جلسہ کو برا بھلا کہکر اٹھا دیا وہ سب اپنے اپنے گھرونکو چلے گئے دوسرے روز بارہ شخصوں نے صحابیوں سے آپس میں متفق ہو کر ارادہ کیا کہ جس وقت ابو بکر منبر پر بیٹھے اسکو نیچے گرا دیں کسی ایک نے انمیں سے کہا کہ یہ کام بدون مشورت علی بن ابی طالبؑ کے نہ کرنا چاہئے یہ سب متفق ہو کر حضرتؑ کی خدمت میں گئے اور کہا کہ اے امیر المومنین اپنا حق تم نے کیوں چھوڑ دیا اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ یعنی علی حق پر ہے اور حق ساتھ علی کے ہے یا حضرتؑ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جس وقت ابی بکر منبر رسول خدا پر آکر بیٹھے اسکو منبر سے نیچے گرا دیں اب ہم آپکی خدمت میں

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حاضر ہوتی ہیں آپ اس باب میں کیا فرماتے ہیں اور آپکی کیا صلاح ہے اور وہ بارہ شخص
یہ تھے سلمان فارسی اور خالد ابن سعید العاص اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور
عمار بن یاسر اور بریدہ اسلمی اور انصار میں سے بھی چھ آدمی تھے ابو الہیثم تیہان اور سہل
بن حنیف اور عثمان بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور ابی بن کعب اور ابو ایوب انصاری
رضی اللہ عنہم امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر ایسا کروگے تو قسم ہے خدا کی سب تمہارے
مارنے کو تلواریں نکالیں گے اور تمہارا ساتھ بنی ہاشم تک بھی نہ دیں گے جب یہ ہوا
تو اُسوقت مجھکو دفع کرنا اسکا ضرور ہوگا اور رسولخدا نے مجھکو خبر دی ہے کہ اے علی
خدا نے تیرے واسطے حکم صبر کا دیا ہے اور یہ بھی حضرت مجھ سے فرما گئے ہیں کہ اُمت
میری بعد میرے تجھ سے غدر اور بغاوت کریگی اور جو عہد تیری نسبت مجھ سے
کیا ہے اسکو توڑ ڈالیگی اے علی تو مجھکو بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے جیسا کہ بنی اسرائیل
نے ہارون کو چھوڑ کر گوسالہ پرستی اختیار کی اسیطرح تیری بیعت اور تابعداری چھوڑ کر
دوسرے کو اختیار کریں گے عرض کیا مینے یا رسول اللہ صلعم میرے واسطے آپ کیا فرماتے
ہیں اُسوقت میں کیا کروں فرمایا صبر کر اور جہاد نہ کر ورنہ تلوار چلیگی اور نتیجہ یخرج
الحی من المیت و یخرج المیت من الحی کا پیدا ہوگا اور اسلام گم ہوجائیگا
ضرور ہے کہ اُسوقت سنبھالنا اور صبر اختیار کرنا کسواسطے کہ حکم خدا اسیطرح سے ہے یہانتک
کہ مظلوم ہوکر مجھ سے آکر ملے اور جب رسولخدا نے انتقال فرمایا تو آنکے غسل اور دفن
میں مشغول رہا اور جب اُس سے فارغ ہوا تو اُمت میں یہ جھگڑا دیکھا اور ان سبکو مہاجر
اور انصار پر مکرر مینے اتمام حجت کی تا آنکہ کہنے کو میری طرف کوئی بات نہ رہی تم بھی جاؤ
اور جو کچھ تم نے رسولخدا سے سنا ہے اُسکو ابی بکر اور اُس کے تابعین سے کہو پس یہ بارہ
شخص گئے اور گرد منبر رسولخدا صلعم کے بیٹھے اور اُسدن جمعہ تھا اور ابو بکر منبر پر بیٹھا ہوا
تھا یہ بارہ آدمی کہ اصحاب کبار سے تھے اور شب روز ہم جلسہ اور ہم صحبت رسولخدا اور

حیدر کرار کے رہتے تھے ہر ایک نے فضائل و مدائح جناب امیر علیہ السلام کے بیان کئے اور ابوبکر کو
بہت نادم اور شرمندہ کیا اور خدا سے ڈرایا ابوبکر نے جو حجت اُنہوں سے سنی چپ رہ گیا
اور کچھ جواب نہ دے سکا سوائے اسکے وَلِّیْتُکُمْ وَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ مِنْکُمْ اَقِیْلُوْنِیْ
اَقِیْلُوْنِیْ یعنی مجھکو تمہارا والی اور حاکم بنا دیا ہے اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں مجھ سے
دست بردار ہو عمر نے جو یہ حکایت ابی بکر سے سنی کہنے لگا اَنْزِلْ عَلَیْہَا یَا اَلْکَعْ یعنی منبر سے
اُتر اے احمق خرد ای خسیس تجھ سے انکا جواب تک بھی نہیں دیا جاتا ہے اسوقت ابی بکر کو
اُٹھا کر اُس کے گھر کو لے گیا اور تین روز تک گھر سے باہر نہ آیا چوتھے روز خالد بن
ولید تین ہزار آدمیوں سے پہنچا اور سالم غلام حذیفہ بھی مع تین ہزار آدمیوں کے داخل مدینہ
ہوا اور اسیطرح منافقان عرب مدینہ میں جمع ہوتے جاتے تھے اور ان سب کے دلوں
میں حضرت علی کی طرف سے نفاق بھرا ہوا تھا اور ان سبھوں نے خوفِ تیغ سے اظہار
اسلام کیا تھا یہانتک کہ ایک لشکر عظیم جمع ہو گیا اسوقت تلواریں برہنہ میان سے نکالے
ہوئے آگے آگے سب کے عمر متوجہ مسجد رسول کے ہوئے اور امیر المومنین مع خاص اصحاب کے
مسجد رسول خدا میں بیٹھے ہوئے تھے عمر نے پکار کر کہا کہ واللہ اے علی اگر آج کے روز تم کچھ گفتگو
اور بحث کروگے تو تمہارے سروں کو ہم تلواروں سے جدا کریں گے اور تلواریں کھینچیں گے اسوقت
خالد بن سعید العاص رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یا بن صنحاک الحبشیہ تو ہمکو اپنی
تلوار سے ڈراتا ہے اس لشکر منافقین کے بھروسہ پر کہ جو تو نے جمع کیا ہے بخدا کہ تلواریں ہماری
تمہاری تلواروں سے زیادہ تیز ہیں اگرچہ تعداد میں ہم کم ہیں لیکن تم سے زیادہ ہیں کہ
حجت خدا علی ابن ابی طالب ہمارے ہمراہ ہیں مگر چونکہ اطاعت اور فرمانبرداری خدا تعالے
تعالیٰ کی ہمپر واجب ہے اسواسطے ہم خاموش ہیں ورنہ ابھی تلواروں سے خبر لیتے اور تمہارے
اوپر جہاد کرتے اور شجاعت اپنی دکھلاتے روبرو اپنے آقا امیر المومنین علیہ السلام کے
اُسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے خالد بیٹھ جا مرتبہ تیرا ظاہر ہوا اور

jabir.abbas@yahoo.com

سعی تیری مشکور ہوئی اُسوقت خالد تو بیٹھ گئے اور سلمان رضؓ فارسی کھڑے ہوئے
اور کہا کہ اللہ اکبر مجدا کہ ان اپنے دونوں کانوں سے مینے سُنا ہے رسول خدا سے اگر خلاف
کہتا ہوں تو بہرے ہو جائیں یہ دونوں کان میرے کہ فرمایا حضرتؐ نے بَیْنَمَا اَخِیْ وَ
ابْنُ عَمِّیْ جَالِسٌ فِیْ مَسْجِدِیْ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ تَقْصِدُہٗ جَمَاعَۃٌ مِّنْ کِلَابِ النَّار
یعنی پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ہوگا کہ بھائی میرا اور ابنِ عم میرا میری مسجد
میں بیٹھا ہووے مع تھوڑے سے آدمیوں کے اپنے دوستوں سے کہ ناگاہ ایک جماعت
کتوں اہل دوزخ کی اُس پر حملہ آور ہوگی اور قصد کریگی اُس کے مارنے کا اور یاروں
اُسکے کا پس مجھکو شک نہیں ہے کہ وہ کُتّے جہنم کے تم ہو عمر خطاب نے تلوار نکالی اور
اُٹھا اور چاہا کہ سلمان رضؓ کو قتل کرے پس فوراً جناب امیرؑ نے اپنی جگہہ سے اُٹھکر
گریبان عمر کا پکڑ کر اُسکو اپنے سامنے آڑا ڈال لیا اور تلوار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر
گر پڑی اور پگڑی بھی اُس کے سر سے گر گئی سب کے روبرو بڑی خجالت ہوئی اُسوقت
ابوبکر مع ایک جماعت کثیر اپنے یاروں کے آیا اور عمر کو اُٹھایا اور بٹھایا امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا یا ابنَ صُھَاکَ الْحَبَشِیَّۃِ لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ وَعَھْدٌ
مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ تَقَدَّمَ لَاَرَیْتُکَ اَیُّنَا اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ
عَدَدًا اُسوقت جناب امیر علیہ السلام مع اپنے یاروں کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے یاروں
کی طرف متوجہ ہو کر حضرتؑ نے فرمایا کہ تمکو رحمت ہے خدا کی پس عمر کا یہ معمول تھا کہ بہت سا
لشکر اپنے ساتھ لیکر ہر ایک آدمی کو اُن لوگوں میں سے جو بیعت ابی بکر سے انکار رکھتے تھے بلاتا
تھا اور لشکر گمراہ کی دھمکی کھاتا تھا اور جبراً اور قہراً ابی بکر کی ہر ایک شخص سے بیعت لیتا
تھا اور جو اپنے گھروں میں چھپ رہتے تھے اُنکو پکڑ بلاتا تھا اور بیعت کراتا تھا اور بعض کو
قتل بھی کرتا تھا الغرض مدت تین ماہ تک یہی شور و شر بیعت کا لوگوں میں رہا آخر کار
خود واسطے بلانے جناب امیر علیہ السلام کے گیا اور قضیہ جناب سیدۃ النساء فاطمۃ زہرا

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہا السلام کا واقع ہوا اور عمر نے لات جناب سیدہ کے ماری اور ایذا دینا اُس جناب
سب کو معلوم ہے اور مخالفت سعد بن عبادہ کی مع دو ہزار آدمیوں کے بنی خزرج سے اور نیز مخالفت
قیس بن سعد کی سب پر ظاہر ہے اور مالک نویرہ نے مع دس ہزار آدمیوں اپنے قبیلہ کے
بیعت اَبی بکر سے نہ کی اُس پر خالد بن ولید کو بھیجا اور اُس نے جا کر اُس مومن دیندار کو
حالتِ نماز میں مع دس ہزار مومن کے قتل کیا اور مال اُنہوں کا لوٹ لیا اور عورات اور
بچے اُنہوں کے قید کر لائے اے ابراہیم پس کیونکر اجماع ہوا ہووے خاص اُمت کا خدا سے ڈرو اور
چھوڑ دو اپنے اس اعتقاد فاسد کو اور خدا اور رسول پر اتہام نہ رکھو اور اے ابراہیم اگر اجماع کا
اعتبار کیا جاوے خلافت ابی بکر پر تو اندروئے اجماع کے خلافت قرار پاتی ہووے پس کس واسطے
یزید اور باقی بنی اُمیہ کو کہ مفسد اور کافر دین ہیں اپنا امام نہیں قرار دیتے ہو کیونکہ جسقدر
آدمیوں نے اُنھوں کی بیعت و تابعداری کی ہے وہ سو حصہ زیادہ بیعت کرنیوالوں ابی بکر
اور عمر سے تھی یعنی جنہوں نے یزید اور معاویہ وغیرہ سے بیعت کی تھی اِس وجہ سے معاویہ اور
یزید اور باقی بنی اُمیہ کا امام ہونا چاہیے اور کسی بشر کو شک نہ ہوگا کفر میں اُس شخص کے کہ جو
وہ امام ہوں کہ جو سر فرزند رسول کا کاٹ کر آپکی اہلبیت کو اونٹوں پر سوار کرا کر قید
میں لے گئے اور تا مدت دراز مذمتِ اہلبیت رسول اللہ صلعم کی کرتے رہے اے ابراہیم اجماع
منعقد نہوا درمیان اہل اسلام کے قتل عثمان میں کہ اجماع خاص و عام سے ہے تمام شہروں سے
اہل اسلام نے خطوط لکھے اور آدمیوں کو آمادہ کیا قتل پر آپکے اور شہر مصر سے قریب پانچہزار
یا تین ہزار آدمی کے شاکی ظلم عثمان کے ہو کر آئے اور ایک بارگی سبنے اتفاق کر کے بہت
بُرے حال سے اُسکو قتل کیا اور چند مدت تک پاؤں میں اُس کے رسن باندھ کر مانند مرے
ہوئے جانوروں کے مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں گھسیٹتے پھرے اور گروہ گروہ مسلمانوں کے آتے
تھے اور لات اور جوتے اُسکے سر اور منہ پر مارتے تھے اور اُس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے
اے ابراہیم وہ آدمی کہ بحکم خدا خلیفہ ہوا اور بنصوص الٰہی اور حضرت رسالت پناہی اُسکے حقمیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

پیشمار ہوں لیں اُسکو خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول نہ کہنا چاہئے اور بڑی تعجب کی بات ہے
کہ تم سب اپنی کتب اعتقادیہ میں لکھتے ہو کہ خدا اور رسول نے خلیفہ مقرر نہیں کیا ہے اور تمہارے
زعم میں خلیفہ بنایا عمر بن خطاب نے ابی بکر کو اور نہایت بے شرمی ہے ابی بکر کو خلیفۃ اللہ
اور خلیفۃ الرسول کہتے ہو اور لکھتے ہو بلکہ ابی بکر کو خلیفۃ العمر لکھنا اور کہنا لازم ہے
اے ابراہیم جو کہ عمر خطاب اور خالد بن ولید اور بہت سے منافقین بنی امیہ کو علی
بن ابی طالب علیہ السلام سے عداوت اور دشمنی قدیم تھی تو اسواسطے یہ تمام
فساد برپا کیا اور کتنے ہی ہزار خلق اللہ کو راہ حق سے گمراہ کر کے دوزخ میں ڈالا
اے ابراہیم کسی امت نے اپنے پیغمبر کے دین میں یہ فساد کئے ہیں اور اپنے پیغمبر کی اہلبیت
پہ ظلم روا رکھے ہیں آیا یہ بات جائز ہے کہ واسطے خوشنودی اپنے نفس کے کبھی سعد بن
عبادہ کو خلیفہ بناویں اور پھر معزول کریں اور پھر ابو بکر کو خلیفہ بناویں اور کبھی عثمان
کو خلیفہ بنائیں اور پھر اُسکو شتاب لوزو بکے قتل کریں اور جو بات موافق اپنے مطلب کے ہو
اُسکے موافق کریں اے ابراہیم یہ دو گروہ ہیں کہ ضد اور مخالفت اور لڑائی اور دشمنی ایک
کی دوسرے سے سب امت پر بخوبی ثابت ہے گروہ اوّل شیعیان علی بن ابی طالب اور
امام حسن اور امام حسین اور حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا علیہم السلام کی سلمان
فارسی اور عباس اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر غفاری اور
مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور عثمان بن مظعون اور محمد بن ابی بکر
اور حذیفہ الیمانی اور ابی بن کعب اور خالد بن سعید العاص اور جابر بن عبد اللہ
انصاری اور ابو ایوب انصاری اور ابو دجانہ انصاری اور سعید بن عبادہ
انصاری اور قیس بن سعد انصاری اور ابو لبابہ اور ابو الہیثم اور تمیم تمار اور مالک اشتر نخعی
اور فضل ابن عباس اور ابو الاحداج اور جعفر طیار اور ابو سعید الخدری اور سلمان بن
بہر اور سہیل بن حنیف اور عدی بن حاتم طائی اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اوّل اسلام

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے آخر عمر تک خلوت اور جلوت میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتی تھی اور طریقہ
عبادت اور اعمال اور افعال حضرتؐ کو سب سے زیادہ جانتے تھے اور پیغمبر خدا نے ان ہر ایک کے
حق میں حدیثیں فرمائی ہیں اور بعض کو حضرتؐ نے اپنی اہلبیت میں شامل کیا ہے اور بعض کو
مثل پوست چشم اپنی کے فرمایا ہے غرض کہ ہر ایک کے باب میں حضرتؐ نے منقبت فرمائی ہے
اور جو اہلبیت ان حضرتؐ کی ہیں خدا تعالیٰ نے انکی عصمت و طہارت پر گواہی دی ہے
اور اسطرح محبت انہوں کی سب آدمیوں پر فرض اور واجب کی ہے کہ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ
عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ اور موافق حکم خدا کے قول انکا صادق اور نص قاطع ہے
اور ای ابراہیم جو کچھ فرمایا ہے انہوں نے طریق رسولخدا اور عبادت اُن حضرتؐ کے فرائض اور
نوافل اور احادیث اور اخبار سے انکے قول کے موافق عمل کرنا بہتر اور مناسب ہے اور اعتبار انکا
نزدیک خدا اور رسول کے زیادہ تر ہے بمقابلہ اعتبار قول ابی بکر اور عمر اور عثمان اور عائشہ
اور حفصہ اور انس بن مالک اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ جراح اور عمر عاص اور ابو ہریرہ
اور براء بن عازب اور خالد بن ولید اور سالم غلام ابی حذیفہ اور سعد بن ابی وقاص اور
طلحہ بن عبداللہ بن عامر کریزہ اور معاویہ اور یزید اور عمر سعد اور عبید زیاد اور مروان
بن حکم اور باقی بنی امیہ سے کہ یہ سب تمہارے امام ہیں آیا پیروی کرنا اس گروہ کی
بہتر ہے یا اس گروہ کی کہ جنکا پہلے ذکر کیا گیا اور اعتماد اس گروہ کا زیادہ ہے یا اس گروہ کا
کہ جنکا نام مؤخر پیچھے ذکر کیا ہے اور ای ابراہیم مخالفت اور دشمنی ان دونو گروہوں کی سب آپ پر
ظاہر ہے اور روز وفات رسولخدا صلعم سے آج کے دن تک یہ دونو گروہ آپسمیں قصد قتل
اور قمع کا کرتے ہیں اور اعمال اور افعال اور عبادات اور اعتقادات میں ان دونو گروہوں کی
مخالفت ثابت ہے اب تو بیان کر کہ ان دونو گروہوں میں سے کون حق پر تھا اور کون باطل پر
ابراہیم کا اسوقت عجب حال تھا حیران پریشان نہ طاقت گفتار نہ قوت سکوت یہ حال
ابراہیم کا دیکھ کر ہارون غصہ ہوا اور بولا کہ ای ابراہیم جواب کیوں نہیں دیتا ہے معلوم

jabir.abbas@yahoo.com

ہوتا ہی کہ تو اب تک مدینۂ رسول اللہ پر نہیں تھا آج تو اہی کو بڑا اعلم اور افضل علما اسلام کا جانتا ہی اور ایک کنیز کو جواب نہیں دے سکتا باوجودیکہ بہت سی علما اور فضلا تیری ساتھ میں متفق ہیں او ہر بات مین تیری مددگار ہیں ابراہیم حیران تھا کس واسطے کہ اگر کہتا ہی کہ طریق اہلبیت رسول اللہ اور معصومان خاندان رسالت و اصحاب کبار کا باطل ہی تو کفر اسکا ثابت ہوتا ہی اور مخالفت قرآن اور حدیث کی کرنی پڑتی ہی اور خوف یہ تھا کہ جو خلائق کہ اسوقت موجود ہیں بلوہ کرکے مجلس ہارون میں اسکو ہلاک کریں اور اگر کہتا ہی کہ طریقہ ابی بکر او عمر او عثمان اور انکی تابعین کا باطل ہی تو خلاف اعتقاد کے ہوتا ہی اور مذہب باطل ہوا جاتا ہی اور اس صورت میں اندیشہ مارے جانیکا بھی تھا جبکہ ہارون نے ابراہیم کا یہ حال دیکھا تو حسنیہ کیطرف متوجہ ہوا اور بولا کہ ای حسنیہ یہ بحر علم تونے کہاں سے حاصل کیا حسنیہ نے کہا کہ اس علم کو حاصل کیا مینے بتوفیق خدا اور کوشش و سعی اپنے نفس کے سی ہارون نے کہا کہ ای حسنیہ ان علوم میں تیرا استاد کون تھا حسنیہ نے عرض کیا کہ خلیفۂ زمان پر پوشیدہ نہیں کہ جب میں پانچ برس کی ہوئی تو خواجہ میری نے مجھکو حرم محترم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں بھیجا کہ خدمت خادمان جناب میں ہولوں اور شرائط عبادت کے اور قواعد طہارت کے سیکھوں جبکہ میں ایک مدت خدمت بابرکت حضرات میں رہی تو طریقہ طہارت اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور نماز اور روزہ کا مینے سیکھا اور حفظ یاد کیا غرض کہ سات برس میری عمر سے خدمت حضرات مین گزری ایک روز حضرت امام علیہ السلام حرم محترم میں داخل ہوئے اور پانی واسطے وضو کے طلب فرمایا اتفاقاً وہ خادم حضرت کا کہ جسکی سپرد یہ خدمت تھی وہ اسوقت حاضر نہ تھا مینے جرأت کی اور دوڑ کر فوراً ظرف آب اٹھا کر حضرت کی خدمت میں حاضر کیا اسوقت حضرت نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ تو کون ہی مینے عرض کیا کہ میں فلاں خواجہ کی کنیز ہوں اور ایک مدت سے اسی حرم محترم میں خدمت گزاری کرتی ہوں پھر فرمایا مجھ سے کہ تو نماز پڑھتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

عرض کیا میں نے کہ ہاں پڑھتی ہوں ای مولا فرمایا کہ طریقہ طہارت اور وضو کا بھی جانتی ہی
عرض کیا کہ ہاں جانتی ہوں اور جو کچھ کہ حضرتؑ نے مجھ سے سوال فرمایا جواب موافق
سوال کے عرض کیا جوابات کو سنکر حضرتؑ نے اپنا آدمی بھیجکر میرے خواجہ کو کہ جو
اسجگہ موجود تہا بلایا اور فرمایا کہ ای خواجہ تیری کنیزک بہت عقیلہ اور ہوشیار ہے اسکو
ہمارے ہاتھ بیچدے خواجہ میرے نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ہزار جان میرے آپ پر
فدا ہوں یہ کنیزک میری آپکی خدمت میں رہیگی اور میں بھی آپکا کمترین چاکر ہوں اور بندوں
سے ہوں اس روز سے خدمت حضرتؑ کی خاص مجھ سے متعلق ہوئی اور جب میں لائق اور
جوان ہوئی تو ہمیشہ حضرتؑ مجھکو تعلیم فرماتے تھے اس زمانہ میں خاص حضرتؑ کی خدمت
بابرکت میں تو مجھکو جرأت نہوتی تھی ولیکن اولاد اور اصحاب اُن حضرتؑ کی خدمت
میں کہ ہر ایک فصاحت اور بلاغت میں صاحب کمال اور علم اور فضل میں بے مثال
تھی تحصیل علوم کرتی تھی اور اکثر مسائل مشکلہ کہ علماء اسلام اُنکی تحقیق میں عاجز رہے
ہیں حقیقت اُن مسائل کی خاص اُن حضرتؑ سے میں دریافت کرتی تھی یہانتک کہ
مرتبہ اجتہاد کا میں حاصل کیا اور آجکے روز مجلس خلیفۂ زماں میں علی رؤس الاشہاد حقیقت
اپنے مذہب کی دوست اور دشمن پر ظاہر اور ثابت کی اور کسی مسئلہ میں بند نہوئی ہارون
نے کہا کہ ای حسنیہ تو نے کیا سنا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رویت میں
خدایتعالیٰ کی کہا کہ سنا ہے میں نے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ابراہیم نے کہا کہ ای حسنیہ جس حالت میں کہ رویت خدایتعالیٰ کی
ممکن نہیں ہے تو کسواسطے موسیٰ نے کہ پیغمبر اولوالعزم تھے استدعا طلب رویت کی کرکے کہا کہ
رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ ای حسنیہ یہ طلب کرنا محال کا از روی جہل کے تہا یا از روی
سہو کے اور یہ دونو مقام موافق تیرے مذہب کے ہیں حسنیہ نے جواب میں اسکے کہا کہ اے
ابراہیم طلب رویت کرنا حضرت موسیٰؑ کا نہ از روی جہل کے تہا نہ از روی سہو کے حضرت

jakir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

موسیٰ طلب رویت میں معذور اور مقہور تھے اسلیے کہ جب عازم ہوئے واسطے مناجات کے تو
تو ستر آدمیوں بنی اسرائیل کو منتخب کرکے ہمراہ اپنے کوہ طور پر لے گئے جیسا کہ قرآن مجید اسپر ناطق
ہے وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا جب حضرت موسیٰ ان
آدمیوں کو اپنے ہمراہ لیگئے تو انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ ہم تم سے دعا کرتے ہیں کہ تم دعا کرو اور سوال
کرو کہ خدا تعالیٰ کلام اپنا ہمکو سنوا دے جگہ پر کہ تم خدا سے مناجات کرتے ہو حضرت موسیٰ نے بوجہ تکلیف
اور التماس اس گروہ کے سوال کیا درگاہ خدائے تعالیٰ میں کہ حضرت پروردگار کلام اپنا
اس جماعت کو کانوں تک پہنچا دے حضرت واہب العطایا نے قبول فرمایا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ
السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو کہا انہوں نے کہ هَلْ سَمِعْتُمْ كَلَامَ اللّٰهِ رَبِّكُمْ یعنی سنا
تمنے کلام رب اپنے کا انہوں نے کہا کہ سنا ہمنے ایک کلام کو مگر ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ کلام خدائے
تعالیٰ کا تھا یا شیطان کا ہمکو اعتبار نہیں ہے جبتک کہ نہ دیکھیں ہم اللہ تعالیٰ کو آشکارا
اور ظاہر جیسا کہ خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ یعنی کہا قوم موسیٰ نے کہ ہم ایمان نہیں
لاتے ہیں سامنے تیرے جبتک کہ ہم نہ دیکھیں خدا کو ظاہر پس بجلی گری اور جلایا انہوں کو
بسبب اس ظلم کے کہ جو انہوں نے کیا تھا یعنی طلب رویت کی تھی پس موسیٰ علیہ السلام نے
کہا جیسا کہ قرآن مجید ناطق ہے اسپر کہ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا یعنی خداوندا ہلاک
کرتا ہے تو مجھکو عوض میں اس فعل کے کہ جو میری قوم کے احمقوں سے سرزد ہوا ہے یعنی طلب
کرنا دیدار کا اے ابراہیم اگر قوم موسیٰ طلب رویت میں صواب پر ہوتی اور رویت خدا
ممکن ہوتی تو اللہ تعالیٰ انکو صاعقہ سے ہلاک نہ کرتا اور اگر موسیٰ طلب رویت میں
اپنی قوم کے آدمیوں کے شریک ہوتے تو اعتقاد رویت کا رکھتے یا اپنے زعم میں طلب
رویت کی ہوتی تو لازم تھا کہ حضرت موسیٰ بھی صاعقہ سے ہلاک ہوتے ابراہیم نے کہا
کہ اے حنیفہ اگر موسیٰ نے طلب رویت حسب درخواست قوم کے کی تو بعد جلنے اور ہلاک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہونے قوم اپنی کے کیوں کہا کہ تُبْتُ اِلَیْکَ حُسینیہ نے جواب دیا کہ ای ابراہیم موسیٰ نے قبل اجازت لینے کے پہلے سوال کیا اور بہتر وہ تھا کہ اوّل اجازت چاہتے اور بعد اُس کے سوال کرتے اور نہ حاصل کرنا اجازت کا نہ کبیرہ ہے اور نہ صغیرہ اور جو کہ وہ مقام باری تعالیٰ عز شانہ کا با رفعت اور با منزلت ہے لہذا ترکِ ادب بخیال کرکے استغفار کرتے ہیں کس واسطے کہ گروہ انبیا معصوم اور برگزیدہ ہیں ای ابراہیم مجھ میں اور تجھ میں بحث رویت کی تھی اور میں دلیل لانیوالی تھی واسطے عدم رویت کے تُبْتُ اِلَیْکَ بحثِ رویت میں دلیل میری ہے اور میرے مدعا پر شاہد ہے ای ابراہیم سن تو کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا لَنْ تَرَانِیْ یعنی مجھکو تو ہرگز نہ دیکھیگا دنیا اور عقبیٰ میں کیونکہ لن واسطے نفی ابد کے ہے جبکہ موسیٰ باوجود تقرب نبوت اور اولوالعزمی اور حصول مرتبہ ہمکلامی کے نہ دیکھ سکے تو پس سوائے کلیم کے کون دیکھ سکتا ہے ای ابراہیم صحت رویت کی مشروط ہے تین شرطوں پر اوّل سلامتی خاصۂ بصر کی دوسری صحت رویت مرئی کی تیسرے نہونا حجاب کا اور آج سوا یہ سب شرطیں حاصل ہوتیں اگر لائق دیکھنے کے ہوتا تو ضرور دکھا کہ دنیا میں مرئی ہوتا اور جو دکھلائی نہیں دیتا ہے تو دلیل ہے اسپر کہ رویت اسکی محال ہے اور بھی اگر رویت اللہ تعالیٰ کی جائز ہوتی تو جسم ہوتا یا جوہر یا عرض اور یہ محال ہے کہ وہ جسم اور جوہر اور عرض ہو کیونکہ یہ چیزیں حادث ہیں اور وہ قدیم ہے اور ای ابراہیم ضرور ہے کہ جو چیز دکھلائی دینے والی ہے اسکو کسی کیفیت کے ساتھ دیکھنا چاہتے اور ذات الکیف محدث ہے اور بھی وہ چیز کہ جسکو دیکھ سکیں چاہیے کہ وہ برابر میں دیکھنے والے کے ہو اور وہ چیز کہ ایسی ہو مکان میں یا ظرف میں ہو اور واجب الوجود مکان اور جہت میں نہیں ہے پس دیکھنا اسکا محال ہے ابراہیم نے کہا ای حسینیہ کیا کہتی ہے اس آیت میں کہ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ حسینیہ نے کہا یہ آیت موالات سے ہے اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ یعنی اِلٰی نِعْمَۃِ رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ یعنی تم طرف نعمت خدا اور رحمت اسکی کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھتے ہو مضاف محذوف ہے اور مثال اسکی قرآن میں بہت جگہ پر ہے اور یہاں تو کہ
نظر پھیرنا حدقہ کا ہے واسطے مرئی کے اور یہ خدا تعالی پر روا نہیں ہے کسواسطے کہ جسم
اور جسمانی نہیں ہے دوسرا اور یہ کہ جس جگہ کہ لفظ نظر ہو اور لفظ رویت ہو کہ وہ دیدار
ہے لازم نہیں ہے جیسا کہ عرب کہتا ہے نَظَرْتُ اِلَی الْهِلَالِ وَلَمْ اَرَاهُ یعنی طرف چاند
کے نظر کی میں نے اور نہ دیکھا میں نے اسکو اور اگر نظر بمعنی رویت کے ہوتی تو سخن تناقض ہوتا
یعنی کلام میں نقیض ہو جاتا ابراہیم نے کہا کہ ای حسینیہ کیا کہتی ہے تو اس آیت کی معنی میں
کہ فَمَنْ کَانَ یَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهٖ حسنیہ نے کہا کہ لقا بمعنی لائق دیکھنے کے ہوتے ہیں
مقابلہ میں تمہارے نزدیک کہ تم دشمن ہو دیکھنے کے مقابلہ میں اور یہ اللہ تعالی کو
پروا نہیں ہے دوسرے یہ ہے کہ لقا اگر بمعنی دیدار کے ہوتے تو خدا تعالی دیدار کو بمعنی
لقا کے فرماتا اور لقا کو خدا تعالی واسطے منافقوں کے اثبات فرماتا ہے فَاَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ یعنی نفاق انکے دلوں میں ہوگا جبتک کہ نزدیک
خدا کے پہنچیں اور باتفاق سب مذہبوں کے منافقوں کو دیدار خدا تعالی کا نہو گا پس
معلوم ہوا کہ جس جگہ قرآن مجید میں ذکر لقا ہے اس سے مراد دیدار نہیں ہے اور اگر لقا بہ نسبت
مومنوں کے ہے تو مراد ثواب اور رحمت اسکی سے ہے اور اگر لقا حق میں کافروں اور
منافقوں کے ہے تو مراد اس سے غضب اور عذاب خدا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَاِنَّ کَثِیْرًا
مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَکَافِرُوْنَ اور اس آیت میں لقا بمعنی رحمت کے
ہے اور یہ آیت شاہد اسکی ہے کہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَاءِ الْاٰخِرَةِ
فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور مراد اس جگہ آخرت سے غرض ثواب آخرت ہے
ای ابراہیم اگر رویت دنیا میں ممکن نہوتی تو آخرت میں ممکن ہوتی اور خدا تعالی
حضرت موسیٰ اور انکی قوم کے جواب میں فرماتا ہے کہ لَنْ تَرَانِیْ فِی الدُّنْیَا یعنی مجھکو
ہرگز نہ دیکھیگا تو دنیا میں لیکن آخرت میں تو دیکھیگا جاننا چاہئے کہ یہ نفی مکلف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ہی یعنی مجھکو نہ دیکھیگا تو اور نہ دیکھ سکیگا جب کلام حُسینیہ کا اِس مقام تک پہنچا تو ہارون
نے اُس کا کلام قطع کرکے کہا کہ اَی حُسینیہ تیری مولا جعفر صادق علیہ السّلام نے کس دلیل سے
اپنے شیعوں کو ترغیب دی واسطے کرنے متعہ کے اور حکم دیا متعہ کا حُسینیہ نے کہا کہ بموجب کلام
نفس ملک العلام کے کہ فرماتا ہی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ
فَرِيضَةً یعنی جس چیز کا متعہ کرو تم کچھ دو تم عورتوں کو مہر اُنکا خلیفہ زمانہ پیدا منع
ہو کہ سب مُفسّر اور اہل فقہ متفق ہیں کہ مراد نکاح سے متعہ ہی ابراہیم بولا کہ یہ آیت
منسوخ ہی اور اہلسنت وجماعت میں خلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ ابتدائی اسلام میں ایک
مُدت تک حلال تھا اور بعد اُسکے حرام ہو گیا اور بعضے کا قول ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تب
حرام ہوا حُسینیہ نے کہا کہ اَی ابراہیم اِسوقت یہ کلام تیرا کمال تعصب سے ہی کسواسطے کہ
تمہاری عالموں نے اس باب میں خبریں مختلف اور مضطرب روایت کی ہیں یعنی متفاوت
اللفظ و المعنی اور ینقض بعضہ بعضًا سُن اَی ابراہیم کہ جو آیت کہ قرآن میں منسوخ ہوتی ہی
اور ناسخ بھی موجود ہی اگر کوئی تم سے پوچھے کہ وہ آیت کہ ناسخ متعہ ہی کونسی ہی تو تم کیا جواب
دوگے اُسوقت ابراہیم نے عاجز ہو کر کہا کہ ہمکو منع کرنا عمر کا سند ہی کسواسطے کہ اگر آیت منسوخ
نہوتی اور رسول خدا نے بھی اُس سے منع نہ کیا ہوتا تو عمر بھی منع نہ کرتے حُسینیہ نے کہا
کہ اَی ابراہیم دلیل روشن ہی حلال ہونے متعہ کی اور منسوخ نہونے پر اُس کے منع کرنا عمر کا
کسواسطے کہ اگر متعہ من عند اللہ اور من عند الرسول منسوخ اور حرام ہوتا تو البتہ عمر اُس
روز اُس حدیث اور آیت کا حوالہ بیان کرتا جس دلیل سی اُسکو منع کیا ہی اور اُسکو سند
قرار دیتا اور کہتا کہ خدا نے حرمت متعہ میں ایسا فرمایا ہی یا رسول اللہ نے اِس حدیث
سے منع کیا ہی اور یہ نہ کہتا کہ کانتا مُتْعَتَانِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَا أُحَرِّمُهُمَا
وَأُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ الْحَجِّ وَمُتْعَةُ النِّسَاءِ یعنی دو
متعہ زمانہ رسول خدا میں حلال تھے اور میں حرام کرتا ہوں اُن دونوں کو اور میں عذاب

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرونگا انکو کرنیوالے پر ایک متعہ حج ہے اور دوسرا متعہ نساہے یعنی متعہ زنان پس منع کرنے عمر پر یہ عبارت گواہ ہے اور دلیل ہے اسپر کہ متعہ خدا اور رسول خدا کیطرف سے منع نہیں ہوا بلکہ مامور ہیں ہم اسکے کرنے پر کسواسطے کہ خدا اور رسول کیطرف سے ہمارے واسطے حکم ہوا ہے کرنے متعہ کا اور اسکے نہ کرنیکا کوئی حکم واقع نہیں ہوا اور کسینے روایت بھی اسکی نہیں کی بلکہ اسکے کرنے میں ثواب عظیم حاصل ہے اور اسکے ثواب میں بہت احادیث طریق اہل بیت علیہم السلام میں واقع ہوئی ہیں کہ انمیں سے یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ لَوْلَا اَنَّ عُمَرَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ مَا زَنىٰ اِلَّا شَقِيٌّ وَاِلَّا الْاَشْقىٰ

بھی پڑھا ہے اے ابراہیم جو کچھ احادیث اور اخبار سے تمہارے طریقہ میں واقع ہے اور تمہارے محدثین نے نقل کیا ہے اسکو بیان کروں کہ عمران حصین سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهَا وَلَمْ يَنْهَ النَّبِيُّ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ یعنی آیت متعہ نازل ہوئی کتاب خدا میں اور کیا ہم نے اسکو ہمراہ پیغمبر خدا کے اور قرآن میں کچھ بھی نازل نہیں ہوا حرمت متعہ میں اور پیغمبر خدا صلعم نے منع نہیں کیا ہمکو اس سے یہانتک کہ آپنے دنیا سے انتقال فرمایا اور اسیطرح روایت کی ہے عبد اللہ مسعود نے اس عبارت سے کہ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَحْضِرُ النِّسَاءَ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی عبد اللہ مسعود نے روایت کی ہے کہ ہم جہاد میں ہمراہ رسول خدا کے تھے اور ہماری عورات ہمراہ ہمارے نہ تھیں پس عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں حضرت نے منع فرمایا ہمکو بلانے عورتوں سے ہماری اور اجازت دی ہمکو کہ عقد نکاح متعہ کریں ہم عورتوں سے عوض میں پارچہ وغیرہ کے تا وقت معین

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس عبداللہ مسعود نے اس آیت کو پڑھا یعنی اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم حرام نہ کرو تم طیبات کو کہ تمہارے اوپر حلال کئے گئے ہیں اور اسیطرح روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ

سُئِلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَاشَا لِلّٰهِ اَنْ نَتْرُكَ سُنَّةَ النَّبِيِّ وَنَتَّبِعُ قَوْلَ اَبِيْكَ

یعنی اہل شام میں سے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا دربارہ متعہ عورتوں کے کہ حلال ہے یا حرام عبداللہ عمر نے کہا کہ حلال ہے اُس شخص نے کہا کہ تیرے باپ نے منع کیا ہے اور نہی کی ہے متعہ سے عبداللہ عمر نے کہا کہ اگر میرے باپ نے منع کیا ہے متعہ کو اور خدا اور رسول نے حکم دیا ہے واسطے کرنے متعہ کے تو واللہ کبھی ترک نہ کرونگا متعہ کو اور نہ کرونگا پیروی قول اپنے باپ کی ترک متعہ میں اور ہے ابراہیم اصل میں سب چیزوں کی اباحت ہے جبتک کوئی ممانعت اُس کے واسطے وارد نہوا ور منع ہونا محتاج دلیل کا ہے اور جس جگہ دلیل نہیں ہے منع نہیں ہے اگرچہ کہ مانع عمر ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا میں کہتی ہوں کہ وہ حال سے خالی نہیں ہے ایک یہ ہے کہ سند منع اُسکی کی دلیل ہو یا اجتہاد اگر دلیل ہے تو مانتی ہوں لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ کوئی دلیل نہیں ہے شرعی اور نہ عقلی کہ سند منع کی ہو وے اور اگر منع اُسکا ازروے اجتہاد کے ہے تو نہیں مانتی ہوں اسواسطے کہ جو اجتہاد موافق نص الٰہی اور حدیث حضرت رسالت پناہی کے نہو وہ باطل ہے اور دوسری دلیل قول امیر المومنین علیہ السلام کا ہے کہ قول اُنکا فتویٰ اور حجت ہے دین میں بسبب عصمت انکی کے اور اجماع اہلبیت اور عبداللہ عباس اور عبداللہ مسعود اور سعید بن جبیر اور جابر بن عبداللہ کی دلیل واضح ہے حلت متعہ کی دوسرے اور حسن اور ابراہیم کہ روایت کی ہے ابی ربیلع نے کہ فقہائے تابعین سے ہے صفوان بن یعلی سے اور اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا اُسنے سبب منع کرنے عمر کا متعہ عورتوں سے یہ تھا کہ جسوقت عمر بن حریث نے ایک عورت سے متعہ کیا عمر نے اُس سے پوچھا کہ جسوقت میں کہ تو نے متعہ کیا کون حاضر تھا اور کس کے سامنے کیا ہے اُس نے کہا کہ میری ماں اور اُس کی ماں عمر نے کہا

jabir.abbas@yahoo.com

کہ نھی عنہما اخشے ان یکون ذلک دغالا ای فسادا یعنی میں متعہ کرنیسے منع کرتا ہوں کیونکہ ڈرتا ہوں میں کہ اُسمیں کوئی فساد ہو اور اسی کلام کو کہ مذکور ہوا سند منع اپنے کی بنایا اور اُسے منع کیا۔ روایت دوسری یہ ہی کہ عمر خطاب اپنی بہن کے گھر گئے اور دیکھا کہ غسل کرتی ہی کہا کہ تو بے شوہر ہی اور یہ ایام تیرے حیض کے بھی نہیں ہیں سبب غسل کرنیکا کیا ہی اُسنے کہا کہ مینے متعہ کیا ہی اُسوقت عمر صاحب بہت تیز اور تند ہو کر حکم دیا کہ اب سے نکاحِ متعہ منسوخ ہی اور کوئی متعہ کرے ای ابراہیم کیا خوف ہی کہ بمجرد سننے کے کوئی ڈر سے احکام اور عقود شرعیہ سے اور اُس حکم کو کہ جسکی تحریم جائز نہیں ہی اُسکو ناجائز اور حرام کہے اور خیال کرے کہ اسمیں کوئی فساد پیدا ہو جاویگا پس ایسا حکم صریح کہ جو موافق نقل خدا اور رسول کے ثابت اور جاری ہو اُسکو حرام کرے اور پردہ جاری کرنا چاہے اُس فعل کو کہ جسکا جواز شرعًا نہو پس اس خوف سے تمام احکام شرعیہ میں خوف داخل ہونے فساد کا ہوتا ہی اے ابراہیم اگر کوئی شخص موافق قول خدا اور رسول کے مخالفت عمر صاحب کی کرے تو اُسکو بدعتی جانتے ہو اور اُس آدمی کو رافضی کہتے ہو اور اُسکی تکفیر کرکے قتل کرتے ہو عجب تعصب اور عناد ہی تمکو اور تعصب گمراہی کا کیا انتہا اور یہ بھی سن اے ابراہیم کہ روایت صحیح میں واقع ہوا ہی کہ ایک روز عبداللہ بن عباس کسی جگہ کو جاتے تھے دیکھا اثنائے راہ میں دروازہ مسجد الحرام میں بیٹھا ہوا ہی اور اُس زمانہ میں عبداللہ بن زبیر مکہ معظمہ میں دعوی خلافت کرتا تھا اور عبداللہ بن عباس اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے اُسوقت وہاں پہنچکر متوجہ مسجد کے ہوئے جب ابن زبیر نے عبداللہ بن عباس کو دیکھا تو ازروی تعرض اور حقارت کے کہنے لگا کہ جاءنا اعمی قلبہ یحل المتعۃ وھی الزناء المحض یعنی آیا اندھا خدا نے تعالی اندھا کرے اُسکے دل کو کہ متعہ کو حلال جانتا ہی اور محض زنا ہی عبداللہ بن عباس یہ بات سُنکر بیٹھ گئے اور سب اہل جلسہ نے اُنکی تعظیم کی اُسوقت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ ان اللہ سلب ابصارنا وسلب عقولکم یعنی خدا تعالی نے دور

کیا میری آنکھوں سے بینائی کو اور دور کیا عقل و اس تمہاری کو واللہ لقد انزلت
المتعۃ فی کتاب اللہ وعمل بہا علی عہد رسول اللہ ولم ینہ عنہا
ولم یات بعدہ رسول یحرمہا والدلیل علی ذلک قول عمر متعتان
کانتا فی عہد رسول اللہ محللتین وانا احرمہما واعاقب علیہما فقبلنا شہادتہ
ولم نقبل تحریمہ یا عبد اللہ وانک من متعۃ فاسئل امک عن بردی
عوسجۃ مضمون کلام عبد اللہ بن عباس کا یہ ہے قسم خدا کی متعہ نازل ہوا ہے کتاب خدا
میں اور عمل کیا گیا متعہ زمانہ رسولخدا میں اور رسولخدا نے منع نہیں کیا اس سے اور بعد صلعم
سے دوسرا رسول کوئی نہیں ہوا کہ حرام کرے متعہ کو اور دلیل اسپر قول عمر صاحب ہے کہ کہا
اس نے دو متعہ تھے زمانہ رسولخدا صلعم میں میں حرام کیا ہے اور عذاب کرونگا اسپر جو
کریگا اسکو پس ہم نے گواہی عمر صاحب کے قبول کی جواز پر متعہ کے ولیکن حرام کرنے
کو اس کے ہم قبول نہیں کرتے ہیں اے عبد اللہ بن زبیر تحقیق تو متعہ سے پیدا ہوا
ہے جا اپنی ماں سے پوچھ لے کیفیت دو برد عوسجہ کی جس وقت عبد اللہ بن زبیر نے
عبد اللہ بن عباس سے یہ بات سنی تو نہایت نادم اور شرمندہ ہوا کیونکہ وہ زمانہ
ایام حکومت اس بیحیا نا اہل کا تھا پشیمان اور شرمندہ ہو کر مجلس سے اٹھا اور اپنے
گھر کو گیا اور تلوار برہنہ ہاتھ میں لیتے ہوئے غضبناک اپنی ماں کے سر آیا اور ماں سے پوچھا کہ
اخبرنی عن بردی عوسجۃ یعنی تو مجھ سے بیان کر حال دو چادر عوسجہ کا کہ یہ کیا
بات ہے اسکی ماں نے فوراً اسیوقت کہا کہ ان اباک کان مع رسول اللہ وقد اھدی
لہ رجل یقال لہ عوسجۃ بردین فاعطاھما الا ابیک فتمتع بہما فعلیقت
بک وانک من متعۃ یعنی باپ تیرا زبیر رسولخدا کے پاس تھا اسوقت
ایک عوسجہ نامی دو برد یمانی واسطے رسولخدا کے ہدیہ لایا آنحضرت نے وہ دونو چادریں تیرے
باپ کو عنایت فرمائیں اور تیرے باپ نے عوض میں ان دونو چادروں کے مجھ سے متعہ کیا اور تیرا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حمل مجھے رہا تیری پیدائش متعہ سے ہے جس وقت حُسینیہ نے یہ تقریر دلپذیر بیان کی تو ہارون کو بہت اچھی معلوم ہوئی اور نہایت خوش ہوا کیونکہ اسلئے کہ عبداللہ عباس ولد آگے اسکے بھی ہارون سے یحییٰ برمکی نے بہ آواز بلند کہا کہ اب تک ہم مانع تھے متعہ زنان سے ولیکن اب یہ حکم جاری کر نسبت نکاح متعہ کے واسطے سب آدمیوں کہ بلا دغدغہ نکاح متعہ کریں اور وہی ناقل ہے کہ بعد اُس کے اخیر زمانہ ہارون میں متعہ جاری ہوا اور ایک مُدت تک کوئی مانع اس کا نہوا زمانہ ملعون رشید میں بھی معمول تھا متعہ کا اور پھر معتصم ملعون نے اسکو منع کیا پس حُسینیہ نے کہا کہ ای ابراہیم تقریر کو بہت طول ہوا اور خلیفہ زمان اور سلاطین اور ارکان دولت کو اس مباحثہ اور مجادلہ سے ملال پہنچا اب ایک سوال تجھ سے اور کرتی ہوں اور خاتمہ بحث کا اس سوال پر ہے تو سچ بیان کر کس واسطے کہ یہ حدیث تمہارے نزدیک ثابت ہے کہ پیغمبر خدا نے حق میں جناب سیدۃ النساء کے فرمایا ہے کہ اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ مَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ یعنی فاطمہ پارہ جگر میری ہے جس شخص نے کہ اسکو رنج دیا مجھکو رنج دیا اور جس نے کہ رنج دیا مجھکو اور ایذا دی پس اس نے خداتعالیٰ کو رنجیدہ کیا ابراہیم نے کہا یہ صحیح ہے اور سب اُمت کا اتفاق ہے صحت پر اس حدیث کے اور کوئی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا حُسینیہ نے کہا کہ قسم ہے تجھکو خالق زمین و آسمان کی سچ کہنا ابی بکر صاحب اور عمر صاحب نے فدک کو حضرت سیدۃ النساء علیہا السلام سے بظلم و ستم لیا ہے یا نہیں ابراہیم نے کہا کہ ہاں اُنہی لیا ہے موافق حکم حدیث رسول کے کہ ابی بکر صاحب ناقل اسکا ہے کہ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نُوْرِثُ وَمَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ یعنی ہم گروہ انبیاء ہیں ہماری میراث نہیں ہے اور جو کچھ ہم سے رہے وہ صدقہ ہے حُسینیہ نے کہا کہ ای ابراہیم جان تو کہ ابو سعید خدری کہ تمہارے یہاں کے محدثین سے ہے روایت کرتا ہے کہ جب آیت وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا صلعم نے فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ اے فاطمہ خدا جانتا ہے کہ باپ تیرا زیر آسمان اس دنیا میں سوائے فدک کے ملک نہیں رکھتا اور اُس روز حضرت نے فدک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سیدۃ النساء کو بخش کر انکی سپرد فرمایا اور بمدت تین سال سے حیات رسول خدا صلعم میں عامل
حضرت فاطمہ کا اُس جگہ رہتا تھا اور زر حاصل فدک کا اُن معصومہ کو آتا تھا اور بعضوں نے
کہا ہے کہ کچھ دنوں بعد رسول خدا کے ابی بکر صاحب نے فدک اُن حضرت سے لے لیا اور جب اُس
معصومہ نے دعویٰ کیا کہ فدک حق میرا ہے تو ابی بکر نے اُنسے گواہ طلب کئے حضرت امیر المومنین
اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام اور اُم ایمن اور قنبر نے گواہی دی کہ پیغمبر خدا نے فدک
حضرت سیدہ کو بخشا ہے اور جب حضرت امیر المومنین حسب التماس جناب سیدہ کے تشریف لیگئے
اور گواہی دی تو کہا اُنہوں نے کہ هٰذَا بَعْلُكِ يَجُرُّهُ اِلٰى نَفْسِهٖ فَلَا نَحْكُمُ
بِشَهَادَتِهٖ یعنی یہ شوہر ہے تیرا واسطے جر منافع اپنی کے گواہی دیتا ہے حالانکہ یہ حدیث
نزدیک تمہارے اور اہل حق کے ثابت ہے کہ عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ باوجود
اسکی گواہی حضرت امیر علیہ السلام کی نہ مانی اور کہا کہ جر نفع واسطے اپنے کرتا ہے حالانکہ جر نفع اسکا
فرزندیق نے اپنے واسطے کیا تھا کہ حدیث نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ کو وضع کیا اور یہ ظلم
صریح اپنے رسول کے اہلبیت پر کیا اور گواہی اُم ایمن کی نہ مانی اور کہا کہ ایک عورت کی
گواہی کو ہم نہیں مانتے اور جو کچھ کہ حضرت رسول خدا صلعم کا ملک و مال از قسم باغات اور مکانات
اُنکے پاس تھا اُسپر متصرف ہوئے اور فدک کو چھین لیا اور نہ کہا کہ فدک ملک رسول اللہ کے تھا
اور تصرف فاطمہ زہرا میں بطور خورش کے تھا ایسے ایام جس حالت میں کہ بطور خورش کے ہوا ہو
جیسا کہ اُنہوں نے کہا پس جو شخص کہ دعویٰ اسلام کا کرے اُسکو کیونکر جائز ہے بعد وفات
رسول خدا کے چھین لینا اُس چیز کا کہ جسکو خود رسول خدا نے حالت حیات میں بطور خورش کی
اپنے جگر گوشہ فاطمہ زہرا کو دیا ہووے اور یہ جو ابی بکر صاحب نے نقل کیا ہے کہ ہم پیغمبروں کی
میراث نہیں ہوتی یہ حدیث کسی نے بھی اصحاب رسول خدا میں سے نہیں سُنی اور نہ کسی نے
روایت کی سوائے ابی بکر صاحب کے اور اُسکی دختر عائشہ صاحبہ کے اور رسول خدا صلعم نے کسی
عرب اور کسی اصحاب اور اہل بیت صحابہ سے نہیں فرمایا تھا کہ وارث اہلبیت میری کے مجھ سے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

میراث نہ پاویں ای ابراہیم اگر وہ شخص کاذب اور غادر اور ظالم نہوتا تو ہو سکتا تھا کہ اہلبیت اور سب اصحاب اسکو جانتے ہوتے اور پیغمبر خدا صلعم انہوں سے ظاہر کردیتے کہ جو کچھ مجھسے پیچھے رہے وہ صدقہ ہے تو اہلبیت انکے بعد انسے ایسی چیز کو طلب کرتے جو انپر حرام تھی اور تمیز کرتے درمیان حلال و حرام کے اسواسطے کہ اتفاق اُمت کا ہے کہ صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے پس ابی بکر کے اس کلام سے لازم آتا ہے کہ رسولخدا صلعم نے کما ینبغی رسالت کو ادا نہ کیا ہو اور آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ غیر موقع واقع ہوئی ہو کسواسطے کہ رسولخدا صلعم مبعوث تھے سب مخلوق پر اور عموماً اپنی اہلبیت اور اقارب اور رشتہ داروں پر خصوصاً اور بمقتضائے آیہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کے مامور تھے کہ انذار کریں اپنے اہل قرابت اور رشتہ داروں کو پس اگر کلام ابی بکر کا سچا ہو تو بلا شبہ رسول اللہ نے قصور کیا ہو ادائے رسالت میں اور ظلم کیا ہو اپنی اہلبیت پر کہ انکو آگاہ نہ کیا کہ شرعاً جائز نہیں ہے تمکو میراث کا لینا اور جو کچھ میں چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے اور تمپر حرام ہے ای ابراہیم جواب نہیں دیتا ہے تو اور خدا روا رکھتا ہے اس کفر اور زندقہ کو کہ جو تم نے اپنے اوپر روا رکھا ہے کہ واسطے تصدیق اور صحت کلام ابی بکر صاحب کے ظلم اور تقصیر کرنا اپنے پیغمبر پر لازم رکھتے ہو باوجودیکہ وہ جناب اشرف مخلوقات ہیں ای ابراہیم اگر تو کہے کہ عشیرت اور اہلبیت اپنے سے کہا تھا کہ مجھسے میراث نہیں ہے اور جو کچھ مجھسے رہ جاوے صدقہ ہے اور تمہارے اوپر حرام ہے اور انہوں نے کلام پیغمبر کا نہ سنا اور قبول نہ کیا تو یہ دلیل گناہ کی ہے اور حال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انکی عصمت پر گواہی دی ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اور اتفاق ہے علما مخالف اور موافق کا کہ یہ اہل بہشت سے ہیں موافق نص خدا اور رسول کے بلکہ قسمت کرنیوالے بہشت اور دوزخ کے ہیں اور ساقی ہیں حوض کوثر کے موافق قول اور زعم تمہارے کے اور جن احادیث سے کہ تم روایت کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ تمہارے پاس جواب شافی نہیں ہے اور بخوبی ثابت ہوا کہ ابی بکر صاحب نے حدیث دروغ وضع کی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جھوٹ باندھا اللہ اور رسول پر بموجب اعتقاد ہمارے اور سب مسلمانوں کے کہ کفر ہے
اور اسیطرح ظلم اسکا نسبت سیدۃ النساء صلوٰۃ اللہ علیہا کے اور تکذیب شہادت حضرت
امیر المومنین اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے کفر ہے اور سب اہل عقل با انصاف
پوشیدہ نہیں ہے کہ مثل ایسے افعال اور اعمال کا منسوب کرنا پیغمبر اپنے اور اہلسنت اپنے پر
کفر صریح اور ظلم قبیح ہے ابراہیم اور ابو یوسف اور شافعی اور سب علما کہ حاضر تھے کسی
ایک کو بھی طاقت جواب کی نہ رہی اور کسیکو بھی مجال گفتگو کی نہ تھی اور ہارون رشید
بھی افعال قبیحہ انسے شرمندہ تھا پھر حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم جبکہ جناب سیدہ فاطمہ
زہرا علیہا السلام نے دعویٰ فدک کا کرکے کہا کہ پیغمبر خدا نے حالت حیات میں فدک مجکو
عنایت فرمایا اور میرے سپرد کیا ابوبکر صاحب نے انسے گواہ طلب کئے آیا شرع پیغمبر پر
عمل کیا یا خلاف شرع ابراہیم بخوف اس کے کہ مبادا کوئی ایسی بات کہے کہ موجب الزام
اور فضیحت میری کا ہو بدستور مثل بند رسم خوردہ کے چپ بیٹھا تھا اور کچھ نہ کہتا تھا
حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم حضرت سیدۃ النساء علیہا السلام صاحب اختیار اور قبضہ تھیں
اور ابی بکر صاحب مدعی تھا نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ کا بموجب حکم صاحب شریعت
کے کہ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ پس جبکہ حضرت فاطمہ سے کہ صاحب
ید تھیں گواہ طلب کیا از روئے جہل کے تھا یا ظلم کے اے ابراہیم قسم ہے حق تعالیٰ کی جواب
دے یا کرسی نشین سے اتر بیٹھ اور مانند اس کے امامت کر یعنی مثل ابی بکر کے ابراہیم اور
شافعی اور ابو یوسف کو اسوقت وہ خجالت تھی کہ اپنے مرنے پر راضی تھے اور سب خلائق انپر ہنستی
تھی اور ہارون کے خوف سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے روایت کرتے ہیں کہ ہارون کا ایک چچا
زاد بھائی تھا نہایت حسین اور وجیہ سیرت اور صورت میں آراستہ اور پیراستہ اور بدرجہ
غایت صاحب کمال تھا اور نام اسکا خالد بن عیسیٰ تھا اور محبت اہلبیت میں مشہور تھا اور
بلا تقیہ تھا اور ہارون کو بھی معلوم تھا کہ یہ طریقہ اہل بیت پر ہے اور چونکہ ہارون

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُسکو بہت چاہتا تھا اسوجہ سے جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا اور کہتا تھا اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اُس سے معترض اور مزاحم ہو کہتے ہیں کہ وہ نزدیک حُسنیہ کے بیٹھا تھا اور جس مسئلہ میں کہ حُسنیہ ابرہیم کو الزام دیتی تھی وہ ایک مشت درہم اور دینار حُسنیہ پر نثار کرتا تھا اور آفرین کہتا تھا اور دیگر حاضرین مجلس ابراہیم پر ہنستے تھے اور اُس سے تمسخر کرتے تھے اور کسیکو بلحاظ ہارون اور ممانعت اُسکو کا نہ تھا اور ہاتھ عیسیٰ بن خالد کا قبضۂ تلوار پر تھا اور حفاظتِ حُسنیہ میں بدل و جان مصروف تھا کہ مبادا کوئی درپئے آزار و ایذا اُس کے نہ ہووے اور ہر لحظہ حُسنیہ کی دلداری کرکے تحریص و ترغیب بحث کرنیکی دلاتا تھا اسوقت پھر حُسنیہ مخاطب طرف ہارون اور سب علماؤں کے ہوتی اور کہا کہ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فدک کے باب میں گواہی دی تو ابی بکر صاحب نے منع کیا اسوقت حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابی بکر اگر دو شخص تیرے پاس آویں اور ایک اُنمیں سے دعوی کرے دوسرے پر کہ فلاں ملک محدود و معین اُسکے تصرف میں ہے وہ ملک میری ہے اور وہ شخص بغیر حق کے متصرف اور غاصب ہے اُس سے بجبر و دعوی کرنیکے قبل اُس سے کہ ظلم مدعی علیہ کا تیرے نزدیک ثابت ہو اور تو جانے کہ وہ غاصب ہے اُس سے ملک مدعی کے سپرد تو کر سکتا ہے ابوبکر صاحب نے کہا نہیں کر سکتا ہوں امیر المومنین نے پوچھا کہ تو گواہ مدعی سے طلب کرتا ہے یا مدعی علیہ سے ابوبکر صاحب نے کہا میں مدعی سے گواہ طلب کرتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ امیر المومنین نے فرمایا کہ پس کسواسطے تو نے فرزند اور نور دیدہ اور بضعۂ رسول اللہ سے بخلاف قول خدا اور رسول کے عمل کیا ابوبکر صاحب نے کہا کیونکر اے ابو الحسن امیر المومنین نے فرمایا کہ صورت یہ ہے کہ فاطمہ زہرا مدعی علیہا اور صاحب ید ہے اور متصرف فدک ہے اور وہ شخص کہ دعوی نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ کا کرتا ہے اُسکو چاہیے کہ بینہ قائم کرے بطور خود اور جس حالت میں کہ پیغمبر نے اپنی حیات میں فدک سیدۃ النساء کو دیا ہووے تو موافق حکم اسلام کے چاہیے کہ قبضہ وارثان رسول اللہ میں ہے اُسوقت تک کہ مدعی حدیث بینہ عادلہ قائم کرے موافق مدعا اپنے کے اور گواہ اُس شخص کا

jabir.abbas@yahoo.com

ہونا چاہیے کہ جسپر صدقہ حرام ہے اور غرما صدقہ سے حصّہ پاوے اور یہ گروہ بنی ہاشم ہیں کہ
صدقہ اونپر حرام ہے اور سوائے بنی ہاشم کے سب مسلمان صدقہ میں شامل ہیں وہ اسمیں سے حصّہ
پاتے ہیں پس جو لوگ کہ صدقہ میں شریک ہونگے گواہی اُنکی فدک کے باب میں نہ سُنی جاینگی
الّا بنی ہاشم کی پس وہ شخص کہ مُدعی فدک کا ہے اگر گواہ لانے سے عاجز ہو تو غایت مافی الباب
سوگند کو متوجہ فاطمہ ہو سوافق اُس کے عقائد کے کہ جو شخص اعتقاد عصمت اہل بیت پر نہ
رکھتا ہو ای ابوبکر فاطمہ معصوم ہے بموجب حکم خدا کے کیونکر ممکن ہے کہ معصومہ مرتکب کبیرہ کی
ہو اور اپنے دعوی کو باطل کرے اُسوقت ابی بکر صاحب مجمل ہوا اور ہیچکارہ یا جیسا کہ تو نے ای
ابراہیم اسوقت سے ہیچکارہ کہا ہے نہ جواب دے سکتا ہے اور نہ اپنی گمراہی اور ضلالت کا اقرار
کر سکتا ہے اور دوسرے اور سُن ای ابراہیم کہ کلام ابی بکر صاحب کا باطل ہے اور حدیث نحن معشر
الانبیاء کی موضوع ہے اس سبب سے کہ مخالف نص کلام اللہ کے ہے یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۤ
اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اوّل یہ خطاب رسول اللہ کی طرف سے ہے اور یہ حکم
عام ہے اور سوائے اسکے قرآن میں بہت چیزیں ہیں کہ واسطے انبیاء کے میراث ہے جیسا کہ فرمایا
وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور اسی طرح قرآن مجید میں ہے کہ
حضرت زکریا نے دعا کی خدا تعالیٰ سے فرزند طلب کیا کہ اُس سے اور فرزند یعقوب سے میراث ہووے
اور یہ ظاہر ہے فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ
وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا پس بموجب نص قرآنی کے معلوم ہوا کہ واسطے انبیا
کے میراث ہوتی ہے اور حدیث نحن معاشر الانبیاء تکذیب کرتی ہے قرآن کی اور معلوم ہوتا
ہے کہ بنانے والا اس حدیث کا قرآن کو نہ سمجھتا تھا اور اگر سمجھتا تو یہ بیان نہ کرتا کسواسطے
کہ قرآن اسکی تکذیب کرتا ہے اور مخالف اس حدیث کا ہے ای ابراہیم اگر ابی بکر صاحب اسطرح
سے حدیث بناتا اَنَا مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَاءِ لَا اُوْرِثُ وَمَا اَتْرُکُہٗ یَکُوْنُ صَدَقَۃً
عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ البتہ بہر طور کذب اور بطلان اُس مفتری کا بشہادت قرآن معلوم

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا لیکن اللہ تعالی نے واسطے ہدایت قاری قرآن کے دیدۂ دل اسکا فر مفتری کو
کہ واضع اس حدیث کا ہے اندھا کر دیا تا اہل معرفت کو کذب و بطلان اسکا بگواہی حق تعالی کے
ظاہر ہو جاوے اسوقت ایک شخص نے کہ علماء بغداد میں شاگردان ابو حنیفہ میں سے تھا کہا
کہ ابراہیم کچھ نہیں کہتا ہے اور چپکے بولا کہ ای حسنیہ سن کہ سلیمانؑ کو داؤدؑ سے میراث میں
نبوت اور علم ملا ہے نہ کہ مال و عقار اور ضیاع حسنیہ نے جواب دیا کہ یہ وہی بات ہے کہ تجھ سے
پہلے اور بھی گمراہوں نے اسیطرح سے کہا ہے اور یہ تقریر تیری بسبب قلت عقل اور کثرت جہل
اور تعصب اور عناد کے ہے کسواسطے کہ سلیمان علیہ السلام حالت حیات داؤدؑ میں اعلم اور پیغمبر
ہو گئے تھے اور اسپر نص قرآن ہے کہ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ
فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ
وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا جان تو کہ میراث کا اطلاق اسچیز پر کرتے ہیں کہ بعد موت میت
کے درمیان ورثہ اس کے کے تقسیم کیجاوے اور نبوت قابل تقسیم کے نہیں ہے اور اگر ایسا ہوتا تو ممکن
تھا کہ اولاد آدمؑ میں سب انبیاء ہوتے اور سب نبوت میں شریک ہوتے اور جو کہ آدمؑ نبی
تھے اور اولاد انکی بشراکت انبیاء تھی تا آخر دنیا تک نبی ہونا چاہئے اور حال یہ ہے کہ درمیان اولاد
آدمؑ کے صرف حضرت شیثؑ ہی پیغمبر ہوئے ہیں پس نبوت میراث میں نہیں ہے بلکہ نبوت وحی الٰہی
ہے اور عصمت اور جو استحقاق کہ اسکے ہیں اور اسیطرح اگر تو کہے کہ زکریاؑ نے وارث نبوت خدا تعالی سے
طلب کیا نہ وارث مال و اسباب دنیوی اس تیرے کلام سے قدح نبوت زکریاؑ پر لازم آتا ہے نعوذ باللہ
بلکہ معصیت اور کفر انکا حاشا من ذالک ابراہیم نے کہا کسوجہ سے حسنیہ نے کہا کہ اس جہت سے
کہ زکریاؑ نے دعا میں کہا وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي
عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ
رَبِّ رَضِيًّا جان تو کہ اجماع ہے اہل تفسیر کا مراد موالی سے اس جگہ پر پسران عم ہیں کسواسطے کہ اگر مطلق
وارث نبوت ہوا ہوتے اللہ تعالی سے استدعا کی کہ وارث نبوت مجھکو دے تاکہ بیٹے عم میرے کے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبی نہوں اور خوف کرتا ہوں میں کہ بیٹے عم میرے کے نبی ہوں اور مرتبہ نبوت کو پہنچیں پس مجھکو بیٹا
عنایت کر کہ تا بیٹے چچا میرے کے نبی نہوں اور مرتبہ نبوت کو نہ پاویں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکریا
قضائے الٰہی پر راضی نہوتے تھے اور اپنے چچا کے بیٹوں سے حسد رکھتے تھے اور یہ معنی دلالت کرتی ہے
خطا و عصیان زکریا پر بلکہ انکے کفر پر نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ یعنی پناہ
مانگتی ہوں میں خدا سے اس اعتقاد سے اور باوجود اسکے کہ آخر دعا میں کہا کہ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا
پس اگر مراد زکریا کی آیت مذکورہ میں نبوت ہوتی تو وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا نہ کہتے اور کہنا
اسکا بیفائدہ ہوتا پس ثابت ہوا دلائل عقلی و نقلی سے کہ واسطے انبیا کے میراث ہے اور حدیث نحن
معاشر الانبیاء موضوع ہے اور ابی بکر صاحب واضع حدیث مذکورہ کاذب اور غاصب اور ظالم ہوا
کس واسطے کہ حدیث مخالف قرآن کے ہے اور جس وقت کہ آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ نازل
ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ایہا الناس سنو کہ بعد میرے
اصحاب اسواسطے غرض نفسانی کے بحوالہ میرے جھوٹ اور دروغ بہت بیان کرینگے اور ہر شخص اپنے
مطلب کے واسطے احادیث بناویگا اور مجھسے منسوب کریگا جانو تم کہ جو حدیث کہ مجھسے روایت
کریں اور وہ مطابق قرآن مجید کے نہو اُسپر اعتبار نہ کرنا اور جو مطابق قرآن کے ہو تو اُسپر
عمل کرنا اور وہ حدیث یہ ہے کہ فَاِذَا جَاءَكُمُ الْحَدِيْثُ فَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا
وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ فَخُذُوْهُ وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَادْفَعُوْهُ اور
دوسرے اور سنئے اے ابراہیم جبکہ حضرت رسولخدا صلعم نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا تو
استر یعنی خچر اور تلوار اور ناقہ اور عمامہ وغیرہ جو حضرتؐ کا تھا وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کو
ملا اور اُسپر قابض اور متصرف ہوئے اور زرہ حضرتؐ کی رہن تھی بعد انتقال حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے اُسکو رہن سے خلاص کرایا اور اپنے تصرف میں لائے اور یہ سب چیزیں میراث
حضرتؐ میں سے تھیں ان چیزوں پر کسینے حضرت امیرؑ سے جھگڑا اور دعویٰ نہ کیا اور یہ سب
حال تمہاری کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور کسینے نہ کہا کہ رسولخدا کے میراث نہیں ہے اور کیوں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم متروکات رسولخدا پر قبضہ کرتے ہو پس مناسب تو یہ تھا کہ ان چیزوں کو بھی امیر المومنین
علیہ السلام سے لیتے اور اگر یہ کہو کہ اُنہوں نے مانگا تھا ان چیزوں کو مگر علی نے ظلم کیا اور نہ دیا اور یہ مانگ
ما نگ کر عاجز ہو گئے تو قسم خدا کی کہ اگر امیر المومنین نے ظلم کیا ہو اور وہ چیز کہ شرعاً اُسمیں تصرف کرنا
چاہیئے اُسکو تصرف میں لاتے ہوں نعوذ باللہ حضرت کے نزدیک قریب کفر کے تھا غیر جائز چیز کا تصرف
میں لانا اور اگر یہ کہو کہ رسولخدا نے حین حیات اپنی میں اشیا پس ماندہ کو سپرد علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے کر دیا تھا یہ بالکل باطل اور دروغ ہے کیونکہ اسلئے کہ اگر ایسا ہوتا تو حدیث اس باب
میں وارد ہوتی کہ رسول اللہ نے اپنی حین حیات میں پس ماندہ اشیا اپنی کو حوالہ امیر المومنین
علیہ السلام کے کر دیا ہے پس معلوم ہوا کہ از روئے ارشاد کہ یہ چیزیں اُن حضرت کو ملی ہیں اطاعت ابی بکر
کا ذب ہے جب کلام حنیفہ کا اس مقام تک پہنچا ہارون نے کہا کہ ای ابراہیم اور ای علما حاضرین مجلس
معلوم ہوا کہ تم لاجواب ہو گئے ہو اور حنیفیہ نے تمہارے مذہب کو ضائع اور باطل کیا اور تم خاموش
اور چپ ہو گئے ہو اور خاموشی علامت رضامندی کی ہے پس کسو اسطے مذہب حنیفہ کا اختیار نہیں کرتے
ہو اور سر نیچا کئے بیٹھے ہو پس دوسری بار حنیفیہ نے کہا کہ ای ابراہیم اور ای علما حضار سنو کہ تمہاری
سب کتب تواریخ میں مذکور ہے اور اتفاق ہے اُمّت کا کہ جب ابی بکر صاحب نے رد کی گواہی او گواہی
گواہان حضرت فاطمہ کو نہ مانا تو حضرت فاطمہ نے ابوبکر صاحب سے کہا کہ ای ابی بکر تو اپنے باپ کی
میراث لیتا اور میں اپنے باپ کی میراث نہ لوں اور بہت حجت تمام کی اُسپر اور الزام دیا اور لعنت
کی اُسپر اور خشمناک اور رنجیدہ پھریں ہاں سے اور آپ روتیں اور قسم کھائی کہ قیامت میں حضرت
رسولخدا سے ان لوگوں کی میں شکایت کرونگی اور جب کہ اپنے دار فنا سے طرف دار بقا کے رحلت کی تو
وصیت فرمائی حضرت امیر المومنین کو کہ مجھکو رات میں دفن کرنا کہ ابی بکر صاحب اور عمر صاحب اور
ہوا خواہ انکے میرے جنازہ پر نماز نہ پڑھیں پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام وصیت اُس
حضرت کی بجا لائے اور اُنکو شب میں دفن کیا درمیان قبر اور منبر حضرت رسولخدا کے بموجب حدیث
کے کہ مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اور جگہ قبر اُس

jabirabbas@yahoo.com

معصومہ کی بنائی اور برابر کر دیا دوسرے روز ابوبکر صاحب اور عمر صاحب مع جماعت
اعوان و انصار اپنے کے دولتسرائے جناب امیر علیہ السلام پر آئے اور رسم تعزیت حضرت
سیدۃ النساء کی بجا لائے اور حال کفن و دفن اُن حضرت کا جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا حضرت
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے اُنکو رات میں دفن کیا ابی بکر اور عمر نے کہا کہ صحابوں میں سے کسیکو بھی
آپنے خبر نہ کی امیر المومنین نے کہا کہ ہمنے اُنکی وصیت پر عمل کیا اور نہ چاہا ہمنے کہ خلاف وصیت کریں میت
کو جب ایک نوع کے ایذا کا ہے اور تم نے بارہا رسول خدا صلعم سے سنا ہوگا کہ اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ
مِنِّی مَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَقَدْ کَفَرَ
پس سزا ہے مجھکو کہ ایذا دوں اُنکو اور ایذا دوں خدا اور رسول خدا کو اُسوقت عمر صاحب بہت
گھبرایا اور کہا کہ جائیں ہم اور اُنکو قبر سے باہر نکالیں اور ہم اُنپر نماز پڑھیں پس گئے اور ہر چند قبر حضرت
فاطمہ علیہا السلام کو تلاش کیا اور نہ پایا اخبار امامیہ اس حکایت کو جسطرح سے کہ ہمنے بیان کیا ہے اجماع
امت کا ہے اور اسمیں کسینے بھی اختلاف نہیں کیا ہے رنجیدہ کرنا حضرت فاطمہ کا اور غصہ اور
غضب اُنکا اور محروم ہونا نماز سے اُنکی مہاجر اور انصار کا دال ہے کمال قہر اور غضب سیدۃ النساء پر
بسبب اُس ظلم کے کہ جو اُنپر کیا ہے اور اُنکی شوہر بزرگوار پر غصب امامت سے اور اُنکی فرزندان نامدار پر
بسبب قبول کرنے گواہی کے مستحقے   گواہی سے اور سب مہاجر اور انصار سے کہ کسینے اُسوقت میں اُنکی
رعایت نہ کی اور روایت میں اس حدیث کے سب متفق ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا کہ
اِنَّ اللّٰهَ یَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَیَرْضٰی لِرِضَاكِ یعنی اے فاطمہ خدا تعالیٰ غضب فرماتا
ہے واسطے غضب تیرے کے اور خوشنود ہوتا ہے واسطے خوشی اور رضامندی تیری کے پس موافق اس
حدیث کے اوّل یہ ہے کہ اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی مَنْ اٰذَاهَا جس کسینے کہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ
علیہا کو رنجیدہ کیا ہے خدا تعالیٰ کو آزردہ کیا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا پس بلاشبہ دشمنان اہلبیت
اور اتباع اُنکے سب کافر اور غلو اور ظالم ہیں اور لعنت خدا اور رسول اور ملائکہ کی اور غضب الٰہی اُنپر ہے جو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حُسنیہ نے یہ بیان کیا ابراہیم اور ابو یوسف اور شافعی اور سب علما ایک بارگی کھڑے ہوگئے اور
ارادہ قتل حُسنیہ کا کیا اور درپئے ظلم و آزار اُسکے ہوئے اور اُسنے بھی بقدر مقدور اپنی سعی اور
کوشش کی اور ریش ابراہیم کی اپنے ہاتھ سے پکڑ لی اور ہنوز چھوڑتی نہ تھی اور ہارون دیکھ رہا تھا جو کچھ
ہر ایک نے ہجوم اُن لوگوں کا دیکھا تو ہارون کے پاس آیا اور عرض کی کہ ای خلیفہ آج کے روز تو مسند
رسول پر بیٹھا ہوا ہے اور ایسی کنیز کہ جسنے ایک جماعت کثیر علما زمانہ تیرے کو مباحثہ میں الزام دیکر
سب کو عاجز کر دیا ہے اور یہ لوگ از روئے ظلم اور زیادتی کے تیرے روبرو ارادہ قتل اور ایذا کا کرتے
ہیں اور اُسوقت ہر ایک امیر اور ارکان دولت نے بطور سعی کے حُسنیہ کے بارہ میں خلیفہ سے عرض کیا
تو ہارون نے غضبناک ہوا علما کو جھڑکا اور منع کیا اور چچازاد بھائی ہارون کا کہ محبان خاص
اہلبیت سے تھا تلوار کھینچکر متوجہ طرف ابراہیم اور علما کے ہوا اور اُنکو دھمکایا اُسوقت سبھوں نے
یکبارگی ہاتھ حُسنیہ سے کھینچا اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے ہارون ابراہیم پر غصہ ہوا اور کہا کہ
خدا سے تمکو مطلق شرم نہیں آتی کہ تم سب یہاں حاضر ہو اور تم اپنے کو اعلم اور افضل اہل زمانہ کا
جانتے ہو اور جو ایک کنیز کے جواب سے عاجز ہو گئے اور سب آدمی تم پر ہنستے ہیں اور باوجود اس کے
شرمندہ نہیں ہوتے ہو اور ارادہ کرتے ہو کہ اس کنیز عاجزہ کو قتل کر ڈالو اور اسکو ایذا پہنچاتے
جب خلائق نے ہارون سے یہ گفتگو سنی سب امراء اور سلاطین نے یکبارگی لعنت اور ملامت کی اور
ابراہیم اور باقی سب علما کو نادم اور پریشان کر دیا اور حُسنیہ کو باوجود اس کثرت اور ہجوم کے
اُنہوں سے مطلق خوف اور ہراس نہ تھا اور چپ نہ ہوتی اور پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ ای
دشمنان گمراہ اور ای دشمنان خاندان رسول خدا صلعم تم خدا سے ڈرو اور قیامت کو یاد کرو
اور واسطے جاہ و مرتبہ دنیا اور حیات چند روزہ دنیا کے کمر عداوت کی رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور
اہلبیت علیہم السلام پر نہ باندھو اور مزخرفات اور مہملات سے کہ یہ از قبیل افسانہ اور افسوں کے
ہیں اور آنکھ کوتاہ نظروں کی تم بند کرتے ہو کہ فلاں باتفاق فلاں کے فلاں خلیفہ ہوا اور
فلاں فلانے کے واسطے سے امیر ہوا پس وہ افضل ہو گیا اور امثال اس کے حکایات واہیات بہت

jabirabbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

ہیں اور روایت لغو کہ علم رسالت اور نبوت اور امامت اور عصمت اور طہارت میں اور اسرار ملائکہ اور
تحقیق حقائق میں حجت بیان کر کے زبان خلائق پر جاری کیا ہے روز قیامت اور حشر اور نشر اور
عذاب ابدی سے کیوں نہیں یاد کرتے ہو اور عذاب خدا سے کیوں نہیں ڈرتے ہو اور لاکھ فتنہ تم نے
خلائق میں پیدا کئے ہیں اور اکثر آدمیوں کو معرفت اور پہچان خدا اور رسول اور امام سے ہزاروں
کوس دور پھینکدیا ہے اور تاریکی بعضہا فوق بعض میں ڈالدیا ہے اور اکثر حکایت اور روایت
اور احادیث موضوعہ تمہاری ظالموں اور دشمنوں اہل بیت سے اور فاسقوں اور سفلوں اور
لڑکوں اور عورتوں سے منقول ہیں کہ یہ سب ازسمیت افسانہ اور افسون اور خواب اور خیال کے اسطرح سے
ہے کہ جسطرح کہ ایک شخص کہانی کہتا ہے اور بہت سی عورتیں اور لڑکے اسکو سنتے ہیں اور بعضے سوتے
ہیں اور جب کہانی تمام کو پہنچی تو تمام لڑکوں کے چڑیا اور باز اور عورتوں اور فاسقوں کو سیلک
روایت اور احادیث اور اخبار میں لکھتے ہیں کہ قال فلان عن فلان روی فلان اور اسکو مشہور کرتے
ہیں کہ فلان حدیث کو فلان شیخ سے پڑھا ہے اور فلاں شیخ حجام مفسر قرآن ہے اور فلان جاہل
بے بصیرت فلاں گوشہ نشین چلہ کش اور بڑا ولی ہے اور پیشوائے زمانہ ہے اور فلاں شیخ نے خواب
میں ایسا دیکھا ہے اور خواب میں پیغمبر سے یہ سنا ہے اور پیغمبر نے یہ فرمایا ہے اور علی ہذا القیاس بہت سے
سے جاہل بے بصیرت اور احمقان بے معرفت اور اندھے گوشہ جہالت اور غول جنگل ضلالت
کے اطراف و جوانب بلاد اور امصار اور یمن و دیار سے جمع ہو کر گروہ گروہ پہنچتے ہیں اور برکت طلب
کرتے ہیں اور تم سے نقل کرتے ہیں اور بنائے معرفت اور شریعت اور طریقت اور حقیقت کے خواب
اور خیال اور وہم اور گمان اور پر نقل اور روایت تمہاری کے رکھتے ہیں اور ان مہملات کا
ذوق اور مزا خیالات عوام اور ابلہان خام میں ایسا مستحکم ہو گیا ہے اور ایسا گڑا ہے کہ سماع
قضا و قدر سے بھی زائل ہونا اسکا اور دفعیہ اسکا بہت مشکل اور دشوار ہے اور اس سبب سے تم نے
جرح اور تعدیل اور طعن اور تکفیر عوام میں پیدا کی ہے اور بہت زمانہ اس بات کو نہیں گزرا کہ
اولاد انہونکی اسی طریقہ پر پیدا ہوتی ہیں اور ہونگی اور بغض اور عداوت اہلبیت اور سادات

jabir.abbas@yahoo.com

شیعیان اور پیروان اہل بیت کو تمنے میراث سمجھا ہے اور دشمنی اور مخالفت انکی طریقہ کی کرتے ہیں اور کریگے اور ظالموں اور فاسقوں اور دشمنانِ خاندانِ رسول کو کہ جنکی عمر بت پرستی اور شرب خمر اور کھانے گوشت خوک میں گزری تھیں اُنکو معصومانِ خاندانِ رسالت پر مقدم جانتے ہیں اور جولاہے اور قصاب آپمیں روایت کرتے ہیں اور اب نوبت یہانتک پہنچی ہے کہ نقل اور روایت اور حدیث اور آیت کو امیر المومنین اور امام حسن اور امام حسین اور باقی اہل بیت علیہم السلام سے کہ باتفاق تمام خلائق کے معصوم اور پاک ہیں قبول نہین کرتے ہیں اور انکے قول پر اعتبار نہیں کرتے ہیں اور روایت اور حدیث عائشہ اور انس بن مالک اور ابوہریرہ اور عمر عاص اور معاویہ اور یزید کا اعتبار کرتے ہو کہ ہر ایک شخص انہوں میں سے بدترین اہل کار و نگار اور خسیس ترین فجار اور کفار سے ہیں اور سب اہل ایمان کے اعتقاد میں لعن کرنا اس گروہ پر واجبات اور عبادات سے ہے اے ابراہیم مقتدا اور پیشوا تیرے اور وہ لوگ کہ جنہوں نے تابعداری تیرے پیشواؤنکی کی ہے کفر اور ضلالت میں علی الرغم علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہیں اُن لوگوں نے تصنیف کیا ہے اور حکایات بے اصل بنوائی ہیں اور غزوات اور لڑائیاں رستم اور کیخسرو اور اسفندیار اور کاوس اور زال وغیرہ کی ترتیب دی ہیں اور اُنکو بازاروں اور میلوں میں پڑھواتے تھے اور مشہور کراتے تھے اور ہر ایک پہلوان کی شجاعت اور دلاوری کی تعریف اور توصیف کرتے تھے تاکہ رد ہو شجاعت پر امیر المومنین علیہ السلام کے اور لوگ ذکر شجاعت اُن حضرت کا نہ کریں اور بھول جائیں محاربات آنحضرت کو کسواسطے کہ تمہارے طاقت سُننے معجزات اور محاربات حضرت کی نہیں رکھتے ہو اور کفار کی دلیریوں کو لکھتے ہو اور پڑھتے ہو اور باوجود اسکے اقرار کرتے ہو اور کہتے ہو کہ ہمکو اہلبیت سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے بظاہر محبت کو ظاہر کرتے ہو اور اپنے صدیق اکبر اور فاروق اعظم کی ختم کیا فضیلت رکھتے ہو لاؤ ثابت کرو تاکہ سنو میں کیا صدق اور راستی انکی لوگوں پر ثابت ہے یہ محض مسخرہ ہے اور

کیا علم اور فضیلت ہی اور کیا تقویٰ اور عبادت ہی اور کیا سخاوت اور مروت اور کیا دلیری اور شجاعت لائق اِن ناموس کے ہوئی ہی اور کہاں پر لڑی ہیں اور کہاں بہادروں کو شکست دی ہی اور کونسی مشکل کو حل کیا ہی اور کونسا معجزہ اور کرامات الغرض ظہور میں آیا ہی اَی ابراہیم فضیلت کے معنی تو بیان کر کہ کس چیز سے حاصل ہوتی ہی اور یہ بھی کہہ کہ اکثر ثواباً من عند اللہ کے کیا معنی ہیں اور وہ ثواب کس سبب سے ملا اور کس چیز سے حاصل ہوتا ہی اور کسی شخص کو فضیلت اہل عالم میں سے ثابت نہیں ہی اور نہ سُننے میں آیا ہے اور نہ قرآن اور حدیث میں واقع ہوا ہی اے ابراہیم اور ائے علما جاہل شرم کرو تم خدا سے اور ان مہملات کو چھوڑ دو اور سمجھو کہ اول زمانہ خلافت سے اب تک بنیاد تمہارے مذہب کی تعصب اور عداوت اور ظلم اور زیادتی پر مبنی ہی اور کسی سادات عظام کو کہ اہلبیت رسالت سے ہیں تمنے کبھی کسی وقت میں اُنکو مجال اور فرصت بحث مذہب کی نہیں دی ہی کہ اظہار مذہب اہلبیت کا کریں اور تم لوگوں نے انکے قتل کا فتویٰ دیا ہی اور عوام کالانعام کو انکے قتل پر آمادہ کیا ہی اور کہتے ہو کہ یہ اشد کفار ہیں اور بہتیرے اہل ایمان اور محبان اہلبیت اطہار کو تم نے بصد خواری قتل کرایا بسبب اسکے کہ تم ڈرے اس بات سے کہ یہ لوگ ہمکو فضیحت کرینگے اور کفر اور فسق اور ظلم اماموں اور پیشواؤں ہمارے کا کہ دشمن رسول اور اہلبیت نبوت کے ہیں ظاہر کرینگے جیسا کہ مینے ثابت کیا ہی تمہیں بطفیل دولت و اقبال خلیفہ زماں کے اور ائے ابراہیم جملہ اہل عقل پر ثابت ہی کہ تم دشمن اہلبیت رسالت ہو اور امام تمہارے قاتل اہلبیت اور دشمن رسول کے ہیں اور جو عداوت اور نفاق کہ رسول خدا سے رکھتے تھے اور اسکو ظاہر نہ کر سکتے تھے اور خدا نے اُس سے اپنے رسول کو خبر دی تھی کہ یہ رسول خدا سے پھرے ہوئے ہیں اور باطن میں طریقہ کفر پر چلتے تھے آخر کو بعد از رسول خدا صلعم وہ کفر اُنہوں نے ظاہر کیا اور اُنکی اہلبیت سے اُسکا عوض لیا اور اب تم بھی پیروی اُنکی کرتے ہو اور کسیکو تمنے اولاد اور اہلبیت رسول اللہ صلعم اور شیعیان

اور پیروانِ اہلبیت میں سے تم نے دنیا میں زندہ نہ چھوڑا یہانتک کہ نسل اُنہونکی منقطع ہوگئی اب مقام تعجب ہے کہ اس ظلم و جفا پر دعویٰ اسلام اور مسلمانی کا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ واللہ ہم دین محمدیہ پر ہیں قسم بخدا کہ تم سے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیزار ہیں اور ہرگز تم مسلمان نہیں ہو اُسوقت سب عالموں نے کہا کہ ہم دشمنانِ اہلبیت علیہم السلام سے بیزار ہیں اور جو کہ دشمن اہلبیت ہے اُس سے بھی ہم بیزار ہیں حُسینیہ نے کہا کہ واللہ تم جھوٹے ہو اور تمہارے دلوں میں عداوت اہلبیت اور پیروانِ اہلبیت کی بھری ہوئی ہے اور میں اُسکو حضور خلیفہ میں ثابت کرتی ہوں اے ابراہیم اوّل یہ ہے کہ بروزِ عید قرباں علماء اور مشائخ اور اہلِ شہر چہ دانا اور چہ عالم بلکہ سب عوام لوگ تمہارے مذہب کے زیرِ منبر آکر جمع ہوتے ہیں اور جب خطبہ منافق منبر پر جاکر قصہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور حال قربانی کرنیکا شروع کرتا ہے اُسوقت تم رونا شروع کرتے ہو اور ہائے ہائے کرکے روتے ہو اور جب سُنتے ہو کہ ابراہیمؑ نے چھری ہاتھ میں لی اور قصد ذبح اسمٰعیلؑ کا کیا فریاد کرتے ہو اور جب یہ ذکر ہوتا ہے کہ چھری قریب حلق کے لیگئی اُسوقت تو عمامہ اور پگڑیوں کو سر سے پھینکدیتے ہو اور آنسو ٹپکاتے ہو اور آنکھوں کو سُرخ کرتے ہو حالانکہ کوئی زخم حضرت اسمٰعیلؑ کے نہیں پہنچا اور نہ لگا اور آخر کو ایک گوسفند مارا گیا کہ ہر روز ہزاروں گوسفند اُسی طرح کے بلا پروا دنیا میں ذبح کیے جاتے ہیں اور جب آخیر کو سب اپنی جگہ سے اُٹھتے تو یہ رونا اور پیٹنا واسطے ایک گوسفند کے سمجھنا چاہیے اور اس بات کو اب تک چار ہزار سال گزری ہیں اور جس کسی شہر اور دیار میں کسی شیعہ اور مومن اور دوستدار کو دیکھتے ہو کہ واسطے نور دیدۂ رسول خدا اور جگر گوشۂ امیر المومنینؑ اور فرزند ارجمند سیدۃ النساء العالمینؑ اور برادر بجان برابر حسن مجتبیٰؑ سید شباب اہل الجنۃ امام حسینؑ مظلوم کے روزِ عاشورہ یا اور کسی وقت میں روتے ہیں نہ اُنکے جد کے برابر کسیکا جد ہے اور نہ مثل پدر اُنکے کسیکا پدر ہے اور نہ مثل ماں اُنکی کے کسی کی ماں ہے نہ برابر اُنکے بھائی کے کسیکا بھائی ہے اور نہ برابر اُنکے فرزند کے کسیکا فرزند ہے ایک جماعت کافران اور ظالمان اُمت نے اور منافقان

نے جمعیت نے لشکے لڑائی اور غدر کیا اور انکو ظلم سے شہید کیا اور سر مبارک انکا نیزہ پر نصب
کیا اور حرم محترم کو غارت کیا اور بہتا دو وتن یعنی بہتر آدمی بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں
اور اصحاب اور احباب اس جناب کو قتل کر ڈالا اگر کوئی مومن واسطے اہنوں کے رنج و غم کرے
اور ماتم اور گریہ میں مصروف ہووے تو اسکو کہتی ہو کہ یہ رافضی ہے اور اہل بدعت ہے یہ کیا بات ہے
کہ جس واقعہ کو دو سو یا تین سو برس سے زیادہ گزرے ہوں اسکو یاد کریں اور روتیں اور اے
ابراہیم کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس گوسفند کو جہاں کہ ہزارہا برس گزر گئے ہوں اسکو بعد اس
مدت دراز کے رونا اور پگڑی سر سے زمین پر پٹکنا اور فراموش نہ کرنا اور واسطے جگر
گوشہ رسول اور قرۃ العین بتول کے بعد گزرنے دو سو یا تین سو برس کے نہ روتیں اور
ماتم نہ کریں یہ کہکر حسنیہ نے ہاتھ سر پر مارا اور مقنعہ سر سے اتار ڈالا اور نوحہ اور زاری
شروع کی اور ہاتھ بر سر منبر مارتی تھی اور کہتی تھی کہ وائے حسین کہ جو گردن رسول خدا پر
سوار ہوتے تھے اور اپنی پاؤں کو اُن حضرت پر مارتے تھے کہ جلد چلیں اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فخر کرتے تھے اُسپر اور کہتے تھے کہ کیا اچھا سوار ہے اور کیا اچھا مرکب ہے
تمہارا یا حسین واحد گلوئے مبارک حسین کا کہ بوسہ گاہ سید کائنات تھا تیغ بیدریغ سے کاٹا اور
گھوڑے حضرت کے جسم مبارک پر دوڑائے پس جنہوں نے یہ سلوک کیا ہے اہلبیت رسالت سے وہ سب
تمہارے امام اور پیشوا ہیں اُسوقت حسنیہ سر پیٹتی تھی اور فریاد کرتی تھی کہ ہارون اور تمام
خلائق رونے لگی اور آواز گریہ و بکا کی بلند ہوئی ہارون کو خوف ہوا کہ مبادا کوئی فتنہ
برپا ہو جاوے اُسیوقت حکم دیا کہ خلعت ہائے فاخرہ واسطے حسنیہ کے لاویں اور بحث حسنیہ کو
موقوف کل پر رکھو حسنیہ نے کہا کہ اے خلیفہ زمان مجھکو تھوڑی فرصت ملے کہ ایک سوال
اور کروں واحد کلام کو اُسپر ختم کروں ہارون نے کہا کہ سوال کر حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم اور اے
علما حنفا قسم ہے تمکو خدا وند جبار و قہار کی سچ کہنا تم نے کسی کتاب میں بھی دیکھا ہے کہ پیغمبر
نے اپنی حیات میں کسی کو بھی حضرت علی علیہ السلام پر مقدم کہا ہے اور امیر کیا ہے سب

عالم نے کہا کہ نہیں حسینیہ نے کہا جبکہ خدا اور رسول نے کسیکو امیر نہیں کیا تو تم کیوں
جائز اور روا رکھتے ہو کہ بعضے جاہلانِ اُمّت کسیکو امیر کریں اور مُقدم رکھیں ای ابراہیم حضرت
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے سورۂ برات ابی بکر کو دی تھی اور ہمراہ اُس کے بہت خلق
بھیجی کہ سورۂ برات کو مکہ میں لیجاوے اور کفار مکہ کو سُناوے کہ حکم خدا ہوا کہ ابی بکر صاحب نہ
جاوے اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بھیجو کہ وہ سورۂ برات کو لیجا کر کفار مکہ کو سُنا ویں
جیسا کہ فرماتا ہے لَا یُؤَدِّیْهَا عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِّنْكَ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر کو تنہا بھیجا کہ سورۂ برات کو ابی بکر صاحب سے لیلوے
اُسکو واپس پھیر دو مع اُس لشکر کے کہ جو ہمراہ اُس کے تھا جناب امیر علیہ السلام نے بموجب ارشاد
جناب رسالت مآب صلعم کے ابی بکر صاحب سے سورۂ برات کو لے لیا اور حضرت کے ارشاد سے
آگاہ کیا کہ تم واپس چلے جاؤ ابی بکر بسبب شرمندگی کے اور ندامت کے متوجہ مدینہ منورہ
کا ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام سے التماس کیا کہ یا علی تم کسی آدمی کو خدمت رسولخدا
صلعم میں بھیجکر میرے واسطے رخصت حج حاصل کرو کہ میں اسی جگہ آپکی خدمت میں رہونگا حضرت
امیر علیہ السلام موجب حکم خدا تعالیٰ اکیلے گئے اور سورۂ برات کفار مکہ کو سُنایا کہ فَاِذَا انْسَلَخَ
الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ
اور اسیطرح چند شرائط دیگر کہ مقرر ہوئی تھیں اور بعض احکام الٰہی انہوں کو پہنچائے اُمّت میں
اور کسیکو اسمیں اختلاف نہیں کیا ہے اے ابراہیم جس شخص کو کہ لیاقت یہ بھی نہو کہ ایک آیت مکہ کو لیجاوے
اور موافق حکم خدا کے اُسکو اثنائے راہ مکہ سے واپس بلا لیا جاوے پس کیونکر صلاحیت امامت
اور خلافت اور وصایت رسول اللہ کی اُسمیں ہو سکتی ہے اور یہ ایک نکتہ بہت باریک ہے
کس واسطے کہ جسوقت جبرئیل امین آیات سورۂ برات رسولخدا پاس لائے تو یہ نہ کہا کہ ان
آیات کو مکہ کو کون لیجاوے اور کفار مکہ کو سُناوے خداوند جل و علی نے اس امر میں ایک مصلحت عظیم
رکھی تھی کہ اوّل میں حکم نفرمایا اس لئے کہ رسولخدا ابی بکر کو واسطے اس امر جلیل کے بھیج اور

بعد اسکی فرمان نازل ہوئی کہ بھیج علی ابن ابی طالبؑ کو اور واپس بلا بھیج اس شخص کو کہ جسکو تونے بھیجا ہے کہ وہ لیاقت اور صلاحیت اس کام کی نہیں رکھتا ہے خداوند جل وعلا نے اسمیں سر کشف حال اور فضیحت ابی بکر کی چاہی اور یہ ذلت وخواری جو ابی بکر کو ہوئی بہت بڑی حجت ہے اور اس خواری سے وہ ندامت پہنچی ابی بکر کو کہ پھر لوٹ کر خدمت رسولخدا میں آنیکی اور منہہ دکھانیکی جگہ نہ رہی اور اے ابراہیم یہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے یا نہیں ابراہیم نے کہا کہ ہاں ہمکو کب انکار ہے اور پھر حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم جسوقت میں کہ رسولخدا صلعم حالت نزع میں تھے اسامہ بن زید کو سردار لشکر کیا اور کہا کہ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ جَيْشِ اُسَامَةَ اِلَّا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ وَفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ یعنی لعنت خدا ہے اسپر کہ جو لشکر اسامہ بن زید میں نہ جاوے اور تحت لوا اسکے نہ رہے مگر علی بن ابی طالبؑ اور فضل بن عباسؓ اور پیغمبر خدا اس حدیث کو بار بار فرماتے تھے اور ابی بکر اور عمر صاحب اس کلام کو نہ سنتے تھے بخوف اسکے کہ اگر ہم چلے جاویں گے تو رسولخدا علی بن ابی طالبؑ کو قائم مقام اپنا کر دیں گے اور بموجب حکم رسولخدا صلعم کے اسامہ نے آدمی واسطے بلانے انہوں کے بھیجے اور رسولخدا بار بار انپر نفرین فرماتے تھے تا آنحضرت نے رحلت فرمائی اور یہ دونوں مع اپنے ہواخواہوں کے سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے اور خلافت پر جھگڑنے لگے یہانتک کہ اسکی خبر اسامہ کو پہنچی تو اسامہ نے انہوں کے پاس آدمی بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ میرے تابع اور ماتحت ہو تمکو خلافت سے کیا علاقہ ہے اور باتفاق سب امت کے بعد از مفارقت رسولخدا یہ نوکر اور تابع اسامہ کے تھے اگر لیاقت خلافت اور وصایت کی ہوتی تو اسامہ انکا تابعدار ہوتا اور رسولخدا وقت رحلت تا دم آخر بموجب اجماع امت انہوں پر نفرین کرتے تھے اور یہ تمہاری سب کتابوں میں لکھا ہے تم انکار اسکا نہیں کر سکتے ہو جس حالت میں کہ ابوبکر اور عمر تابعدار اسامہ کے تھے اور اسکی ہمراہ نہ گئے اور مخالفت رسولخدا اسی کی اور رسولخدا نے انہوں پر نفرین کی ہو لیس بلاشک یہ نفرین خدا میں گرفتار رہیں گے مع اُن لوگوں کے کہ جو پیروان کے ہیں

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور عذاب ابدی میں مبتلا ہونگے ابراہیم اور سب علمانے بسبب ندامت اور شرمندگی
خلائق کے سر نیچا کر لیا تھا اور چپ تھے گویا کہ گونگے بہرے ہیں بعد ازان حسنیہ نے کہا کہ
الحمد للہ والمنۃ کہ بدولت خلیفۂ زماں اس ضعیفہ اور عاجزہ نے فضائل اور مناقب اہلبیت
رسول اللہ علیہم السلام ہی اور زندقہ اور ظلم اور مخالفت دشمنانِ اہل بیت سے جو کچھ میرے
دلمیں تھا علانیہ بے خوف اور دہشت کے مینے ظاہر کیا اور اعدائے دین کو از روئے حجت
اور دلیل کے الزام دیا اور یہ دولت کسیکو بھی محبان اور مجاہدان سے نصیب نہیں ہوئی کہ
جو بتوفیق خدائیتعالی مجھہ کنیز حقیر کو آجکے روز ملی اور اگر خلیفۂ زماں کو ملال نہو وے تو بخدا
بند اور خاموش نہ رہوں اور اقسام اقسام کے دلائل حقیت مذہب اہل بیت علیہم السلام
بیان کروں کہ سننے والوں سے شمار انکا نہو سکے یحیی بن خالد برمکی نے طرف ابراہیم
اور علما حاضرین کے دیکھا اور کہا واہ حسنیہ تمنے خوب حقیقت اپنے مذہب کی ثابت
کی اور جو حق ثبوت مذہب کا تھا اسکو خوب ظاہر کیا اور جو کہ یحیی اور سب علما اور سلاطین
اور امرا ارکانِ دولت مخالف اور موافق کہ دور دور سے آئے تھے اور اُس مجلس
میں حاضر تھے سبنے حسنیہ کو دعا دی اور تحسین اور آفرین کی اور اُس روز چار سو آدمیوں
نے کہ جو مخالفِ مذہب تھے طریقہ اہلبیت علیہم السلام کا قبول کیا اور ہارون نے اُس
روز سے پھر کبھی قصد آزار اور ایذا دہی ساداتِ اہلبیت کا نہ کیا اور معترض حال شیعیان
اہلبیت کا نہوا اور حکم دیا کہ حسنیہ اور اُس کے خواجہ کو خلعتہائے فاخرہ سے سرفراز اور ممتاز
کریں اور وہ ایک لاکھہ مثقال زر سرخ رائج الوقت موافق قرارداد شرط کے حسنیہ اور
اُسکے مالک کو دیں اور بہت نوازش اور مہربانی فرمائی اور حسنیہ کو اپنے قریب بلایا اور مخفی
اُس سے کہا کہ تو اس شہر سے کسی اور جگہ چلی جا اور جہاں تیرا جی چاہے اپنا مسکن اختیار
کر کیونکہ مجھکو خوف ہے کہ یہ لوگ تجھکو آزار دیں اور درپے تیرے ہلاکت کے ہوں حسنیہ اور
اُسکے خواجہ نے ہاتھ ہارون پر بوسہ دیا اور اُس کے دربار سے خوش حال و مسرور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُٹھے اور خالد چچازاد بھائی ہارون کا کہ محبانِ خاص خاندان اہلبیت علیہم السلام سے تھا اور جو لوگ کہ محبت اہلبیت علیہم السلام سے رکھتے تھے وہ بھی حسنیہ سے بہ اکرام و انعام تمام پیش آتے اور ابراہیم شرمندہ اور روسیاہ کرسی زرّین سے اُٹھا اور ابو یوسف اور شافعی اور دیگر لوگ کہ اعدائے اہلبیت علیہم السلام سے اور جو اُس جلسہ میں آئے ہوئے تھے نادم اور پشیمان اُٹھے اُسوقت سب خلائق اُن پر ہنستی تھی اور چچازاد بھائی ہارون کا اُن لوگوں سے مضحکہ اور تمسخر کرتا تھا پس حسنیہ مع اپنے آقا خواجہ بازرگان کے مخفی با جماعتِ کثیرہ شہر بغداد سے باہر آئی اور مدینہ رسول اللہ کو روانہ ہوئی بعد قطع منازل اور طے مراحل کے مدینہ منورہ میں پہنچی اور خدمت بابرکت جناب امام رضا علیہ السلام اور دیگر سادات عظام میں فائز ہو کر مسکن پذیر ہوئی ٭

خاتمہ از مصنف مدظلہ العالی

الحمد للہ علی افضالہ و احسانہ کہ یہ چند سطریں اس رسالہ مباحثہ حسنیہ کی بمدد و اعانت جناب آئمہ معصومین علیہم السلام زبان فارسی سے اُردو میں ترجمہ کی گئیں تاکہ سکنائے اس دیار کو بھی فائدہ اسکا عام ہو اور نفع تام اور باعث سرور محبوب شیعیانِ حیدر کرار اور جملہ مومنین و مومنات کا ہو اور موجب اجر اور ثواب کا واسطے اس عاصی مترجم کے بھی ہو ٭ **تمت**

اعلان

یہہ کتاب خاص ارباب مذہب امامیہ کے لئے چھاپی گئی ہے خدمت میں حضرات اہلسنت و الجماعت کے گزارش ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کو ملاحظہ نہ فرمائیں ٭ بر رسولاں بلاغ باشد و بس المشتہر سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی ٭

jabir.abbas@yahoo.com

بیاض نوحہ جات شعرائے لکھنؤ

یہ بیاض تصنیفات سے شعرائے نامور لکھنؤ کے جو خاص نغز گوئی سے فن سخن میں
بے نظیر تھے پہلے یہ بیاضیں الموسوم بہ رونق ماتم - آشوب ماتم - تحفۂ ماتم - مرقع
ماتم - [illegible] ماتم - ریمی کاغذ پر لکھنؤ میں چھپکر شائع ہوئی تھیں اور [illegible]
قرار دیگئی تھی - ہم سے اکثر اخوان ایمانی نے پہلے بعد دیکھنے کاغذ و چھپائی کی
بدسلوبی کی شکایت کی اور علی العموم اہل مطابع کو خود غرض و طامع و حریص
سمجھے کہ طالب زر ہونیکا الزام مالا یطاق دیا اور بعض صاحبوں نے تو ولایتی
پر صفائی سے چھاپنے کا وعدہ ہی لے لیا ناچار بموجب حدیث جناب رسول
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ایک باور مومن کا خوش کرنا خدا و رسول کی خوشنودی
کا باعث ہے لہذا یہ تمام بیاضیں ہم نے [illegible] کو ایک جلد میں ولایتی کاغذ
پر بصحت و صفائی اور عمدہ قلم سے چھپواکر تیار کیا ہے اور قیمت بھی
[illegible] بہ نسبت سابق کے صرف [illegible] رکھی ہے - جن برادران مومنین [illegible]
مطبع ہذا سے طلب فرمالیں انشاء اللہ تعالے فوراً بھیجدی جائیگی

العبد

سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

اشتہار

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین علیہ السلام دو جلد

بخدمت شائقین علم تاریخ و سیر عرض ہے کہ یہ کتاب [illegible]

[illegible] اس کتاب کا نام تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین ہے [illegible] جناب امیر [illegible] کی کیفیت مفصل [illegible]

[illegible] خلافت ثلاثہ [illegible] جناب امیر کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ناحق خون کیا

[illegible] بنی امیہ [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] الجماعت [illegible]

[illegible] سب منافقات [illegible]

[illegible] جناب باری تعالیٰ [illegible] جنگ جمل و صفین و نہروان [illegible]

[illegible] یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِینَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ

وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیرُ [illegible]

[illegible] بیان کیا جاتا ہے یہ کتاب [illegible]

[illegible] کے نام [illegible] ہوتے ہیں۔ اہل سنن کی کتب [illegible]

و روضۃ الصفا و تاریخ ابوالفدا و تاریخ ابن اعثم کوفی و شرح [illegible] نہج البلاغہ و شرح دیوان جناب امیر ہیں۔ اور اہل تشیع کی کتب

بحار الانوار، حق الیقین، جلاء العیون، نہج البلاغہ، ارشاد شیخ مفید، احتجاج طبرسی، کامل بہائی، ناسخ

التواریخ و مجالس المومنین [illegible] سے اکثر مضامین لئے گئے ہیں [illegible]

المشتہر [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas